تفہیم السنة

27

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾

(110:3)

محمد اقبال کیلانی

مكتبة بيت السلام الرياض

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية اثناء النشر
كيلاني ، محمد اقبال
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ./ محمد اقبال كيلاني .-
الرياض ، ١٤٣٢هـ :
٢٠٨ص ، .... سم .- (تفهيم السنه ،٢٧)
ردمك : ٢ ـ ٨٤٩٨ ـ ٠٠ ـ ٦٠٣ ـ ٩٧٨
(النص باللغة الاردية)
١- الامر بالمعرف و والنهي عن المنكر ٢- الاصلاح الاجتماعي
٣- الاسلام والمجتمع أ. العنوان ب. السلسة
ديوي ٢١٩ ١٤٣٢/٩٣٥١

رقم الايداع : ١٤٣٢/٩٣٥١
ردمك: ٢ ـ ٨٤٩٨ ـ ٠٠ ـ ٦٠٣ ـ ٩٧٨

تقسيم كننده

مكتبة بيت السلام

ص ب 16737 ، الرياض 11474

فون: 4381122، 4381158، فاكس: 4385991

جوال: 0542666646 / 0505440147

فہرست

● ● ● ● ●

وَ الَّذِیُ نَفُسِیُ بِیَدِہٖ

اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

☩ حمد وثنا صرف اس ذات کے لئے جو اپنی ذات اور صفات میں تنہا اور بے مثال ہے جس کی الوہیت، ربوبیت اور صفات میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

☩ حمد وثنا صرف اس ذات کے لئے جو اوّل بھی ہے آخر بھی...... (اپنی قدرتوں سے) ظاہر بھی ہے اور (نظر نہ آنے کی وجہ سے) باطن بھی...... سبحان بھی ہے قدّوس بھی...... حیّ بھی ہے قیوم بھی...... قادر بھی ہے قدیر بھی...... رحمٰن بھی ہے رحیم بھی...... کریم بھی ہے حلیم بھی...... غفّار بھی ہے ستّار بھی...... ذوالجلال والاکرام بھی ہے اور ذوالعرش المجید بھی!

☩ حمد وثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور کتابیں نازل فرمائیں۔

☩ حمد وثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے ہمیں آنکھ، کان، دل اور دماغ عطا فرمائے!

☩ حمد وثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے ہمیں دین اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا............ اتنی حمد وثنا جس سے وہ ذات پاک راضی ہو جائے!" اَللّٰھُمَّ لَکَ

الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا تُحِبُّ رَبُّنَا وَتَرْضٰى"

✠ اوردرودوسلام سید الانبیاء ...... امام الانبیا......خطیب الانبیا ﷺ پر...... جو رحمۃ للعالمین بھی ہیں شفیع المذنبین بھی......بشیر بھی ہیں نذیر بھی......صاحبِ کوثر بھی ہیں صاحب مقام محمود بھی......رؤف بھی ہیں رحیم بھی......کریم بھی ہیں اکرم بھی ...... صادق بھی ہیں مصدوق بھی ......اتنا درود جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوجائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو!اللہ پر......فرشتوں پر......رسولوں پر......کتابوں پر...... یوم آخر پراور تقدیر پر!

......ذرا کان لگا کر اللہ کے رسول ﷺ کی بات سنو!

......''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر عذاب نازل فرمادے پھر تم اس سے دعا کروگے تو وہ تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں فرمائے گا۔''(ترمذی)

......اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو!

......اے ہوش وگوش رکھنے والو!

......اے دانش وبینش رکھنے والو!

......دو دو تین تین چار چار آدمی سر جوڑ کر بیٹھو اور غور کرو

''فقر و فاقہ کا عذاب......قحط سالی کا عذاب......مہنگائی کا عذاب...... بدامنی کا عذاب......دہشت گردی کا عذاب......جرائم کا عذاب......دشمن کے تسلط کا عذاب......ڈرون حملوں کا عذاب......کرپشن کا عذاب...... بے دین بے رحم اور عیاش حکمرانوں کا عذاب......اپنے ہم وطنوں پر اپنے ہی لشکروں کی یلغار کا عذاب......ٹارگٹ کلنگ کا عذاب......آفاتِ سماوی (زلزلے، سیلاب، طوفانِ بادوباراں وغیرہ) کا عذاب ...... یہ سارے عذاب کہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے تو نازل نہیں ہو رہے؟

......اے عقل و دانش رکھنے والو!

......اے بصارت اور بصیرت رکھنے والو!

......ذرا سوچو اور بتاؤ......ان عذابوں کو ٹالنے کی صورت اُس کے علاوہ کوئی اور ہے جو صادق المصدوق ﷺ نے بتائی ہے؟...... ہرگز نہیں!

تو پھر............!

آیئے ہم سب مل کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ ادا کرکے ان عذابوں کو ٹالنے کی کوشش کریں۔اِنَّهٗ جَوَّادٌ کَرِیۡمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ!

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

امر بالمعروف کا مطلب ہے نیکی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر کا مطلب ہے برائی سے روکنا، یہ بات تو ہر آدمی جانتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نیکی اور نیک لوگوں کو پسند فرماتے ہیں، برائی اور برے لوگوں کو نا پسند فرماتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ بھی چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ نیک لوگ زیادہ ہوں اور نیکی کا غلبہ رہے۔ برے لوگ کم ہوں اور برائی مغلوب رہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ایمان کو محض خود نیک بن کر رہنے اور برائی سے بچنے کا حکم ہی نہیں دیا بلکہ ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اسی عظیم مقصد کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد امت محمدیہ کے علماء وفضلاء کو خصوصاً اور امت کے دیگر افراد کو عموماً اس کا مکلّف ٹھہرایا۔ چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

① ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط﴾

''تم بہترین امت ہو جسے لوگوں (کی ہدایت) کے لئے میدان عمل میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت 110)

② ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾

''اورتم میں سے ایک جماعت (مراد ہیں علماء کرام) ایسی ضرور ہونی چاہئے جو نیکی کی دعوت دے، بھلائی کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 104)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں امت محمدیہ ﷺ کو دوسری تمام امتوں کے مقابلہ میں بہترین امت اس لئے کہا گیا ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ان کا خاص وصف ہے۔

③ ﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴾

''(اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ضرور مدد فرماتا ہے) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (سورہ الحج، آیت 41)

آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکمرانوں کو بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا مکلّف ٹھہرایا ہے نیز ان حکمرانوں سے مدد کا وعدہ فرمایا ہے جو حکومت کی قوت اور طاقت سے نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

④ ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ االصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ ضرور رحمت نازل فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت 71)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں، دونوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

پر عمل کرنے کا مکلّف ٹھہرایا ہے۔

مذکورہ بالا تمام آیات کا حاصل یہ ہے کہ تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں پر اپنے اپنے دائرہ کار اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہی بات رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث شریف میں ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے ”لوگو آگاہ رہو، تم سب کے سب ذمہ دار ہو اور ہر ذمہ دار اپنی اپنی ذمہ داری کے بارے میں جواب دہ ہے، وہ شخص جو لوگوں پر حاکم ہے وہ سارے لوگوں کی طرف سے جواب دہ ہے، مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور وہ ان کی طرف سے جواب دہ ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے، لہٰذا وہ افراد خانہ کی طرف سے جواب دہ ہے، اسی طرح غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، لہٰذا وہ اس کے لئے جواب دہ ہے پس تم سب ذمہ دار ہو اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں جواب دہ ہو۔ (ابوداؤد)

شریعت اسلامیہ کا یہ حکم اور ضابطہ کسی بھی قوم کے افراد اور پھر پورے معاشرے کی اصلاح کا ایسا عظیم الشان انقلابی پروگرام ہے جس کا کوئی دوسرا قانون یا ضابطہ بدل نہیں بن سکتا۔

غور فرمائیے اگر کسی گھر میں صرف ایک فرد ہی اس حکم پر عمل کرنے والا موجود ہو (خواہ مرد ہو یا عورت) تو اس گھر کی اصلاح دیر یا سویر یقینی ہے اور اگر دونوں فرد (یعنی مرد اور عورت) اس حکم پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس گھر میں برائی پنپ سکے اور نیکی غالب نہ ہو؟ گھر سے باہر گلی محلے میں بھی اس کے نتائج دوررس ثابت ہو سکتے ہیں۔ معاشرہ انہی افراد کے مجموعہ کا نام ہے، لہٰذا افراد کی اصلاح کے نتیجہ میں معاشرے کی اصلاح ہونا ایک فطری امر ہے۔

قرآن مجید میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں جو فضائل اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے لوگ امت کا بہترین گروہ ہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت 110)

② امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (سورہ التوبہ، آیت 71)

③ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے والوں کے لئے جنت کی بشارت ہے۔ (سورہ التوبہ، آیت 112)

④ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پرعمل کرنے والے حکمرانوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرماتے ہیں۔(سورہ الحج، آیت 40-41)

⑤ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پرعمل کرنے والے لوگ صالح ہیں۔(سورہ آل عمران، آیت 114)

⑥ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پرعمل کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔(سورہ آل عمران، آیت 104)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فضائل پر چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

① امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انسان کو مال اور اہل وعیال کے فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔(مسلم)

② امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اجروثواب مال صدقہ کرنے کے برابر ہے۔(مسلم) یعنی زیادہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کا ثواب زیادہ مال صدقہ کرنے کے برابر اور کم امر بالمعروف نہی عن المنکر کا ثواب کم مال صدقہ کرنے کے برابر۔

③ امر بالمعروف ونہی عن المنکر قیامت کے روز انسان کے لئے بشارت اور بھلائی لے کر آئے گا۔ (بزار)

④ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پرعمل کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے نیک اعمال کے برابر ثواب ملے گا جنہوں نے اس کے کہنے پر نیک عمل کیا۔(مسلم)

⑤ برائی سے روکنے کی طاقت نہ ہونے پر برائی سے دلی نفرت بھی انسان کے لئے باعث نجات ہے۔ (ابوداؤد)

⑥ کسی حکمران کا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدوں میں سے کسی ایک حد کو نافذ کرنا چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔(ابن ماجہ)

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کے نتیجے میں نہ صرف دنیا میں امن وسکون، عدل وانصاف، دیانت وامانت، سچائی اور شرافت، نیکی اور ایمان کا دور دورہ ہوگا بلکہ آخرت میں اس قدر بے حدوحساب اجروثواب ہوگا جس کا اس دنیا میں اندازہ لگانا ممکن نہیں۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جوشخص دوسروں کو نیکی کی دعوت دے اس پر جتنے لوگ عمل کریں گے ان سب کا ثواب دعوت دینے والے کو ملے گا اور کسی کے اجروثواب میں کمی نہیں کی جائے

گی۔(ابوداؤد)

غور فرمائیے! اگر کسی گھر میں والدین اپنی اولاد کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے ہیں، نماز روزے کا پابند بناتے ہیں، سچ بولنے کی عادت ڈالتے ہیں، حلال پر قناعت کرنے کی تعلیم دیتے ہیں، بڑوں کا ادب و احترام کرنا سکھاتے ہیں، دیانت و امانت کا سبق دیتے ہیں، حلال اور حرام کا شعور عطا کرتے ہیں نیز ہر طرح کے منکرات جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، چوری چکاری، بددیانتی، لوٹ کھسوٹ اور خیانت سے نفرت پیدا کرتے ہیں تو یہی اولاد آگے اپنی اولاد کو اور وہ آگے اپنی اولاد کو یہ تعلیم دے گی۔ اس تعلیم و تربیت کا سلسلہ نسل در نسل جہاں تک اور جب تک چلتا رہے گا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان تمام نسلوں کے نیک اعمال کا اجر و ثواب ابتداءً نیک تربیت کرنے والے والدین کے نامہ اعمال میں شامل کرتے چلے جائیں گے، خواہ ان کی تعداد ہزاروں، لاکھوں یا کروڑوں سے بڑھ کر اربوں تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے جبکہ خود عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں سے کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا کمپیوٹر ہے جو اس اجر و ثواب کو شمار کر سکے؟ ہرگز نہیں۔

یقیناً ہم میں سے کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو دنیا کی اس لامحدود خیر و برکت اور آخرت کے اس بے حد و حساب اجر و ثواب سے محروم رہنا پسند کرے؟ تو پھر آیئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے آج ہی یہ عہد کریں کہ ہم آئندہ کم از کم اپنے اپنے گھروں میں جہاں پر مرد اور مرد کی عدم موجودگی میں عورت کو ہر طرح کا مکمل اختیار حاصل ہے اپنی اولاد کو ہر اس بات پر عمل کرنے کا حکم دیں گے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نیکی قرار دیا ہے اور ہر اس بات سے روکیں گے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے برائی کہا ہے۔ وَ مَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ''اور میری توفیق تو بس اللہ ہی (کے فضل) سے ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں (سورہ ہود، آیت 88)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر ترک کرنے کی سزا:

شریعت نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی محض ترغیب ہی نہیں دلائی بلکہ ہر مسلمان (مرد ہو یا عورت) کے لئے اسے فرض قرار دیا ہے۔ اس لئے جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کی خیر و برکات اور اجر و ثواب بے حد و حساب ہے وہاں اسے ترک کرنے کی سزا بھی بڑی سخت ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کے نتیجہ میں ابتداءً چند افراد کے اخلاق، کردار، معاملات اور ان کے دین میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ پورے کا پورا معاشرہ بے دینی، الحاد، بداخلاقی، بددیانتی، بے حیائی، بدکاری، بے ایمانی، لوٹ کھسوٹ، جھوٹ، دھوکہ اور فریب جیسے اخلاق رذیلہ اور جرائم کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ ایسے معاشرے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ دیر برداشت نہیں فرماتے اور دنیا میں ہی اس پر کوئی نہ کوئی عذاب مسلط فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی قانون اور ضابطہ ہے۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

① ''اس مصیبت سے بچو جو تم میں سے صرف ان لوگوں تک ہی نہیں پہنچے گی جنہوں نے ظلم کیا (بلکہ ظلم کو نہ روکنے والوں کو بھی پہنچے گی) اور جان رکھو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورہ انفال، آیت 25)

آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر نیک لوگوں نے برائی اور ظلم کو روکنا چھوڑ دیا تو یاد رکھو ظالموں اور نیکوں سب پر ایک جیسا ہی عذاب آئے گا اور اللہ کی پکڑ سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے ''پھر ان اُمتوں میں سے جو تم سے پہلے تھیں کچھ بچی کھچی بھلائی والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو (مجرموں کو) زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے مگر تھوڑے لوگ (ایسے نکلے) انہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا ورنہ ظالم لوگ تو ان مزوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں دیئے گئے تھے اور وہ تھے ہی مجرم (لہٰذا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا) ورنہ تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں۔'' (سورہ ہود، آیت 117-116)

آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے گزشتہ قوموں کے حوالہ سے یہ حقیقت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ جب کوئی قوم خوشحالی پا کر اس طرح بے لگام ہو جائے کہ انہیں ظلم اور فساد برپا کرنے سے روکنے والا کوئی نہ رہے یا اگر دو چار ہوں بھی تو کوئی ان کی آواز پر کان دھرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسی قوم کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیتے ہیں۔

③ ''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے گزر گئے نیز ایک دوسرے کو اُن برے کاموں سے روکنا چھوڑ

دیا جو وہ کرتے تھے، بے شک برا ہے جو انہوں نے کیا۔'' (سورہ المائدہ، آیت 78-79)

آیت کریمہ میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل پر جن جرائم کی وجہ سے لعنت کی گئی ان میں سے ایک یہ تھا کہ انہوں نے ایک دوسرے کو برائی سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔

ترک امر ونہی کی مذمت میں رسول اکرم ﷺ کے بعض ارشادات بھی ملاحظہ ہوں:

① ارشاد مبارک ہے: ''اگر ایک آدمی برے کام کرتا ہے اور دوسرے لوگ اسے روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو ایسے تمام لوگوں پر اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے عذاب نازل فرمائے گا۔'' (ابوداؤد)

رسول اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو ایک بڑی عمدہ مثال کے ذریعہ یوں سمجھایا ہے کہ اگر ایک دو منزلہ کشتی پر سوار لوگوں میں سے نچلی منزل کے لوگ یہ سمجھتے ہوئے کہ ہمیں پانی لینے کے لئے بار بار اوپر جانا پڑتا ہے، لہٰذا ہم نچلی منزل میں ایک سوراخ کر کے پانی حاصل کر لیتے ہیں اب اگر کشتی پر سوار سارے لوگ مل کر نچلی منزل والوں کو نہ روکیں گے تو صرف نچلی منزل والے ہی ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ سارے کے سارے لوگ ہلاک ہوں گے۔ یہی معاملہ کسی معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور نہ کرنے کا ہے۔ امر ونہی ترک کرنے پر صرف گنہگاروں پر ہی نہیں بلکہ نیک اور گنہگار سب لوگوں پر عذاب نازل ہوگا۔

② ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمادے پھر تم اس سے دعا مانگو گے تو وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں فرمائے گا۔'' (ترمذی) حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے کہ ہماری دعاؤں کی قبولیت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ مشروط ہے۔

③ ارشاد مبارک ہے: ''جس قوم میں گناہ کئے جارہے ہوں اور گناہ کرنے والے نیک لوگوں سے زیادہ طاقتور ہوں اور اس وجہ سے نیک لوگ ان کو روک نہ سکیں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرما دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

یاد رہے کہ برے لوگوں کا کسی معاشرے میں طاقتور ہوجانا دراصل اس بات کا نتیجہ ہے کہ نیک اور صالح لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کوتاہی کی جس کی وجہ سے برائی اور برے لوگ طاقت ور

بن گئے ، نیکی اور نیک لوگ کمزور ہوتے چلے گئے ۔اس غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے نیک لوگ بھی عذاب کے مستحق ٹھہریں گے اور دونوں فریق یعنی نیک اور برے سب ایک جیسے عذاب میں مبتلا ہوں گے ۔

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ:

① جب کوئی معاشرہ اس حد تک بگڑ جائے کہ وہ اپنے درمیان چند ایسے نیک اور متقی لوگوں کو بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں جو انہیں نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں پر دنیا میں کوئی نہ کوئی عذاب مسلط فرما دیتا ہے۔

② جب کسی معاشرے میں نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے لوگ باقی نہ رہیں تو وہ سارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

③ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے والوں کی دعائیں شرف قبولیت سے محروم ہو جاتی ہیں۔

پس جس طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نہ صرف پورے معاشرے کی بھلائی اور خیر ہے بلکہ فرد کی بھلائی اور خیر بھی اس سے وابستہ ہے۔اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف پورے کا پورا معاشرہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے بلکہ فرد بھی ہر طرح کی خیر اور بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔لہٰذا ہم میں سے ہر آدمی کو اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے اپنے علم اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کی شعوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اسی میں ہم سب کی عافیت ہے۔﴿اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾ ترجمہ:''اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنے کام کے لئے چن لیتا ہے اور ہدایت اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔''(سورہ شوریٰ،آیت13)

آمر وناہی کے اوصاف:

بلا شبہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے نتیجہ میں غیر معمولی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی بے حد وحساب اجر وثواب ملتا ہے،لیکن جتنا یہ کثیر الفوائد عمل ہے اتنا ہی نازک اور حساس بھی ہے۔آمر (نیکی کا حکم دینے والا)اور ناہی (برائی سے روکنے والا) کی معمولی سی غلطی یا غیر ذمہ دارانہ رویہ فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے،لہٰذا امر ونہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے بنیادی

تقاضوں کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔اہل علم کے نزدیک آمر و ناہی کو درج ذیل اوصاف کا حامل ہونا چاہئے:

① اخلاص ② کتاب وسنت کا علم ③ حکمت ④ صبر
⑤ اچھا اخلاق ⑥ نرمی ⑦ درگزر

مذکورہ بالا اوصاف کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث قارئین کرام کو''آمر و ناہی کے اوصاف'' کے باب میں مل جائیں گی۔ہم یہاں چار اوصاف کے بارے میں چند باتیں پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

① **اِخلاص** : آمر (نیکی کا حکم دینے والا) اور ناہی (برائی سے روکنے والا) کے لئے اخلاص سب سے پہلی اور اہم ترین شرط ہے۔آمر و ناہی کی دعوت کے نتائج کا تمام تر دار ومدار اس کے جذبہ اخلاص پر ہے جتنا جذبہ اخلاص زیادہ ہوگا اسی قدر نتیجہ اچھا نکلے گا،جتنی اخلاص میں آمیزش ہوگی اتنے ہی نتائج ناقص ہوں گے،لہٰذا آمر و ناہی کو تمام تر کوشش اور محنت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے لئے زبان سے ادا کی گئی ہر بات نہ صرف سننے والوں کے لئے نفع بخش ہوگی بلکہ خود کہنے والے کے لئے بھی نفع بخش ثابت ہوگی۔ان شاءاللہ!

قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے﴿قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ دِیْنِیْ ﴾''کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرکے اس کی بندگی کروں۔'' (سورہ الزمر،آیت 11)
رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کی،اللہ کی رضا کے لئے دشمنی کی،اللہ کی رضا کے لئے (اپنا مال) دیا،اللہ کی رضا کے لئے (اپنا مال) روک لیا،اس نے اپنا دین مکمل کرلیا۔(ابوداؤد)

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی''یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی ثواب اور ناموری حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے،اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''اس کے لئے کوئی ثواب نہیں۔'' رسول اکرم ﷺ نے تین بار یہ الفاظ ادا فرمائے، پھر فرمایا ''اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ خالص اس کی رضا طلبی کے لئے نہ کیا گیا ہو۔'' (نسائی)
ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''قیامت کے روز ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا

جائے گا جس نے خود بھی (دین کا) علم سیکھا دوسروں کو بھی سکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائیں گے اور پوچھیں گے تم نے میری نعمتوں کا کیا شکر ادا کیا؟ آدمی عرض کرے گا ''یا اللہ! میں نے خود بھی علم سیکھا، دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری رضا کے لئے لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''تم جھوٹ کہتے ہو، تم نے قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تاکہ لوگ تجھے عالم اور قاری کہیں، سو لوگوں نے تجھے عالم اور قاری کہا۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے اور وہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (مسلم)

قرآن مجید کی آیت مبارکہ اور احادیث شریفہ سے یہ بات واضح ہے کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ معمولی سا دنیاوی مفاد، طمع یا لالچ، ریا یا نمود و نمائش سارے عمل کو ضائع کرنے اور جہنم کا سزا وار بنانے کے لئے کافی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ دینی کاموں میں اخلاص کا معاملہ جتنا اہم ہے ہمارے ہاں اس میں اتنی ہی زیادہ غفلت اور کوتاہی برتی جاتی ہے۔

دینی امور سرانجام دینے کے بعد اپنی تعریف کی خواہش کرنا، اپنے نام اور کام کی شہرت چاہنا، دوسروں کے مقابلہ میں اپنے نام اور کام کو نمایاں کرنے کی کوشش کرنا، اپنے نام کے آگے اور پیچھے بڑے بڑے القابات لکھنا یا لکھوانا کیا واقعی خلوص کی علامتیں ہیں؟

دوسروں کے کام پر بے جا تنقید یا طنز کرنا اور اپنے کام کو بے عیب اور بہتر باور کرانا کیا واقعی اخلاص ہی کہلائے گا؟

ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کو کہنی مارنے یا ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ کر خود آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اخلاص ہی کہلائے گا یا حسد؟

دوسروں کو کم علم، جاہل اور نا اہل سمجھنا اور اپنے آپ کو دوسروں سے لائق، ہنر مند اور اچھا سمجھنا اخلاص ہی کہلائے گا یا کبر؟

جماعتی معاملات میں اپنی رائے منوانے پر اصرار کرنا اور نہ منوا سکنے کی صورت میں جماعت سے الگ ہونا یا اپنا الگ گروہ بنا لینا جذبہ اخلاص میں آمیزش کا نتیجہ تو نہیں؟

جماعتوں کے اندر جائز یا ناجائز طریقے سے دوسروں کو مناصب سے معزول کرنے اور خود ان پر

قابض ہونے کی کوشش کرنا، جذبہ اخلاص کہلائے گا یا جذبہ رقابت؟

ملک میں جمہوری نظام سیاست نے دینی حلقوں کو اس معاملہ میں اور بھی زیادہ آزمائش میں ڈال رکھا ہے۔ لوگوں میں ہر دلعزیز بننے اور زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے اپنی خدمات گنوانا، ان کے اشتہار شائع کرنا، انہیں اخبارات میں چھپوانا اور انہیں بڑھا چڑھا کر عوام کے سامنے پیش کرنا جذبہ اخلاص کو سلامت رہنے دیتا ہے؟

پہلے زمانہ میں کہاوت یہ تھی ''نیکی کر دریا میں ڈال'' یعنی نیکی کرنے کے بعد کسی کے سامنے اس کا تذکرہ تک نہیں کرنا چاہیئے تاکہ اس کا ثواب ضائع نہ ہوجائے، لیکن اب زمانہ ترقی یافتہ ہے جس میں جزا یا سزا کی تو کسی کو پرواہ نہیں، لہٰذا اب کہاوت یہ ہے ''نیکی کر ٹی وی اور اخبارات میں ڈال۔'' ایسے طرزِ عمل سے لوگوں کی کتنی اصلاح ہوگی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا اجر وثواب ملے گا، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں؟

کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ریا، نمود ونمائش، حسد اور کبر کی آمیزش کے ساتھ ڈھیروں کام کرنے کی بجائے سچے جذبہ خلوص کے ساتھ تھوڑا کام کیا جائے جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہوجائیں اور ان لوگوں میں شامل فرمادیں جن کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ﴿كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾ ترجمہ: ''تمہاری کوشش واقعی قابل قدر ہے۔''

② **قرآن وحدیث کا علم**: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فرض ادا کرنے کے لئے دین کا علم حاصل کرنا بہت اہم ہے اس کے بغیر نہ تو انسان اپنی زندگی سنوار سکتا ہے نہ ہی کسی دوسرے شخص کی ٹھیک ٹھیک راہنمائی کرسکتا ہے۔

حصول علم کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کسی دینی مدرسہ کی سند ہی حاصل کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات عقیدہ توحید، رسالت کا صحیح مفہوم، طہارت، نماز، روزہ اور زکاۃ کے مسائل، والدین، بیوی بچوں کے حقوق، اعزہ واقارب کے حقوق، حلال وحرام اور نیکی برائی میں تمیز کا کم از کم شعور رکھتا ہو۔ یہ بات تو معلوم ہے کہ قبولیت اعمال کی پہلی شرط اخلاص ہے اور دوسری شرط اس عمل کا رسول اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق ہونا ہے جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود (یعنی نامقبول) ہے۔ ایسے افعال پر عمل کرنا بعض اوقات محض بے فائدہ اور بے کار رہوتا

ہے اور بعض اوقات سزا اور عذاب کا باعث بنتا ہے، لہٰذا علم کے بغیر کسی ایسے عمل کی دعوت دینا جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو، نہ صرف دوسروں کے لئے بے کار اور عبث ہے بلکہ خود داعی کے لئے دوہرے وبال کا باعث بن سکتا ہے۔ اپنی گمراہی کا وبال اور ساتھ دوسروں کو گمراہ کرنے کا وبال۔ پس آمر وناہی کے لئے ضروری ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے سے پہلے کتاب وسنت کا صحیح صحیح علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو دعوت دے۔

امر ونہی کا فرض ادا کرنے والے حضرات کے لئے کتاب وسنت کا علم حاصل کرنا اس اعتبار سے بھی ضروری ہے کہ دین میں سارے احکام ایک درجہ کے نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ اور فقہائے عظام رحمہم اللہ نے کتاب وسنت کی روشنی میں مختلف اعمال کے بارے میں شروط، ارکان، واجبات، سنن (موکدہ، غیر موکدہ) مستحبات، مکروہات، فرض عین، فرض کفایہ وغیرہ کی مختلف اصطلاحات اس لئے وضع کی ہیں کہ شریعت میں ہر عمل کی اہمیت اور اس کی جزا وسزا کا تعین ہو سکے۔ دوسروں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں بھی ان اصطلاحات کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ واجبات کو نظر انداز کر کے سنن پر زور دینے کا طریقہ ہرگز درست نہیں جبکہ بعض حضرات لاعلمی یا ذاتی رغبت کی وجہ سے سنن کو واجبات سے زیادہ اہم بنا دیتے ہیں اور پھر اصرار کرتے ہیں کہ جو وہ ارشاد فرما رہے ہیں وہی درست ہے اور پھر سارا زور اور توجہ اسی پر دیئے چلے جاتے ہیں۔ اپنی ساری توانائی اور وقت اسی پر صرف کر دیتے ہیں۔ انجام کار یہ طرز عمل فائدے کے بجائے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے لہٰذا آمر وناہی کے لئے واجب ہے کہ وہ کتاب وسنت کا ٹھیک ٹھیک علم حاصل کرے۔

③ **حکمت** : حکمت سے مراد ہے دانائی، دانشمندی اور معاملہ فہمی۔ آمر وناہی کے لئے حکمت اور دانائی سے کام لینا بہت ضروری ہے۔ کسی کو نصیحت کرتے ہوئے یا برائی سے روکتے ہوئے مخاطب کے مزاج، اسکی نفسیات، اس کی شخصیت اور اس کی علمی استعداد کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط﴾ ”اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور ان سے بحث کرو اس طریقہ سے جو بہترین ہو۔“ (سورہ النحل، آیت 125) رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں ہمیں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں

کہ رسول اکرم ﷺ نے مخاطب کے مزاج، حالات اور اس کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی حکمت، بصیرت اور تدبر سے نصیحت فرمائی جس کے نتیجے میں فوراً مخاطب کے ذہن کی دنیا بدل گئی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے سے پہلے سیرت طیبہ کی مثالیں ضرور پیش نظر رہنی چاہئیں۔

ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے زنا کی اجازت فرما دیجئے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برا محسوس کیا اور اسے ڈانٹنے لگے۔ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''اسے میرے قریب کرو۔'' آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ''کیا تو اپنی ماں کے لئے زنا پسند کرتا ہے۔'' نوجوان نے عرض کی ''کبھی نہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر دوسرے لوگ بھی ایسا پسند نہیں کرتے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہی سوال بیٹی، بہن، پھوپھی اور خالہ کے بارے میں کیا۔ نوجوان ہر بار دہی جواب دیتا رہا۔ آخر میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ ''یا اللہ! اس نوجوان کا گناہ معاف فرما اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔'' راوی کہتے ہیں وہ نوجوان ہمیشہ کے لئے زنا سے تائب ہو گیا۔ (مسند احمد)

انسان کے قریب ترین اور انتہائی محترم رشتے جن کے ساتھ انسان کبھی زنا کا تصور تک نہیں کر سکتا، کا الگ الگ نام لے کر رسول اکرم ﷺ نے بڑے حکیمانہ انداز میں نوجوان کی سوچ چند لمحوں میں بدل ڈالی اور پھر اس کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا مانگ کر اسے یہ بھی احساس دلایا کہ زنا تو ایسا قبیح گناہ ہے جس کے ارادے پر بھی اللہ تعالیٰ سے معافی کی دعا مانگنی چاہئے۔

ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! فلاں آدمی تہجد کی نماز بھی پڑھتا ہے اور چوری بھی کرتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تہجد کی نماز اس کی چوری کی عادت چھڑا دے گی۔'' (مسند احمد) رسول اکرم ﷺ نے صحابی کی شکایت پر چوری کرنے والے کی باز پرس نہیں فرمائی بلکہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ حکمت اس میں یہ تھی کہ جس آدمی میں اس قدر خیر کا پہلو غالب ہے کہ وہ رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھتا ہے اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا ناراض ہونے کے بجائے خود اصلاح کا موقع دینا چاہئے کہ نماز کا عمل تو ہے ہی برائیوں سے روکنے والا۔

سیرت طیبہ ﷺ کی ایسی ہی حکمت سے لبریز کچھ اور مثالیں قارئین کرام کو ''آمر و ناہی کے اوصاف'' میں مل جائیں گی جنہیں پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

چند سال قبل ایک صاحب کی اہلیہ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ خاتون نے اپنے والد کے لئے ''رسم قل'' کرنا چاہی۔ شوہر نامدار بھی پہلے تو ایسی رسموں کے قائل تھے، بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمادی اور وہ ساری بدعات سے تائب ہوگئے۔ خاتون نے جب اپنے شوہر کے سامنے رسم قل کا ذکر کیا تو شوہر نے بتایا ''رسم قل'' تو بدعت ہے اس لئے نہیں کرنی چاہئے۔ خاتون بھڑک اٹھیں ''جب تمہارا والد فوت ہوا تھا تو بدعت نہیں تھی، میرا والد فوت ہوا تو بدعت بن گئی ہے۔'' یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ عین خوشی یا غمی کے موقع پر امر بالمعروف یا نہی عن المنکر پر عمل کرنا حکمت کے خلاف ہے۔ جذبات میں ردّعمل پیدا ہوتا ہے، درست طریقہ یہ ہے کہ عام حالات میں آہستہ آہستہ قرآن و حدیث اور سیرت طیبہ کے حوالہ جات سے ذہن سازی کی جائے۔ خلاف حکمت طرز عمل بعض اوقات آئندہ کے لئے بھی آمر و ناہی کو اصلاح کے مواقع سے محروم کردیتا ہے، لہٰذا ایسے طرز عمل سے بہر صورت بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

④ **صبر** :امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کے لئے صبر بہت ہی اہم صفت ہے۔ صبر کا مفہوم ہے اپنے آپ کو روک کر رکھنا یا کسی بات پر جمے رہنا اور ثابت قدم رہنا۔ اہل علم کے نزدیک صبر کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔ مومن آدمی کو ان تینوں اقسام پر عمل کرنے کا حکم ہے:

ایمان اور عبادات پر صبر ......ایمان میں صبر وثبات یہ ہے کہ بڑی سے بڑی ابتلا اور آزمائش آنے پر بھی انسان اللہ پر توکل رکھے۔ خانقاہوں، مزاروں، مقبروں اور پیروں فقیروں کے چکر میں پڑ کر اپنا ایمان برباد نہ کرے۔ عبادت میں صبر وثبات یہ ہے کہ رنج ہو یا خوشی، بدحالی ہو یا خوشحالی، صحت ہو یا بیماری، بڑھاپا ہو یا جوانی، سفر ہو یا حضر، ہر حال میں فرض عبادات (خاص طور پر پنج وقتہ باجماعت نماز) وقت پر ادا کرے اور ان میں کبھی سستی اور غفلت سے کام نہ لے۔

حلال اور جائز چیزوں پر صبر ......حلال اور جائز چیزوں پر صبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلال اور جائز طریقہ سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، خواہ وہ تھوڑی ہوں یا زیادہ، انسان ان پر قناعت کرے۔ اس کے مقابلہ میں حرام چیزوں کا ڈھیر ہی کیوں نہ ہو، اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ حرام ذرائع سے دولت

کمانے کے بیسیوں مواقع موجود ہوں لیکن انسان ان کا تصور بھی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء مثلاً گانا بجانا، سود، رشوت، شراب، جوا، زنا، غیر محرم مردوں عورتوں کی محافل وغیرہ سے اپنے نفس کو بچائے رکھنا بھی صبر ہے۔

مصائب وآلام پر صبر ......مصائب وآلام میں سب سے بڑی آزمائش ناگہانی آفات اور اپنے اعزہ و اقارب کی اموات ہیں ایسے مواقع پر اگر انسان اللہ کی رضا پر راضی رہے، زبان سے اللہ کی جناب میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی کی بات نہ نکالے اور ایسے مواقع پر جو کلمات کہنے کا حکم دیا گیا ہے وہی زبان سے ادا کرے تو یہ صبر اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔

مصائب وآلام پر صبر میں یہ بات بھی شامل ہے کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہوئے اگر کوئی شخص تلخ ترش یا کڑوی کسیلی بات کہہ دے، طعنہ زنی کرے، الزام تراشی کرے یا بہتان باندھے تو اس پر خاموشی اختیار کی جائے اور درگزر سے کام لیا جائے۔ ممکن ہو تو اس کے لئے دعائے خیر کی جائے۔

صبر وثبات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آمر وناہی کو اگر کوئی زور آور یا طاقتور ڈرا دھمکا کر یا طمع لالچ دے کر روکنا چاہے تو اس کی پروانہ کرے، اپنا کام جاری رکھے اور اللہ تعالیٰ سے نصرت کی دعا کرے۔

امر ونہی کے عمل میں صبر وثبات کی اہم ترین قسم یہ ہے کہ آدمی حصول نتائج کے معاملے میں عجلت اور جلد بازی سے کام نہ لے۔ اپنی مرضی کے فوری نتائج حاصل نہ ہونے پر مایوس نہ ہو اور جدوجہد ترک نہ کرے۔

سرزمین توحید......سعودی عرب ...... کا ماحول ہمارے وطن عزیز پاکستان کے ماحول سے بہت مختلف ہے۔ وسیع وعریض مملکت میں کہیں کوئی مزار، کوئی خانقاہ، کوئی درگاہ، کوئی آستانہ نہیں۔ عرس، میلے ٹھیلے، کونڈے، میلاد، گیارہویں شریف، قل شریف، قرآن خوانی وغیرہ کا کوئی تصور نہیں۔ دوسری طرف پانچوں نمازوں کے اوقات میں تمام کاروبار بند، سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر میں بھی اول وقت میں نماز باجماعت کا اہتمام جا بجا وسیع وعریض عالیشان صاف ستھری آرام دہ مساجد، شرک وبدعات سے پاک ماحول، مردوں عورتوں کی مخلوط محافل سے پاک معاشرہ اور ساری باتوں پر مستزاد یہ کہ ہر چھوٹے بڑے شہر میں مسلموں، نو مسلموں اور غیر مسلموں کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے حکومت کے قائم کردہ مکاتب جالیات (Call and Guidance offices) یہ سارے عوامل مل کر لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح

میں زبردست معاون ثابت ہوتے ہیں۔

سعودی عرب آنے کے بعد جن حضرات کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔قدرتی طور پر ان کے دلوں میں اس بات کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اب ان کے قریبی اعزہ خصوصاً بیوی، بچوں اور والدین کے عقائداوراعمال کی اصلاح بھی ہونی چاہئے جواپنے اپنے ممالک میں مقیم ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنے انداز میں اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ بیشتر حضرات اس معاملے میں عجلت اور جلد بازی میں مثبت نتائج دیکھنا چاہتے ہیں۔مثبت نتائج حاصل نہ ہونے پر شدت اور سختی کا رویہ اپنا لیتے ہیں۔بعض حضرات ایک دو سال میں مطلوبہ تبدیلی نہ آنے پر طلاق کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل سراسر بے صبری اور مایوسی کا ہے، جوصبر وثبات کی ضد ہے اور قطعاً درست نہیں۔ایسے حضرات کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ ''بیوی پر اپنے شوہر کی اطاعت واجب ہے۔میرے بار بار کہنے پر وہ میری بات کیوں نہیں مانتی۔'' ایسے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ خود ان میں یہ تبدیلی تب آئی جب وہ شرک وبدعت کے ماحول سے الگ ہوئے۔جب تک وہ خود اس ماحول میں تھے تب تک وہ خود بھی ویسی ہی زندگی بسر کر رہے تھے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ عقائداوراعمال میں تبدیلی بڑا ہی صبر آزما، محنت طلب اور حکمت کا متقاضی ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جلد باز پیدا کیا ہے، لیکن اپنی جلد بازی اور بے صبری کا وبال اپنے بیوی بچوں یا والدین پر ڈالنا سراسر ظلم ہے۔اصلاح کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ حکمت اور صبر کے ساتھ اصلاح کی کوشش جاری رکھی جائے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کی جائے، خواہ اس پر مہینے لگیں یا سال!

جیسا کہ ابتدا میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ امر ونہی کے لئے مطلوبہ اوصاف تو سات ہیں، لیکن ان میں سے اہم ترین یہی چار ہیں ① اخلاص ② علم ③ حکمت اور ④ صبر۔ان چار صفات میں سے بھی عملاً صبر مشکل ترین اور اہم ترین صفت ہے کہ باقی تین صفات یعنی عفو، نرمی، اچھا اخلاق بھی دراصل صبر ہی کا نتیجہ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آخرت میں صبر کا اجر وثواب بے حد وحساب ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اُولٰٓئِکَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَاتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ۝﴾(157:2)

''صبر کرنے والوں پر ان کے رب کی طرف سے نعمتیں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔(سورہ البقرہ، آیت 157)

نیز ارشاد مبارک ہے:

﴿ اِنِّیۡ جَزَیۡتُهُمُ الۡیَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ○﴾ (23:11)

''بے شک آج میں نے ان کے صبر کے بدلے میں، جو انہوں نے کیا، انہیں یہ جزادی ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔'' (سورہ المومنون، آیت 11)

صبر کرنے والوں کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہوسکتی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ○﴾ (153:2)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 153)

گویا آمر و ناہی کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی کی کلید صبر ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام اوصاف کے ساتھ متصف فرما کر امر و نہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ابتداء اپنی ذات سے:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے الفاظ سے فوری طور پر جو بات ذہن میں آتی ہے وہ تو یہ ہے کہ اس کا مطلب دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔ اپنے مفہوم اور معانی کے اعتبار سے یہ غلط بھی نہیں، لیکن عملی زندگی میں جو انسان اپنی ذات کو نظر انداز کر کے دوسروں کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص دوسروں کو تو کھرے سکے تقسیم کرے اور اپنی جیب میں کھوٹے سکے سنبھال کے رکھے۔ یہ انسانی کمزوریوں میں سے ایک بہت بڑی کمزوری ہے کہ وہ اپنی اصلاح پر یا تو بالکل توجہ نہیں دیتا یا پھر کم ہی توجہ دیتا ہے لیکن جی جان سے یہ کوشش کرتا ہے کہ دوسروں کی ہر قیمت پر اصلاح کرے۔ انسان کی اس کمزوری کی نشاندہی خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَ تَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○﴾

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 44)

سیاقِ عبارت کے اعتبار سے تو آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان علماء یہود کی مذمت فرمائی ہے جو

لوگوں کو اسلام پر چلنے اور رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرنے کی تلقین کرتے تھے، لیکن تعصب اور ضد کی وجہ سے خود ایمان لانے کے لئے تیار نہ تھے، لیکن یہ حکم عام ہے اس لئے آیت میں ہر اس شخص کی مذمت ہے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، لیکن خود اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرے۔ آج اگر ہم اپنے گردوپیش نظر دوڑائیں اور حقیقت پسندی کے ساتھ اس بات کا جائزہ لیں کہ معاشرے میں دینی، سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے اصلاح احوال کی دن رات جتنی بھی کوششیں ہو رہی ہیں، وہ بار آور کیوں نہیں ہوتیں تو بلا مبالغہ ان کوششوں میں سے سب سے بڑی وجہ یہی نظر آئے گی کہ اس راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ اپنی ذات کی اصلاح سے روگردانی ہے۔ راستے کے اس سنگ گراں کو ہٹانے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں، الا من شاء اللہ۔ مصلحین کی اکثریت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ دنیا کا آسان ترین کام دوسروں کو وعظ و نصیحت کرنا اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کوشش کرنا ہے اور دنیا کا مشکل ترین کام اپنی ذات کی طرف توجہ کرنا اور اپنی ذات کی اصلاح کرنا ہے۔ اس طرز عمل کے نتیجہ میں نہ صرف اصلاح کم اور بگاڑ زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات یہ طرز عمل معاشرے میں سراسر نفرت اور بیزاری کا باعث بنتا ہے۔ اسی لئے شریعت نے اس طرز عمل کی سزا بڑی سخت رکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے اور وہ دوبارہ صحیح ہو جاتے، پھر کاٹ دیئے جاتے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ''یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نصیحت کرتے تھے، لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے، اللہ کی کتاب پڑھتے تھے، لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔'' (بیہقی) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ جہنم میں ایک شخص اس طرح اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور پوچھیں گے ''تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے، تم یہاں کیسے؟'' وہ کہے گا ''ہاں میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا، لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا، لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔'' (بخاری)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں معاشرے کی اصلاح کے لئے جو اصول دیا ہے وہ یہی ہے کہ اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بچاؤ آگ سے اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو۔'' (سورہ

التحریم، آیت 6) آیت کریمہ میں واضح طور پر پہلے اپنے آپ کو آگ سے بچانے کا حکم ہے اور پھر اہل وعیال کو اور تیسرے نمبر پر گھر سے باہر والے لوگوں کو۔ پس دوسروں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے عمل میں بھی آمر وناہی کی نیت خود اپنی ذات کی اصلاح ہی ہونی چاہیئے۔

اس نیت کے ساتھ جب داعی دوسروں کو نیکی کی دعوت دے گا یا برائی سے روکے گا تو اپنی بے عملی کی صورت میں خود اس کا ضمیر ملامت کرے گا جس کے نتیجے میں اس کی اصلاح ہوگی۔ اپنی ذات کی اصلاح کی نیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے پر اگر مخاطب آمر وناہی کی کسی کوتاہی یا لغزش پر تنقید یا طنز وغیرہ کرے گا تو وہ بھی داعی کو مشتعل کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کا موقع فراہم کرے گا لہٰذا آمر وناہی کو دوسروں کی اصلاح کی بجائے اپنی اصلاح کی نیت رکھتے ہوئے یہ کار خیر سرانجام دینا چاہیئے تاکہ دوسروں کا فائدہ کرنے سے پہلے خود اس کا اپنا فائدہ ہو۔

امر ونہی اور اہل وعیال:

قرآن مجید کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اپنی جان کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے اہل وعیال کی جان آگ سے بچانی واجب ہے۔ جیسا کہ ارشاد مبارک ہے ﴿ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ یعنی ''اپنی جان اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔'' (سورہ التحریم، آیت 6) شریعت نے جہاں دنیاوی طور پر شوہر کو بیوی کے تمام معاملات، اس کے نان ونفقہ، اس کی جان، اس کی عزت وآبرو کی حفاظت اور اس کے دکھ سکھ میں شرکت کا پابند کیا ہے وہاں بیوی کو جہنم کی آگ سے بچانے کا پابند بھی بنایا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے ﴿ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ص وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○ ﴾ ''اسماعیل اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیتے تھے اور (اسی وجہ سے) وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔ (سورہ مریم، آیت 55)

یاد رہے کہ شوہر کے لئے اس کی بیوی اہل ہے اور بیوی کے لئے اس کا شوہر اہل ہے۔ گویا مرد اور عورت دونوں پر یہ واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرتے رہیں۔ ایک دوسرے سے محبت اور خلوص کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب مرد اور عورت دنیا میں ایک دوسرے کے دُکھ سکھ کے ساجھی ہیں تو آخرت کے دُکھ سکھ میں بھی ایک دوسرے کے شریک ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس مرد اور عورت

کے لئے رحمت کی دعا فرمائی ہے جو ایک دوسرے کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھائیں۔ارشاد مبارک ہے"اللہ رحمت فرمائے اس مرد پر جو رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی تہجد کے لئے جگائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔" (ابوداؤد) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے"تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور مومن بیوی جو آخرت کے معاملے میں تمہاری مددگار ثابت ہو، کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ (ابن ماجہ) کس قدر خوبصورت اور سکون بخش تصور ہے جو رسول اکرم ﷺ نے اہل ایمان کو دیا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورت کا ہدف صرف اس دنیا کی رفاقت تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ آخرت کی رفاقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے جہاں نیک شوہر اور نیک بیوی دونوں کو پھر سے جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا۔

اہل میں بیوی کے علاوہ بچے بھی شامل ہیں۔آیت کی رو سے اہل ایمان مردوں پر جس طرح اپنی بیویوں کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنا واجب ہے اسی طرح اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچانا فرض قرار دیا گیا ہے۔اولاد کے حوالے سے دونوں میاں بیوی (یعنی والدین) پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کریں۔اس ذمہ داری کا اندازہ اس حدیث مبارک سے ہوتا ہے کہ"ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں۔" (بخاری)

اسلام نے مسلمان والدین کو اولاد کی تربیت کے لئے ایک مکمل ضابطہ عطا فرمایا ہے۔حکم یہ ہے کہ" پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان اور اقامت کہی جائے۔" (ترمذی)"ساتویں دن اس کے بال منڈوائے جائیں، عقیقہ کیا جائے اور اسلامی نام رکھا جائے۔" (ترمذی) اسلامی ناموں سے مراد ایسے نام ہیں جن سے شرک کی بو نہ آئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کا اظہار نہ ہو یا غیر مسلموں کے ناموں سے مشابہت نہ ہو۔جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اسے"اللہ" کا نام سکھایا جائے۔(بیہقی) سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم دیا جائے یعنی سات سال سے پہلے اسے طہارت، وضو کا طریقہ، سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی نیز سورہ اخلاص جیسی دیگر مختصر سورتیں یاد کرانی چاہئیں۔رکوع وسجود، تسبیحات سکھانی چاہئیں، دس سال کے عمر تک بچے کو از خود نماز پڑھنے کی عادت ہو جانی چاہئے، اگر نہ ہو تو مار کر نماز پڑھانے کا حکم

ہے۔(ابوداؤد) نماز کی تعلیم اور تربیت کے علاوہ بھی حکم یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم (دین) سیکھنا فرض ہے۔(ابن ماجہ) پس والدین پر یہ بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جس طرح وہ اس عارضی دنیا میں اپنی اولاد کے لئے اچھی سے اچھی خوراک کا انتظام کرتے ہیں تاکہ وہ بیماریوں سے محفوظ رہیں، اچھے سے اچھے لباس کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ وہ سردی، گرمی سے محفوظ رہیں۔اچھے سے اچھے تعلیمی اداروں کا انتخاب کرتے ہیں تاکہ وہ کسی اعلیٰ منصب پر فائز ہوں۔اچھے سے اچھا ماحول مہیا کرتے ہیں تاکہ وہ مجرم پیشہ یا بدکردار لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔اسی طرح موت کے بعد کی مستقل زندگی کی بھلائی کے لئے بھی والدین کو اپنی اولاد کو ایسی تعلیم دلوانے کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اولاد کو مرتے وقت کلمہ شہادت نصیب ہو، قبر میں سوالوں کے جواب دے کر عذابِ قبر سے بچ سکے۔میدان حشر میں رسوائی سے پناہ ملے۔رسول رحمت ﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی نصیب ہو، رسولِ رحمت ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کا مستحق ٹھہرے، نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے۔میزان پر سلامتی نصیب ہو، پل صراط پر محفوظ رہے اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی میں نعمتوں بھری جنت میں درجات حاصل کر سکے۔اگر ابدی زندگی کی یہ نعمتیں میسر نہ آئیں تو عارضی زندگی کا عیش وعشرت اور شان وشوکت کس کام کا؟ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْآخِرَۃ (زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے)

تربیتِ اولاد کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں بیشتر والدین کا کردار بڑا مایوس کن ہوتا جارہا ہے۔یہ درست ہے کہ گھر سے باہر نکلتے ہی بچوں کو بگاڑنے والے فتنے چہار سو پھیلے نظر آتے ہیں، لیکن گھر کے اندر کا ماحول تو بہرحال والدین کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے۔معصوم اور بھولی بھالی بچیاں جن کی فطرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے پناہ شرم وحیا رکھی ہوتی ہے، کو مختصر، باریک اور نیم عریاں لباس پہنا کر شرم وحیا سے محروم کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ ٹی وی ''ام الفتن'' ہے، بے حیائی، فحاشی، عریانی، گانے بجانے اور عشق ومحبت کے شرمناک طریقے سکھانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، گھر میں لانے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ عریاں تصاویر اور عشق ومحبت کی فرضی داستانوں پر مشتمل غلیظ اور گندا لٹریچر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے، گھر میں لانے کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ موبائل فون نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان ناجائز تعلقات اور رابطے پیدا کرنے کا انتہائی آسان، محفوظ اور ہمہ وقتی ذریعہ ہے، بچوں کو مہیا کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ کبھی سنا تھا آپ نے کہ کنواری

لڑکی خود اپنی زبان سے اصرار کرے کہ میں تو صرف فلاں سے ہی شادی کروں گی ورنہ نہیں کروں گی۔ گھر کی چار دیواری میں یہ ''روشن خیالی'' پیدا کرنے کا ذمہ دار کون ہے؟ والدین نہیں تو اور کون؟

اپنی اولاد کی اس انداز میں تربیت کرنے والوں کو آج تو شاید یہ احساس نہ ہو، لیکن ایک وقت آنے والا ہے جب انہیں یقیناً اس بات کا احساس ہوگا کہ انہوں نے اپنے آپ پر ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی بہت بڑا ظلم کیا ہے ﴿قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○﴾ ''کہو بے شک اصل خسارہ اٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھی خسارے میں ڈالا۔ سنو، یہی صریح خسارہ ہے۔''
(سورہ الزمر، آیت 15)

بلا شبہ تربیت اولاد بڑا ہی صبر آزما، بڑا کٹھن اور بڑا محنت طلب فریضہ ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زندگی کا سب سے مشکل امتحان یہی ہے۔ کب بچے سے پیار کرنا ہے؟ کتنا پیار کرنا ہے؟ کب بچے کو نصیحت کرنی ہے، کب نظر انداز کرنا ہے؟ اس کی غلطی پر کب اظہار ناراضی کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے، آنکھوں سے گھورنے کی حد تک یا ڈانٹ ڈپٹ کے ذریعہ؟ اگر مارنے کی ضرورت ہو تو کتنا مارنا ہے؟ اس کی کون سی ضرورت پوری کرنی ہے اور کون سی ردّ کرنی ہے؟ اس کی کون سی بات پر یقین کرنا چاہئے اور کون سی بات پر تحقیق کرنی چاہئے؟ افراط تفریط سے بچتے ہوئے ان ساری باتوں کا نقطہ اعتدال کون سا ہے؟ ہر بچے کے مزاج اور طبیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا فوری فیصلہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے۔ تو پھر تربیت اولاد کے حوالے سے اس مشکل کا حل کیا ہے؟

ہمارے نزدیک تربیت اولاد کے تمام پہلوؤں میں غفلت کمی اور کوتاہی کی کسر پوری کرنے والی چیز صرف اور صرف دعائے سحر گاہی ہے، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ تربیت اولاد کا سب سے بڑا اور موثر ہتھیار ہی دعا ہے جسے استعمال کئے بغیر ایسی تربیت جس میں اولاد ''قُرَّةَ اَعْیُنٍ'' (آنکھوں کی ٹھنڈک) بن سکے، ممکن ہی نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تربیت اولاد کے لئے ہمیں قرآن مجید میں بہت سی دعاؤں کی تعلیم دی ہے جن میں سے سب سے جامع دعا یہ ہے ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○﴾ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور متقی لوگوں کا امام بنا۔'' (سورہ الفرقان، آیت 74)[1] اولاد کی دینی تربیت کے خواہشمند

---

[1] بعض دیگر دعائیں یہ ہیں: 15:46، 83:23، 100:37، 89:21، 41-40:14

والدین کو ہر نماز کے بعد خاص طور پر نمازِ تہجد میں اس کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

آخر میں تربیت اولاد کے حوالہ سے ہم قارئین کرام کی توجہ اس بات کی طرف بھی دلانا چاہیں گے کہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل پیرا اکثر حضرات کی توجہ گھر سے باہر دوسرے لوگوں پر تو بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن خود اپنی اولاد پر وہ توجہ نہیں دے پاتے ۔ یہ طرزِ عمل قرآن مجید کی بتلائی ہوئی تربیت کے بالکل برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی جان کو آگ سے بچاؤ، اس کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے بیوی بچوں کی جان آگ سے بچاؤ۔ (سورہ التحریم، آیت 6) گویا ان دو جانوں کو آگ سے بچانا سب سے مقدم ہے یا شرعی اصطلاح میں فرض عین ہے اور تیسرے نمبر پر گھر سے باہر دوسرے لوگوں کو آگ سے بچانے کا حکم ہے یا شرعی اصطلاح میں فرض کفایہ ہے۔ فرض عین ترک کر کے فرض کفایہ پر عمل کرنے کا طرزِ عمل ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ دوسروں کو آگ سے بچاتے بچاتے اگر (اللہ نہ کرے) اپنی اولاد آگ میں چلی جائے تو اس سے بڑا خسارہ اور کیا ہوگا۔ ہاں فرض عین پر عمل کرنے کے بعد فرض کفایہ پر عمل کرنا بڑی فضیلت اور اجر وثواب کا کام ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے شریعت کی اس بتلائی ہوئی ترتیب کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور خواتین:

ایک عام تصور یہ ہے کہ مسلمان خواتین کا دائرہ کار چونکہ گھر کے اندر ہے جب کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام تو گھر سے باہر کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور گھر سے باہر کے کام مرد کی ذمہ داری میں شامل ہیں، لہٰذا یہ کام بھی مردوں سے ہی تعلق رکھتا ہے اور یہ انہی کی ذمہ داری ہے۔

یہ تصور سراسر غلط ہے۔ نہ تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر صرف گھر سے باہر کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور نہ ہی یہ صرف مردوں سے متعلق حکم ہے بلکہ جیسا حکم مردوں کے لئے ہے ویسا ہی حکم عورتوں کے لئے بھی ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے جیسے مواقع گھر سے باہر ہیں ویسے ہی مواقع گھر کے اندر بھی ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ مرد اور عورت کی فطری ساخت کی بنیاد پر دنیاوی امور کے اعتبار سے دونوں کے دائرہ کار ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں، لیکن دینی امور میں مرد اور عورت دونوں کے لئے شریعت

کے قوانین اور ضابطے ایک جیسے ہی ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملے میں تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک ہی جگہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایک جیسا حکم دے کر مرد اور عورت کی تفریق کو یکسر ختم فرمادیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾ ''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں، ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت 71)

ایک حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے اس عورت کے لئے رحمت کی دعا فرمائی ہے جو خود بھی تہجد کی نماز پڑھے اور ساتھ اپنے شوہر کو بھی تہجد کے لئے جگائے۔ (ابوداؤد) اور دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ سے ایسی عورت مانگنے کا حکم دیا ہے جو اس کے ایمان اور آخرت کے معاملے میں اس کی مددگار اور معاون ہو۔ (ابن ماجہ) رسول اکرم ﷺ نے دنیا کی نعمتوں میں سے نیک بیوی کو سب سے بڑی نعمت اسی اعتبار سے قرار دیا ہے کہ وہ اپنے شوہر اور اولاد کو نیکی کی رغبت دلائے گی اور برائیوں سے بچانے کی کوشش کرے گی۔ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے چار چیزوں کو سعادت کی علامت قرار دیا ہے ① نیک بیوی ② کھلا گھر ③ نیک ہمسایہ اور ④ اچھی سواری۔ (احمد)

دعوت دین (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کے معاملے میں تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے لکھے ہوئے بے شمار صحابیات کے اسماء گرامی ملتے ہیں جن میں سے ایک نام حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ہے، جنہوں نے کمال دانشمندی اور ذہانت سے مشرک شوہر کی مخالفت کے باوجود نہ صرف اپنے بیٹے کو کلمہ توحید سکھایا بلکہ رسول اکرم ﷺ کے حلقہ خدام میں شامل کروانے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کلمہ توحید سکھاتیں تو مشرک شوہر مالک بن نضر ڈانٹتا کہ تم میرے بیٹے کو گمراہ نہ کرو۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بڑے صبر وتحمل سے جواب دیتیں ''نہیں میں تو اسے سیدھی راہ پر چلا رہی ہوں۔'' شوہر کی مخالفت کے باوجود حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بیٹے کی اس طرح دینی تربیت کی کہ بیٹا رسول رحمت ﷺ کا خادم خاص بن گیا۔

مشرک شوہر فوت ہوگیا تو عدت کے بعد حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دوسرا نکاح کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس معاملے میں بھی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے امر بالمعروف کی ایک عظیم الشان قابل تقلید مثال قائم کی۔ ابو طلحہ نے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ ابوطلحہ ابھی تک مشرک تھے اور ایک لکڑی کے بت کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہلا بھیجا ''تم جس الہ کی عبادت کرتے ہو وہ تو ایک درخت ہے جو زمین سے اگا ہے اور فلاں حبشی کاریگر نے اسے بنایا ہے جو کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان اور میں ایک اللہ اور اس کے رسول کی ماننے والی ہوں میرا تمہارا ملاپ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہاں اگر تم بھی ایمان لے آؤ تو میں تمہارے ساتھ نکاح کے لئے تیار ہوں اور میں مہر کا مطالبہ بھی نہیں کروں گی۔'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ پیغام ابوطلحہ کے دل میں اتر گیا۔ چند دن سوچ بچار کرنے کے بعد ابوطلحہ نے دوسرا پیغام بھیجا کہ مجھ پر حق واضح ہوگیا ہے اور میں تمہارا دین قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یوں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی حکیمانہ دعوت کے نتیجے میں ابوطلحہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے اور نکاح بھی ہوگیا۔ ایک ذہین وفطین خاتون کے جذبہ خلوص نے نہ صرف ابوطلحہ کی دنیوی زندگی سنوار دی بلکہ اُخروی زندگی بھی سنوار دی۔

ایسی ہی ایک اور واجب الاحترام صحابیہ کا نام ام حکیم بنت حارث رضی اللہ عنہا ہے جنہوں نے اپنی عقلمندی اور دور اندیشی سے اپنے مشرک شوہر کی آخرت برباد ہوتے ہوتے بچالی۔ فتح مکہ کے موقع پر ام حکیم رضی اللہ عنہا ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہوئیں۔ ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض پرداز ہوئیں ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا شوہر جان کے خوف سے یمن بھاگ گیا ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے امان دے دیں تو میں اسے واپس لے آؤں گی۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اچھا! میں نے اسے امان دی۔'' ام حکیم رضی اللہ عنہا کا شوہر عکرمہ بن ابی جہل، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمنوں میں سے تھا۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی تلاش میں جدہ کے ساحل پر پہنچیں تو وہیں ملاقات ہوگئی۔ بیوی نے شوہر کو بتایا کہ میں صلہ رحمی کرنے والے رحیم و شفیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے لئے امان لائی ہوں۔ عکرمہ فوراً واپسی کے لئے تیار ہوگئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہوکر صدق دل سے اسلام قبول کرلیا۔

دین اور ایمان کے معاملے میں اپنے شوہر سے تعاون کرنے والی ایک اور خاتون عہد فاروقی میں گورنر حمص حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ حضرت سعید اپنی ماہانہ تنخواہ سے ایک قلیل حصہ گھر کے اخراجات کے لئے رکھ لیتے، باقی ساری تنخواہ فی سبیل اللہ محتاجوں اور مسکینوں میں تقسیم کردیتے۔ حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو ایک ہزار دینار تنخواہ سے الگ بھجوا دیا جب یہ دینار حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو بے اختیار انا للہ وانا الیہ راجعون پکار اٹھے۔ بیوی نے حیران ہوکر پوچھا ''کیا ہوا، امیر المومنین فوت ہوگئے؟'' حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''نہیں! اس سے بھی بڑی بات ہوگئی۔'' بیوی صاحبہ نے پوچھا ''کیا کوئی قیامت کی نشانی ظاہر ہوئی؟'' حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''نہیں اس سے بھی بڑا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔'' بیوی صاحبہ نے اصرار کیا ''آخر بتایئے تو ہوا کیا ہے؟'' فرمانے لگے ''دنیا اپنے فتنوں کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوگئی ہے۔'' بیوی صاحبہ نے کہا ''تو پھر پریشان کیوں ہوتے ہیں اس کا علاج سوچیں۔'' حضرت سعید رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، رات بھر عبادت میں گزار دی اور صبح ہوتے ہی سارے دینار مجاہدین میں تقسیم کر دیئے۔

جذبہ ایمانی سے معمور حصول جنت کی جدوجہد میں اپنے شوہر کی بہترین معاون ایک اور خاتون کا نام ام دحداح رضی اللہ عنہا ہے۔ کسی آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مکان کی دیوار بنانا چاہتا ہوں درمیان میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اگر وہ مجھے دے دے تو میں اس کی ٹیک سے بآسانی دیوار مکمل کرلوں گا۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا کہ یہ کھجور کا درخت فلاں آدمی کو دے دو اور اس کی جگہ جنت میں کھجور کا درخت لے لو لیکن اس نے کھجور کا درخت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو کھجور کے مالک کے پاس گئے اور کہا تم کھجور کا وہ درخت مجھے دے دو اور اس کے عوض میرا کھجوروں کا باغ لے لو۔ وہ شخص مان گیا۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کھجور کا درخت میں نے اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کھجور کا درخت جسے چاہیں دے دیں۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے فرمایا ''جنت میں ابودحداح کے لئے بڑے بڑے خوشے ہیں۔'' ابودحداح رضی اللہ عنہ واپس گئے، باغ سے باہر کھڑے ہوکر اپنی بیوی کو آواز دی ''ام دحداح! میں نے یہ باغ جنت میں کھجور کے عوض بیچ دیا ہے، لہٰذا باہر آجاؤ۔'' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانثار صحابیہ حضرت اُم دحداح رضی اللہ عنہا نے بلاتامل جواب دیا ''ابودحداح! تم نے بڑا اچھا سودا کیا ہے۔''

بڑھاپے کی عمر میں جذبہ جہاد سے سرشار حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے چار نوجوان بیٹوں کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئیں جس روز میدان کارزار گرم ہونا تھا اس سے ایک روز قبل اس شیر دل خاتون نے

اپنے چاروں بیٹوں کو اکٹھا کیا اور درج ذیل فصیح و بلیغ خطبہ دیا ''میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اپنی خوشی سے ہجرت کی ۔اللہ کی قسم جس طرح تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اسی طرح تم ایک باپ کی اولاد ہو میں نے تمہارے باپ سے خیانت نہیں کی نہ تمہارے ماموں کو ذلیل کیا ہے ۔تمہارا نسب بے عیب اور حسب بے داغ ہے اور یاد رکھو جہاد فی سبیل اللہ سے افضل عمل کوئی نہیں، آخرت کی دائمی زندگی دنیا کی فانی زندگی سے کہیں بہتر ہے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَ رَابِطُوۡا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○﴾ ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرو، سرحدوں کی حفاظت کرو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔'' (سورہ آل عمران، آیت 200) میرے بیٹو! کل جب تمہارا مقابلہ مشرکوں سے ہو تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑنا ممکن ہوا تو مشرکوں کے سردار کو قتل کرنا، کامیاب رہے تو خوب اور اگر شہادت پائی تو اس سے بھی بہتر! ضعیف العمر والدہ کے اس ولولہ انگیز خطاب نے بیٹوں کے تن بدن میں شہادت کے شعلے بھڑکا دیئے، اگلے روز اس جرأت اور پامردی سے لڑے کہ دشمن کی کتنی صفوں کو خاک وخون میں تڑپا کر خود بھی مقام شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایمان بھی ایک جلیل القدر خاتون، حقیقی بہن فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے جذبہ ایمانی کا مرہون منت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے۔راستے میں نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' جواب دیا ''محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کا۔'' نعیم نے کہا ''پہلے اپنے گھر کی خبر تو لو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''کیا مطلب؟'' نعیم نے بتایا ''تمہاری بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں سے پلٹ گئے اور سیدھے اپنے بہنوئی کے گھر پر جا کر دستک دی۔اس وقت گھر کے اندر لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اپنے بہنوئی سعید کو پیٹنا شروع کر دیا۔بہن چھڑانے آئیں تو بہنوئی کو چھوڑ کر بہن پر پل پڑے۔بہن زخمی ہوگئیں اور بھائی کو مخاطب کر کے بڑے عزم سے کہا ''اے اللہ کے دشمن ! کیا تو ہمیں اس لئے مارتا ہے کہ ہم ایک اللہ پر ایمان لائے ہیں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''ہاں!'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی جرأت سے جواب دیا ''تو پھر جو کرنا ہے کر لو، میں گواہی دیتی ہوں اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔اس دین کو ہم کبھی نہیں چھوڑ سکتے، ہمارا خاتمہ اسی دین پر ہوگا۔''

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اس پرعزم گفتگو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سنگدل انسان کو موم کردیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحیفہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو بہن نے غسل کرنے کے لئے کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا۔ اس صحیفہ میں سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں، جنہیں پڑھتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوگئی اور یوں یہ مکہ کا خودسر، اکھڑ مزاج سردار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیغمبر اسلام کے آگے سرنگوں ہوگیا۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے سردار اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمنوں میں سے تھے۔ ان کا ایمان بھی ان کی زیرک اور ذہین وفطین پھوپھی کا مرہون منت تھا۔ ایک جنگ میں حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی قیدی بن کر آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر احسان فرمایئے، میرا باپ فوت ہوچکا ہے، میرا نگران فرار ہوگیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''تمہارا نگران کون ہے؟'' خاتون نے عرض کی ''عدی بن حاتم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہی جو اللہ اور اس کے رسول سے بھاگتا پھرتا ہے۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کی درخواست قبول فرماتے ہوئے نہ صرف اسے آزاد کردیا بلکہ واپس بھیجتے ہوئے ایک قیمتی لباس اونٹنی اور زادراہ بھی عنایت فرمایا۔ پھوپھی نے واپس جاکر بھانجے کو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ فرار ہونے پر ملامت کی اور ساتھ نصیحت کی کہ فوراً جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرو اگر وہ نبی ہیں تو ان پر ایمان لاؤ اجر پاؤ گے اور اگر وہ بادشاہ ہیں تب بھی وہ تمہیں رسوا نہیں کریں گے۔

پھوپھی کی نصیحت پر حضرت عدی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کا مشاہدہ کیا تو یہ فیصلہ کرنے میں دیر نہ لگی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ نہیں بلکہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

حقیقت یہ ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ کسی طرح بھی مردوں سے کم نہ تھا۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا ''السابقون الاولون'' کی مقدس جماعت میں شامل تھیں۔ کفار انہیں سخت تکلیفیں اور اذیتیں پہنچاتے، اس کے باوجود ام شریک رضی اللہ عنہا گھر گھر جاکر قریشی عورتوں کو اسلام کی دعوت دیتیں۔ قریشی سرداروں کو جب حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کی ان سرگرمیوں کا پتہ چلا تو انہیں مکہ سے جلاوطن کردیا۔

حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا حافظہ قرآن تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خواتین کی امامت کی اجازت دے رکھی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست پر ایک (مرد) مؤذن بھی مقرر فرمادیا۔

دوسرے گھروں کی خواتین اذان کی آواز سن کر حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ جاتیں اور باجماعت نماز ادا کرتیں۔

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا ایک بار اپنے داماد حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ کے گھر گئیں اور دیکھا کہ وہ نماز کے لئے مسجد نہیں گئے اور گھر میں ہی بیٹھے ہیں۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر بہت غصے ہوئیں اور اپنے داماد کو سخت ملامت کی کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور تم گھر میں ہی بیٹھے ہو۔ داماد نے بتایا کہ میرے پاس ایک ہی پیوند لگی قمیص تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عاریۃً مانگ لی ہے میں نہیں چاہتا کہ قمیص کے بغیر مسجد جاؤں اور لوگ دریافت کریں تو میں انہیں بتاؤں کہ میری قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریۃً لی ہے۔ تب حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور ان کی معذرت قبول کی۔

حضرت ابوالہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قیدی دیا اور ساتھ نصیحت فرمائی کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ حضرت ابوالہیثم گھر آئے بیوی کو بتایا تو بیوی نے مشورہ دیا کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم، حسن سلوک، کی تعمیل کرنا چاہتے ہو تو اسے ابھی آزاد کر دو، چنانچہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے کہنے پر غلام کو اسی وقت آزاد کر دیا۔

صحابیات کے مذکورہ بالا چند واقعات پڑھئے اور پھر اندازہ لگایئے کہ عورت اگر اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتی ہو تو کتنے موثر انداز میں کام کر سکتی ہے۔

پس اہل ایمان خواتین کو اپنی یہ ذمہ داری ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ مردوں کی طرح وہ بھی شریعت کے اس حکم کی پابند ہیں کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے معاملے میں عورتیں بھی قیامت کے روز اسی طرح جواب دہ ہیں جس طرح مرد۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ((اَلاَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ)) ''خبردار! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک (قیامت کے روز) جواب دہ ہے۔'' (بخاری)

امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ:

امر اور نہی کے معاملے میں لوگوں میں بعض غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کی وضاحت کرنا ضروری

معلوم ہوتا ہے۔ ذیل میں ایسی ہی غلط فہمیوں کی وضاحت پیش خدمت ہیں۔

① **امر و نہی صرف نیک اور متقی لوگوں کا کام ہے:** بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا تو نیک اور متقی لوگوں کا کام ہے ہم تو خود بڑے گنہگار ہیں ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم دوسروں کو وعظ و نصیحت کریں۔ یہ تصور بالکل باطل اور غلط ہے۔

اولاً: یہ عقیدہ کہ متقی اور نیک لوگ گناہوں سے بالکل پاک اور صاف ہوتے ہیں اور ان سے گناہ کبھی سرزد نہیں ہوتا بالکل غلط ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہ معاف فرمانے والا ہوں مجھ سے معافی مانگو میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔'' (مسلم) دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں ''سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی خواہ کتنا ہی نیک اور متقی کیوں نہ ہو، خطاؤں اور گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا لہٰذا کسی بھی آدمی کو محض اس وجہ سے امر و نہی ترک نہیں کرنا چاہئے کہ وہ بہت گنہگار ہے جب تک نیک اور متقی نہیں بنتا تب تک وہ اس لائق نہیں کہ لوگوں کو نیکی کی بات بتائے یا برائی سے روکے۔ یہ محض شیطانی وسوسہ اور فریب ہے لہٰذا اس فریب میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

ثانیاً: گناہوں سے نیکی اور تقویٰ کی طرف آنے کا سفر ساری زندگی جاری رہتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں لہٰذا اس انتظار میں رہنا کہ جب میں متقی اور نیک بنوں گا تب امر و نہی کا کام شروع کروں گا سراسر شیطانی فریب ہے۔ نیکی اور تقویٰ کے مطلوبہ معیار سے قبل ہی اگر موت آ جائے تو پھر......؟

ثالثاً: یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خلوص دل سے امر و نہی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں دوسروں کی اصلاح ہو یا نہ ہو امر و نہی پر عمل کرنے والے کی اپنی اصلاح ضرور ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو ایک مثال کے ذریعہ بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں چند عشرے قبل دیہاتوں اور شہروں میں چوکیدار پہرہ دیا کرتے تھے (شاید اب بھی یہ نظام موجود ہو) رات کے پچھلے پہر جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو چوکیدار اونچی آواز میں پکارنے لگتا ''جاگو بھائی جاگو!'' چوکیدار کی اس پکار کے نتیجے میں دوسرے لوگ جاگیں یا نہ جاگیں، لیکن چوکیدار کا خود چاک و چوبند ہو جانا یقینی ہوتا۔ بالکل یہی معاملہ آمر و ناہی کا ہے دوسروں کو نصیحت کرنے کا کم از کم اتنا فائدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ آمر و ناہی خود برائیوں

سے بچا رہتا ہے۔اس لئے بعض سلف کا کہنا ہے کہ انسان اپنے اندر جو برائیاں دیکھے انہی سے بچنے کی دوسروں کو زیادہ سے زیادہ تاکید کرے تاکہ اپنی اصلاح ہو۔اگر اصلاح کا یہ پہلو سامنے رکھا جائے تو امرونہی پر سب سے زیادہ عمل تو اسی کو کرنا چاہئے جو اپنے آپ کو زیادہ گنہگار تصور کرتا ہے تاکہ اسکی اپنی جلد از جلد اصلاح ہو۔

② لوگ نصیحت قبول نہیں کرتے: دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا فائدہ کچھ بھی نہیں ہوتا لوگ ہماری بات سنتے ہی نہیں نہ قبول کرتے ہیں۔آج کل کون کسی کی سنتا ہے، ہر کوئی اپنے حال میں مگن ہے کہنے سننے کا کیا فائدہ؟ کیوں اپنا وقت بھی ضائع کریں۔

اس غلط فہمی کا ایک جواب تو گزشتہ سطور میں بھی آ گیا ہے کہ دوسروں کو امرونہی کا فائدہ ہو یا نہ ہو، آمرو ناہی کا اپنا فائدہ تو بہر حال یقینی ہے۔دوسرا جواب یہ ہے کہ شریعت نے ہمیں نیکی کی بات دوسروں تک پہنچانے کا مکلّف ٹھہرایا ہے، دوسروں سے بات منوانے کا مکلّف نہیں ٹھہرایا۔کسی کا ہدایت قبول کرنا یا نہ کرنا اس کے اپنے نصیب کی بات ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی تو وہ نصیحت قبول کرے گا ورنہ نہیں کرے گا لیکن نصیحت کرنے والا تو بہر حال اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور اللہ کے ہاں بری الذمہ قرار پائے گا۔بنی اسرائیل کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے کہ ہفتہ کے دن کے بارے میں جن لوگوں نے زیادتی کی انہیں جب نیک اور متقی لوگوں نے منع کیا تو کچھ لوگوں نے منع کرنے والوں سے کہا ''تم ان نافرمانوں کو وعظ ونصیحت کیوں کرتے ہو؟ اللہ انہیں ہلاک کرنے والا ہے یا شدید عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔''تو انہوں نے جواب میں یہ بات کہی ''تاکہ ہم اپنے رب کے حضور معذرت پیش کر سکیں۔''[1] مومن کے لئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے کہ وہ اللہ کے حضور سرخرو ہو جائے دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے یا نہیں یہ معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے۔

③ دین میں زبردستی نہیں۔بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کو وعظ ونصیحت کرنا یا برائی سے روکنا زبردستی ہے جبکہ دین میں زبردستی نہیں ہے اور اپنے موقف کے حق میں قرآن مجید کی آیت بھی پیش کرتے ہیں۔﴿لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ یعنی ''دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 256) وطن عزیز کا ایک گمراہ سابق صدر بھی اکثر یہ کہا کرتا تھا ''اگر کوئی خود داڑھی رکھنا چاہتا ہے تو رکھے لیکن مجھے نہ کہے داڑھی رکھو، ہم کسی کو زبردستی اپنے عقائد معاشرے پر ٹھونسنے کی

[1] ملاحظہ ہو سورہ الاعراف، آیت 164

اجازت نہیں دیں گے۔'' وطن عزیز میں بہت سے لوگ یہی فکر رکھتے ہیں کہ دوسروں کو نیکی کی بات کہنا یا برائی سے روکنا، دوسروں پر جبر اور زبردستی کرنا ہے جو اسلام میں جائز نہیں۔ مذکورہ بالا آیت کا یہ مفہوم بالکل درست نہیں۔ اس کا درست مفہوم یہ ہے کہ کسی غیر مسلم پر اسلام قبول کرنے کے لئے زبردستی یا جبر نہیں کرنا چاہئے لیکن جب ایک آدمی اپنی آزاد مرضی سے اسلام قبول کرلے تو پھر شرعی احکام کی پابندی کروانے کے لئے اس پر سختی یا جبر کرنا بالکل جائز اور ضروری ہے۔

یاد رہے کہ یہ سختی یا جبر اسے کرنے کی اجازت ہے جسے شریعت نے اجازت دی ہے۔ مثلاً اولاد کے لئے والدین، بیوی کے لئے شوہر، شاگرد کے لئے استاد، رعایا کے لئے حکمران۔ ہر ایک کو ہر کسی پر جبر یا سختی کرنے کی اجازت نہیں۔

اگر معاملہ والدین کے دائرہ کار میں ہے تو والدین کو اولاد سے شرعی احکام پر عمل کروانے کے لئے مارنے کی اجازت ہے۔ اگر معاملہ شوہر کے دائرہ کار میں ہے تو شریعت اسے اپنی بیوی کو حجاب پہننے اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنے پر مجبور کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اگر معاملہ کنبے اور قبیلے کے دائرہ کار میں ہے تب بھی شریعت کنبے اور قبیلے کو اپنے کسی ایک فرد یا گروہ کو شرعی احکام پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنے کا حکم دیتی ہے (ملاحظہ ہو سورہ الحجرات، آیت 9) اور اگر معاملہ حکومت کے دائرہ کار میں ہے تو شریعت بدکاری، چوری، ڈاکہ اور قتل جیسے تمام جرائم کو ریاست کی بھرپور قوت کے ساتھ ختم کرنے کا حکم دیتی ہے۔ پس ﴿لاَ اِکْـرَاہَ فِیْ الدِّیْنِ﴾ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی سے تعرض نہ کیا جائے۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ دین اسلام قبول کرنے کے معاملے میں کسی پر جبر یا سختی نہ کی جائے جو قبول کرنا چاہے وہ کرے جو نہ کرنا چاہے نہ کرے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان کے لئے کتاب وسنت میں دیئے گئے اوامر ونواہی کی پابندی کرنا واجب ہے، لہٰذا ایک دوسرے کو نیکی کی رغبت دلانا اور برائی سے روکنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ پس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں یہ عذر پیش کرنا کہ یہ زبردستی ہے اور زبردستی اسلام میں جائز نہیں بالکل غلط اور باطل تصور ہے جس کا کتاب وسنت کی تعلیمات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ملکی قانون:

جس دور میں ہم زندہ ہیں یہ دور بلاشبہ شدید فتنوں کا دور ہے جس میں چاروں طرف منکرات ہی

منکرات ہیں۔شرک کی برائی، بدعات کی برائی،توہین قرآن مجید،توہین رسالت،توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، توہین امہات المومنین رضی اللہ عنہن جیسی قبیح منکرات،قوانین حدود کا استہزاء،شرم وحیا کا استہزاء،شریعت اسلام کا استہزاء،اس کے علاوہ معاشرہ میں جرائم کی بھر مار ہے،فحاشی، بدکاری،عریاں تصاویر، ہیجان انگیز پوز، ڈاکے، اغوا،قتل وغارت، کرپشن،اوپر سے لے کر نیچے تک ایسی کہ گویا لوٹ مار کی سیل لگی ہوئی ہے اور حکومت منکرات کو روکنے کی بجائے ان کا تحفظ کر رہی ہے۔اس صورت حال میں ہر دیندار اور غیرت مند آدمی دن رات آگ کے انگاروں پر لوٹ رہا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح زبردستی منکرات کو روک دے اور ان کے آگے بند باندھے۔سوال یہ ہے کہ ایسے حالات میں منکرات اور برائیوں کو زبردستی روکنے کے لئے شریعت قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتی ہے یا نہیں؟

ہماری ناقص رائے میں کسی بھی موقع پر شریعت اسلامیہ کسی بھی شہری کو خواہ وہ کتنے ہی بڑے منصب پر فائز کیوں نہ ہو، قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتی جس کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

① ایک عورت مدینہ بھر میں بدکاری کے لئے مشہور تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا ''اگر میں کسی کو ثبوت کے بغیر سنگسار کرانے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کروا دیتا۔'' (بخاری)

② ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی آدمی اپنی عورت کو غیر محرم مرد کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھے تو اسے قتل کرے یا نہ کرے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ نے لعان کی آیات نازل فرمائیں۔(بخاری) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کو غیر محرم مرد کے ساتھ دیکھ لوں تو اسے ضرور قتل کر دوں۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا ''میں تم سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہیں۔'' (بخاری)

③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''تم میں سے جو شخص برائی ہوتی دیکھے وہ اسے ہاتھ سے روکے تو وہ گناہوں سے بری ہو گیا اور جو ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ زبان سے روکے اور وہ بھی گناہوں سے بری ہو گیا اور جو شخص زبان سے روکنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ دل سے برا جانے تو وہ بھی گناہ سے بری ہو گیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (نسائی)

④ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا ''کسی مومن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو رسوا کرے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مومن اپنے آپ کو کیسے رسوا

کرتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آدمی ایسی مصیبت میں پڑے جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔'' (ابن ماجہ)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے درج ذیل باتیں واضح ہورہی ہیں۔

① ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ذاتی علم کے باوجود بدکار عورت پر رسول اکرم ﷺ نے حد نافذ نہیں فرمائی۔ گویا آپ ﷺ نے عورت کو سزا نہ دے کر خود قانون کی پابندی فرمائی اور قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول تھے۔

② غیرت کے نام پر بھی شریعت نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی بلکہ ایسی تکلیف دہ صورت حال سے نپٹنے کا قانونی راستہ بتا دیا۔ (ملاحظہ ہو آیات لعان، سورہ النور، آیت 6-7)

③ تیسری حدیث میں واضح طور پر آپ ﷺ نے اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو شخص ہاتھ سے برائی کو روکنے کی طاقت یا اختیار یا منصب نہیں رکھتا وہ ہاتھ استعمال نہ کرے بلکہ صرف زبان سے روکے اور جس کے پاس زبان سے روکنے کی ہمت یا منصب بھی نہیں ہے وہ زبان استعمال نہ کرے اور دل سے برا جانے اور خود برائی سے دور رہے۔ ان تمام صورتوں میں گناہ کے وبال سے محفوظ رہے گا اور چوتھی حدیث میں تو واضح طور پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو کسی ایسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہئے جسے وہ برداشت کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو۔ بلاشبہ یہاں انسان کی نیت کا معاملہ بہت اہم ہے کہ وہ واقعی ہاتھ سے برائی کو اس لئے نہیں روک رہا کہ اس میں اس کی طاقت اور ہمت نہیں یا محض بہانے بازی سے کام لے رہا ہے۔

یہ معاملہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے۔ قانون کو ہاتھ میں نہ لینے میں ہی افراد اور معاشرے کا فائدہ ہے۔ بعض فوائد اور حکمتیں درج ذیل ہیں۔

اولاً: شریعت اسلامیہ کا یہ امت پر بہت بڑا احسان ہے کہ وہ کسی بھی معاملے میں انسانوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتی۔ برائی کو روکنے کے لئے بھی شریعت نے سب کو ایک جیسا حکم نہیں دیا بلکہ ہر آدمی کو اس کی ہمت اور استطاعت کے مطابق حکم دیا ہے اور کسی پر بے جا بوجھ نہیں ڈالا۔

ثانیاً: ایک آدمی کے قانون کو ہاتھ میں لینے کے نتیجہ میں بعض اوقات فتنہ و فساد اور قتل و غارت، توڑ پھوڑ، گھیراؤ جلاؤ وغیرہ کا ایک نہ ختم ہونے والا ایسا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو پورے معاشرے اور بعض

اوقات پورے ملک کے امن وسکون کو تباہ کر دیتا ہے۔

ثالثاً: قانون کو ہاتھ میں لینے والے فرد یا گروہ کا تعلق اگر کسی دینی جماعت یا تنظیم سے ہو تو ملحد اور بے دین طبقہ کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا بہانہ مل جاتا ہے اور وہ ایک فرد یا چند افراد کی وجہ سے تمام دیندار اور اسلام پسند افراد یا جماعتوں کو انتہا پسند، شدت پسند کہہ کر بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے اشاعت اسلام کی راہ میں پہلے سے موجود مشکلات میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

رابعاً: یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ بیشتر اسلامی ممالک میں ایسے حکمران مسلط ہیں جنہیں ملک میں باقی سب کچھ تو گوارا ہے لیکن اسلام کسی قیمت پر گوارا نہیں ہے۔ قانون کو ہاتھ میں لینے کی صورت میں ایسے حکمرانوں کو اہل اسلام کا راستہ روکنے، انہیں جیلوں میں بند کرنے اور ان پر روح فرسا مظالم توڑنے کا بہانہ میسر آ جاتا ہے اور وہ ملک کے اندر اسلام کا نام لینے والی تمام قوتوں کو ختم کرنے میں قطعاً کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔

پس ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے قانون کو ہاتھ میں لینا نہ صرف غیر شرعی ہے بلکہ نتائج کے اعتبار سے سخت نقصان دہ ہے راستہ صرف ایک ہی ہے جو بلاشبہ طویل بھی ہے اور صبر آزما بھی لیکن اس میں نقصان اور خسارہ ہرگز نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے اور وہ یہ کہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے لئے بڑی حکمت اور صبر وتحمل کے ساتھ ان تمام جائز ذرائع کو استعمال کیا جائے جن کی اجازت ملکی قانون دیتا ہے۔ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پورے عزم اور استقلال کے ساتھ دن رات محنت اور جدوجہد کی جائے اور نتائج کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا جائے۔

انسان اپنے مزاج کے اعتبار سے عجلت پسند واقع ہوا ہے اور اپنی جدوجہد اور محنت کا ثمرہ فوراً اپنی زندگی میں ہی دیکھنا چاہتا ہے جبکہ امر ونہی کے معاملہ میں نتائج کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت پر ہے اسلئے ہمیں خلوص سے محنت اور جدوجہد کرنے کا مکلّف ٹھہرایا گیا ہے نتائج کا نہیں اور اللہ کی رضا کیلئے کی گئی محنت کا اجر وثواب تو کسی صورت ضائع نہیں ہوتا۔﴿فَاِنَّ اللّٰہَ لاَ یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝﴾

ترجمہ: ''پس بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔'' (سورہ ہود، آیت 115)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور حکومت کی ذمہ داریاں:

اسلام صرف عقائد کا نام ہی نہیں ہے بلکہ مکمل نظام حیات ہے جس میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی۔ بعض اوامر ونواہی کا تعلق تبلیغ، تذکیر اور وعظ ونصیحت کے ساتھ ہے جس پر عمل کرنا والدین، اساتذہ کرام، علماء وفضلاء اور معاشرے کے دیگر پڑھے لکھے افراد پر واجب ہے جس سے فرد میں ایمان، تقویٰ، خلوص، خشیت الٰہی جیسی صفات پیدا کر کے روح کا تزکیہ اور تطہیر مطلوب ہے، بعض اوامر ونواہی کا تعلق حکومت کی طاقت اور قوت نافذہ کے ساتھ ہے مثلاً نظام صلاۃ، نظام زکاۃ، اسلامی نظام معیشت، اسلامی نظام عفت وعصمت اور قوانین حدود وغیرہ جس سے سوسائٹی میں امن وامان، باہمی عزت واحترام اور عدل وانصاف جیسی اقدار کو غالب کر کے پورے معاشرے کی تطہیر اور تزکیہ مطلوب ہے۔ جب تک اوامر ونواہی کے ان دونوں ذرائع کو موثر طریقے سے استعمال نہ کیا جائے معاشرے کا مکمل طور پر تزکیہ اور تطہیر ممکن نہیں۔

عہد نبوی ﷺ میں رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارک خود بھی شریعت کے اوامر ونواہی پر عمل کرنے میں سب سے آگے تھی اور دوسروں کے لئے بھی سرتاسر نیکی کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی تھی۔ فرد اور پوری سوسائٹی کے تزکیہ اور تطہیر کے اعتبار سے آپ ﷺ کا عہد مبارک تمام زمانوں سے افضل اور بہتر (خیر القرون) ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں امر ونہی کی چند مثالیں کتاب ہذا کے باب ''امر ونہی اور رسول اکرم ﷺ'' میں آپ کو مل جائیں گی۔

رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک کے بعد عہد صدیقی میں شدید فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑی فراست، دور اندیشی اور استقامت کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو کر تمام فتنوں کا استیصال فرمایا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعض دوسرے سرکاری محکموں کی طرح نظام احتساب (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا بھی باقاعدہ محکمہ قائم فرمایا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزاج میں قدرتی طور پر سختی تھی لیکن یہ سختی چونکہ خالص اللہ کی رضا کے لئے تھی اس لئے یہ سختی جیسی دوسروں کے لئے تھی ویسی ہی اپنوں کے لئے بھی تھی۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

① حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ خریدا اسے کھلا پلا کر خوب موٹا کیا اور بیچنے

کے لئے بازار میں لائے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو فرمایا ''لوگوں کو معلوم ہے یہ امیر المومنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اسلئے انہوں نے اس کے چرنے چگنے میں تیری رعایت کی ہوگی لہٰذا اسے بیچ کر اپنا اصل زر لے لو اور باقی بیت المال میں جمع کروا دو۔ [1]

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ عراق گئے تو وہاں کے لوگوں نے ان کے رہنے سہنے کے لئے کچھ برتن، کچھ دوسرا سامان، کچھ چاندی اور ایک تلوار دی، اس سامان کے ساتھ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ واپس مدینہ لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سارا سامان بیت المال میں جمع کروادو۔ [2]

(۳) عہد فاروقی میں رومیوں کے ساتھ مصالحت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا نے ملکہ روم کو خوشبو اور بعض دیگر اشیاء ہدیۃً ارسال کیں۔ جواباً ملکہ روم نے بھی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو تحفہ میں ایک قیمتی ہار بھیجا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ہار وصول فرما کر بیت المال میں جمع کروادیا اور اپنی اہلیہ کو مرسلہ تحائف کی نسبت عطیہ مرحمت فرمادیا۔ [3] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اپنوں اور غیروں کے ساتھ ایک جیسے کڑے احتساب نے اسلامی تاریخ میں عہد فاروقی کو بلاشبہ ایک امتیازی شان عطا کی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہد میں نظام احتساب (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کو مضبوط بنایا لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نظام احتساب کے حوالے سے ایک بار پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کردی۔خلیفہ بننے کے بعد سب سے پہلے اپنے ہی خاندان اور اعزہ واقارب کا احتساب شروع کردیا۔امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لے کر خلیفہ سلمان تک جتنی بھی اچھی اچھی زمینیں اور جاگیریں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں وہ سب کی سب بنوامیہ کے لوگوں کو دے دی گئی تھیں۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بنوامیہ کو جمع کیا اور حکم دیا کہ ''یہ تمام اموال ان کے اصل وارثوں کو واپس کردو۔'' بنوامیہ کے لوگوں نے جواب دیا ''یہ تو ہماری گردنیں اتارنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عام مسلمانوں کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا اپنی خاندانی جاگیروں اور عطیوں کی دستاویزات بھی وہیں منگوالیں اور ایک ایک دستاویز کو اپنے ہاتھوں سے پھاڑنا شروع کردیا، صبح سے لے کر ظہر تک تمام دستاویزات ضائع کردیں اور تمام جاگیریں اور عطیات اور زمینیں ان کے اصل مالکوں کو واپس

[1] سیرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ از ڈاکٹر علی محمد الصلابی [2] ایضاً [3] ایضاً

کردیں اور اس کے بعد اپنا ذاتی مال ودولت بھی بیت المال میں جمع کروادیا حتی کہ اپنی بیوی کا وہ ہار جوان کے والد عبدالملک نے دیا تھا وہ بھی بیت المال میں جمع کروادیا۔

اموی، عباسی اور بعد میں عثمانی خلفاء کے ادوار میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام کسی نہ کسی صورت میں قائم رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام قائم کئے بغیر کسی بھی اسلامی ریاست کی اسلامی شناخت ممکن ہی نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نظام کو قائم کرنا مسلم حکمرانوں کے لئے واجب قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ﴾

"(اللہ ان کی ضرور مدد فرمائے گا) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" (سورہ حج، آیت 40)

دین کے مرکز......حجاز......(یعنی سعودی عرب) میں آج بھی نظام احتساب کا ادارہ "اَلرِّئَاسَةُ الْعَامَّةُ لِهَيْئَةِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ" (General Presidency of the Promotion of Virtue and the Prevention of Vices) کے نام سے بڑا موثر کردار ادا کر رہا ہے۔اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے۔وسیع وعریض مملکت میں کہیں بھی کوئی شرک کا مرکز، خانقاہ، دربار، مزار، درگاہ وغیرہ موجود نہیں۔ریاض کے قبرستان "مقبرہ العود" میں شاہی خاندان کے افراد کی تدفین کی جاتی ہے۔ملک خالد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی 1981ء میں وفات ہوئی، ان کی نماز جنازہ اور تدفین میں راقم کو بھی شرکت کا موقع ملا۔نماز جنازہ کے بعد تدفین کے لئے میت مقبرہ العود لائی گئی اور عام قبروں کی طرح کچی مٹی کی ڈیڑھ یا دو بالشت اونچی قبر بنائی گئی، نہ پکی اینٹ، نہ تختی، نہ پھول نہ چادر! تدفین کے بعد ایک پاکستانی بھائی نے کسی عمر رسیدہ سعودی سے دریافت کیا "ملک فیصل کی قبر کونسی ہے؟" سعودی نے سوال کیا "کس لئے پوچھ رہے ہو؟" پاکستانی نے کہا "میں اس کے لئے دعا کرنا چاہتا ہوں۔" بوڑھے سعودی نے جواب دیا "تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرو فیصل بھی انہیں میں شامل ہے۔"

2005ء میں ملک فہد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی وفات ہوئی ان کی تدفین پر صرف شاہی خاندان کے افراد کو شریک ہونے کی اجازت تھی۔ وفات کے تیسرے روز مجھے قبرستان جانے کا موقع ملا وہی کچی مٹی کی ڈیڑھ یا دو بالشت اونچی قبر۔ دو پاکستانی قبر پر کھڑے دعا مانگ رہے تھے میں نے بھی دعاء مغفرت کی۔ ایک پولیس کا آدمی جیپ میں بیٹھا تھا تعزیت کے تین دن بعد اس کی ڈیوٹی بھی ختم ہونے والی تھی۔

آج قبرستان میں جائیں تو ملک فہد رحمہ اللہ، ملک خالد رحمہ اللہ یا ملک فیصل رحمہ اللہ کی قبر کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ ان کی قبر کون سی ہے؟ حتی کہ ملک عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی اسی قبرستان میں دفن ہیں لیکن کسی کو نہیں معلوم کہ ان کی قبر کون سی ہے؟ عقیدہ توحید کے تحفظ اور شرک کی بیخ کنی کا یہ عظیم کارنامہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مرہون منت ہے۔

روزانہ پانچ نمازوں کے اوقات میں تمام چھوٹی بڑی مارکیٹوں کے کاروبار بند کروانا، گلی گلی محلے محلے نمازوں کے اوقات میں گھوم پھر کر لوگوں کو نماز کے لئے مسجد میں آنے کی دعوت دینا، بے نمازوں کو تلاش کرنا، انہیں پکڑ کر تھانے لانا، چوبیس گھنٹے تک انہیں وعظ ونصیحت کرنا اور نماز پڑھنے کا وعدہ لے کر رہا کرنا ادارہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داریوں میں شامل ہے جس پر آج بھی پوری تندہی سے عمل ہو رہا ہے۔ نماز استسقاء، نماز خوف اور نماز کسوف کے لئے باقاعدہ شاہی فرمان جاری ہوتا ہے جس پر پوری مملکت میں عمل کیا جاتا ہے۔

زکاۃ کی ادائیگی کے بغیر کوئی کمپنی سعودی عرب میں اپنا کاروبار نہیں کر سکتی، رمضان المبارک کے مہینے میں غیر مسلموں پر بھی رمضان کا احترام کرنا واجب ہے۔ یاد رہے ہر سال احترام رمضان کے بارے میں رمضان سے قبل شاہی فرمان جاری ہوتا ہے اگر کوئی نام نہاد مسلمان یا غیر مسلم احترام رمضان کے فرمان کی پابندی نہ کرے تو اس کا ویزا منسوخ کر کے اسی وقت اسے ملک بدر کر دیا جاتا ہے۔

مخرب اخلاق سی ڈیز، لٹریچر یا انٹرنیٹ کیفے وغیرہ کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرنا بھی اس ادارے کے فرائض میں شامل ہے۔ گزشتہ برس ادارے کے اہلکاروں نے مکہ مکرمہ میں 40 ایسے نوجوانوں کو گرفتار کیا جو غیر مہذب لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کی وضع قطع اسلامی روایات کے مطابق نہیں تھی تاہم انہیں اس بات کا وعدہ لے کر چھوڑ دیا گیا کہ وہ دوبارہ ایسا ناپسندیدہ حلیہ نہیں بنائیں گے اور آئندہ ایسا غیر مہذب لباس نہیں پہنیں گے۔ [1]

---

[1] اردو نیوز، جدہ 10 اکتوبر 2009ء

چندروز قبل ادارہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے اہلکاروں نے غیر اخلاقی چینلز کے کارڈ فروخت کرنے والے ایک آدمی کو مارکیٹ سے گرفتار کیا اور قانونی کاروائی کے لئے متعلقہ ادارے کے حوالے کردیا۔ [1]

گزشتہ سال یونیورسٹی میں ملازم ایک پروفیسر خاتون کی جعلی ڈگری کی شکایت ملنے پر تحقیق کی گئی۔ شکایت درست ثابت ہوئی تو قانون کے مطابق کاروائی کی گئی۔عدالت نے اسے ایک برس قیداور دس ہزار ریال جرمانے کی سزا سنائی اور فیصلہ میں یہ بھی وضاحت کی کہ جرم کی نوعیت چونکہ دھوکہ دہی کی ہے، لہٰذا مجرمہ کواپیل کا حق نہ دیا جائے۔اس موقع پر سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ جعلی تعلیمی اسناد پر ملازمت کرنا حرام ہے لہٰذا اس ملازمت سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حرام ہے۔مملکت میں قائم علماء بورڈ کونسل نے بھی متفقہ طور پر جعلی ڈگری پر ملازمت کرنے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی کوحرام قرار دیا۔ [2]

سعودی عرب میں رہائش پذیر ہر آدمی یہ محسوس کرتا ہے کہ مملکت میں واقعی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ادارہ موجود ہے اوراپنی ذمہ داریاں بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے۔حال ہی میں ملک عبداللہ بن عبدالعزیز ﷫ نے ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے جس پیکج کا اعلان کیا ہے اس میں جہاں ملک کے دیگراداروں کو بڑی فراخدلی سے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں وہاں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ادارے کوبھی 200 ملین ریال، مساجد کی دیکھ بھال کے لئے 500 ملین ریال، جمعیت تحفیظ القرآن الکریم کو 200 ملین ریال، اسلامی امور کی وزارت کے تحت کام کرنے والے مکاتب جالیات (Call and Guidance Offices) کو 300 ملین ریال، علمی اور تحقیقی کام کرنے والے ادارے دارالافتاء کو 200 ملین ریال کے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ [3]

یادرہے کہ مذکورہ بالا دینی اداروں کوسالانہ بجٹ میں بھی اسی طرح فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں جس طرح مملکت کے دیگراداروں کومہیا کئے جاتے ہیں۔بنظر غائر دیکھا جائے تو بنیادی طور پر یہ تمام ادارے دراصل امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینے)اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنے)ہی کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔بلاشبہ سعودی حکومت اس معاملے میں تمام اسلامی ممالک کے مقابلہ میں ایک امتیازی

[1] اردو نیوز، جدہ 11 نومبر 2010ء
[2] اردو نیوز، جدہ 21 مئی 2011ء
[3] اردو نیوز، جدہ 19 مارچ 2011ء

شان رکھتی ہے۔قرآن وحدیث کی رو سے تمام اسلامی ممالک کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے یہ ادارے قائم کریں اور اسلامی ریاست کو غیر اسلامی ممالک کے سامنے پورے اعتماد کے ساتھ ایک ماڈل کی حیثیت سے پیش کریں۔

ہم کہاں کھڑے ہیں؟

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ایک بڑا سہانا خواب دیکھا تھا کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کا ایک الگ وطن ہونا چاہئے جس میں وہ اپنے عقیدہ اور ایمان کے مطابق آزادی سے عمل پیرا ہوسکیں۔قرآن مجید اس ملک کا قانون ہو۔اس کے بتائے ہوئے اوامر...... نماز، روزہ، زکاۃ، اسلامی معیشت، اسلامی نظام عفت وعصمت، قوانین حدود، عدل وانصاف اور حقوق انسانی کا احترام وغیرہ پر عمل ہو اور اس کے بتائے ہوئے نواہی...... چوری، ڈاکہ، قتل، سود، رشوت، دھوکہ، شراب، جوا، زنا اور قتل وغیرہ پر پابندی ہو۔محمد علی جناح رحمہ اللہ جیسے ذہین اور دوراندیش وکیل نے اس خواب کا حصول اپنی زندگی کا مشن بنالیا۔مسلمانان برصغیر نے اس کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 14 اگست 1947ء کو''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کی شکل میں اس خواب کی تعبیر پوری ہوگئی۔

قرآن مجید کے اوامر ونواہی کی بنیاد پر قائم ہونے والا ملک 63 سال بعد آج جس مقام پر کھڑا ہے اس کا اندازہ درج ذیل حقائق سے لگایا جاسکتا ہے۔

① پابندی کے باوجود پاکستان میں ایک کروڑ افراد شراب پیتے ہیں۔اہم ترین شخصیت سمیت وفاقی اور صوبائی وزراء، اعلیٰ افسران اور متعدد کاروباری شخصیات شراب نوش اور شراب فروش ہیں صرف کراچی میں شراب کی 37 دکانیں مسلمانوں کی ہیں سندھ میں یومیہ اڑھائی کروڑ کی شراب پی جاتی ہے۔[1]

② کسٹم انسپکٹر عارف نے اعلیٰ شخصیت کی مداخلت کے باوجود مشرف لیگ کی راہنما عتیقہ اوڈھو (جو خیر سے اداکارہ بھی ہیں اور بدنصیب پاکستانی قوم کی راہنما بھی ہیں: مؤلف) سے پکڑی گئی شراب چھوڑنے سے انکار کردیا تو اسے سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں اور اسے کہا گیا کہ وہ خود یہ شراب

[1] روزنامہ جسارت، کراچی، 29 دسمبر 2010ء

کراچی پہنچا کر آئے گا۔ کسٹم انسپکٹر عارف کو حکام بالا نے ڈیوٹی سے الگ کر دیا ہے۔ ❶

③ لاہور میں سرکاری افسر کے گھر سے سات مسروقہ گاڑیاں برآمد ہوئیں۔ ❷

④ کراچی میں ڈرگ انسپکٹر کے مافیا سے گٹھ جوڑ کی وجہ سے ایف آئی اے کا آپریشن دوسری بار ناکام ہوگیا ٹیم کارروائی کے لئے پہنچی تو جعلی ادویات کا اسٹاک غائب اور گودام خالی تھے۔ ❸

⑤ ڈائریکٹر ایکسائز پولیس کو ایک لاکھ 65 ہزار روپے ماہانہ رشوت ملتی ہے۔ ❹

⑥ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر اسماعیل ڈاہری کے بھتیجے کے گھر سے چھینی گئی کار برآمد ہوگئی، ملزمان کے خلاف کارروائی روکنے کے لئے پولیس پر حکام بالا شدید دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ❺

⑦ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق 2009-2008 میں 323 ارب روپے خرد برد کئے گئے ہیں۔ رینٹل پاور پروجیکٹس میں 2 ارب ڈالرز، اسٹیل ملز میں 29 ارب ڈالرز، ٹی سی پی میں 9 ارب ڈالرز، بورڈ آف ریونیو میں 116 ارب روپے، وزارت پانی و بجلی میں 111 ارب روپے، وزارت پٹرولیم میں 17 ارب روپے، وزارت ریلویز میں 16 ارب روپے، پاکستان بیت المال میں 94 کروڑ روپے، پورٹ قاسم میں 76 کروڑ روپے اور پاکستان اسٹیٹ آئل میں 66 کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی جو گزشتہ سال کی نسبت سو فیصد سے زیادہ ہے۔ ماہرین معیشت کے نزدیک بجٹ کی 20 فیصد رقم سے عوامی مسائل حل ہوتے ہیں اور باقی 80 فیصد بیوروکریسی سمیت حکمران ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ❻

⑧ پیپلز پارٹی کی حکومت نے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل پر شدید دباؤ ڈال کر پاکستان میں کرپشن کی سالانہ رپورٹ تیار کرنے سے روک دیا۔ یاد رہے گزشتہ سال کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ مشرف حکومت سے زرداری حکومت زیادہ کرپٹ ہے۔ ❼

⑨ ایف آئی اے کی ٹیم نے وفاقی وزیر حج و اوقاف کے حج سکینڈل میں وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ ❽

---

❶ اردو نیوز، جدہ، 10 جون 2011ء
❷ اردو نیوز، جدہ، 5 جون 2009ء
❸ روزنامہ جسارت، کراچی، 29 دسمبر 2010ء
❹ روزنامہ جسارت، کراچی، یکم جنوری 2011ء
❺ روزنامہ جنگ، یکم فروری 2011ء
❻ ہفت روزہ تکبیر، 19 مئی 2010ء
❼ روزنامہ جنگ، 30 جون 2011ء
❽ روزنامہ جنگ، 10 فروری 2011ء

⑩ این آئی سی ایل میں اربوں روپے کی کرپشن کی تفتیش رکوانے کے لئے حکومت نے نیک نام افسر ظفر قریشی کو تبدیل کردیا۔ سپریم کورٹ نے نوٹیفکیشن منسوخ کر کے دوبارہ ظفر قریشی کو تفتیش کی ذمہ داری سونپی تو عزت مآب وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ظفر قریشی کو معطل کرنے کے احکام جاری فرمادیئے۔ وفاقی وزیرداخلہ نے ظفر قریشی کو بلا کر درج ذیل چار اختیارات میں سے کوئی سا ایک منتخب کرنے کا حکم دیا۔ اوّل یہ کہ فوری طور پر ملک چھوڑ دیں۔ دوم طویل رخصت پر چلے جائیں۔ سوم سپریم کورٹ کو تحریری طور پر لکھ کر دیں کہ وہ ذاتی وجوہ کی بنیاد پر این آئی سی ایل اسکینڈل کی تحقیق جاری نہیں رکھ سکتے۔ چہارم وفاق کے ایک سینئر وزیر کے بیٹے کی ضمانت پر رہائی ممکن بنائیں لیکن تفتیشی افسر نے یہ تمام آپشن مسترد کردیئے۔ یادرہے این آئی سی ایل اسکینڈل میں عزت مآب وزیراعظم کا صاحبزادہ اور ایک وفاقی وزیر کا بیٹا کرپشن میں ملوث ہیں۔ ❶

⑪ وفاقی اور صوبائی اسمبلی کے کئی درجن ممبران جعلی ڈگریوں کے حامل ہیں۔ پاکستانی قوم کے نمائندوں کا اتنی تعداد میں جعلی ڈگریوں کا حامل ہونا بھی واقعی ایک اہم خبر ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم خبر یہ ہے کہ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے بیڈمنٹن سکول لندن سے معاشیات میں ڈگری لینے کا دعویٰ کیا تھا جبکہ پورے برطانیہ میں اس نام کا کوئی سکول ہی نہیں۔ برٹش کونسل نے بھی برطانیہ میں ایسے کسی ادارے کا وجود تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ اب صدر پاکستان کی بہن نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے بھائی نے سینٹ پیٹرکس کالج کراچی سے ڈگری کا امتحان پاس کیا تھا جبکہ سینٹ پیٹرکس کالج کی انتظامیہ کو اپنے ریکارڈ میں صدر پاکستان کا نام ہی نہیں ملا۔ ❷

وفاقی وزیر قانون نے ایک ایسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لینے کا دعویٰ کیا ہے جسے جعلی ڈگری جاری کرنے کے فراڈ میں 17 لاکھ ڈالر جرمانہ کر کے بند کردیا گیا تھا۔

قومی اسمبلی کے ایک رکن طارق محمود خود تو میٹرک فیل ہیں لیکن اپنے ایک ہم نام ''طارق محمود'' کی گریجوایشن کی ڈگری پر الیکشن میں حصہ لے کر ''کامیاب'' قرار پائے ہیں۔

قومی اسمبلی ہی کے ایک رکن عزت مآب محمد طارق تارڑ بی اے کی ڈگری رکھتے ہیں لیکن انگریزی میں اپنا نام نہیں لکھ سکتے۔ ❸

---

❶ روزنامہ جنگ، 6 جولائی 2011ء
❷ ترجمان القرآن، جون 2010ء
❸ ترجمان القرآن، جون 2010ء

سیاستدانوں کے علاوہ علوم وفنون کے سرچشموں کی سرپرستی فرمانے والوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے خبر ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کی پرنسپل (یعنی وائس چانسلر) کی ڈگری بھی جعلی ہے۔ ❶

⑫ کراچی میں ایک شخص نے شراب پی کر ممنوعہ علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی، پولیس کے روکنے پر پولیس کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ ڈیوٹی پر مامور افسر کے سر پر جوتا کھینچ مارا۔ پولیس نے ایس ایس پی کو فون کیا تو ایس ایس پی نے ملزم کا طبی معائنہ کروانے کا حکم دیا۔ پولیس ہتھکڑی لگا کر ملزم کو ہسپتال لے گئی۔ ابتدائی رپورٹ میں الکحل ثابت ہوگئی چنانچہ پولیس نے اسے واپس تھانے لا کر لاک اپ میں بند کر دیا۔ مجرم کی تلاشی لی گئی تو اس کی جیب سے ''نذر محمد نمبردار سپیشل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر'' کے نام کا کارڈ برآمد ہوا۔ چیف منسٹر ہاؤس سے رابطہ کرنے پر ارشاد ہوا کہ ''عزت مآب چیف منسٹر آرام فرما رہے ہیں ان کی بیداری تک پرچہ درج نہ کیا جائے۔'' صبح چھ بجے چیف منسٹر کے پی ایس تھانے میں تشریف لائے اور اپنی شخصی ضمانت پر مجرم کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اگلے روز وزیر اعلیٰ نے ڈی آئی جی سندھ کو بلا کر حکم دیا کہ فلاں ایس ایس پی کو معطل کر دو۔ ڈی آئی جی کے انکار پر وزیر اعلیٰ نے آئی جی کو بلا کر حکم دیا آئی جی نے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ وزیر اعلیٰ سندھ نے چیف سیکرٹری کے ذریعہ ایس ایس پی کو معطل کروا کے اس کے خلاف ''انکوائری'' شروع کروا دی۔ ❷

ویسے تو آئے روز ایسی بے شمار خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن ہم نے صرف ان خبروں کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق ایسے بااختیار افراد کے ساتھ ہے جن پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض عین ہے۔

لمحہ بھر کے لئے غور فرمائیے! اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شراب بیچنے والے اور پینے پلانے والے کون ہیں؟ وفاقی اور صوبائی وزراء، اسمبلی ممبران اور اعلیٰ افسران جن پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا قانون نافذ کرنا فرض عین ہے۔

جعلی ڈگریوں کے ذریعہ دھوکہ دہی کے مرتکب ہونے والے کون لوگ ہیں؟ اسمبلی ممبران اور وزراء کرام جن پر دھوکہ دہی، فریب کاری، جھوٹ اور غلط بیانی کو روکنا فرض عین ہے۔

---

❶ روزنامہ ایکسپریس، 22 جون 2010ء ❷ روزنامہ ایکسپریس 7 دسمبر 2010ء

مجرموں کو پناہ دینے والے اور تحفظ فراہم کرنے والے کون ہیں؟ وہی صاحبان اقتدار واختیار جن پر جرائم کو روکنا فرض عین ہے۔

اربوں کھربوں کی کرپشن میں کون ملوث ہیں اور تفتیش رکوانے والے کون ہیں؟ وہی وزراء اور افسرانِ بالا جن پر کرپشن کو روکنا فرض عین ہے۔

اور سب سے زیادہ المناک اور شرمناک بات یہ ہے کہ وطن عزیز کی اعلیٰ عدالتیں دھوکہ دہی، لوٹ مار، کرپشن اور دیگر جرائم کو روکنے کی اپنی سی کوشش کرتی ہیں تو حکومت پوری ڈھٹائی سے خود ہی ان کوششوں کو بے اثر کر دیتی ہے جس پر چیف جسٹس نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''چوروں کو بچانے کے لئے چور اکٹھے ہو گئے ہیں۔''❶ کیا یہ تبصرہ کسی مزید تبصرے کا محتاج ہے؟

تباہی اور ہلاکت کا یہ سفر چند مہینوں یا چند سالوں کا نہیں نصف صدی سے زائد عرصہ کا ہے۔ صادق المصدوق ﷺ نے فرمایا تھا ''جس قوم میں برائی کو روکنے کی قدرت رکھنے والے موجود ہوں اور وہ برائی کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے (یعنی دنیا میں ہی) ان پر عذاب نازل فرمائے گا۔'' (ابوداؤد)

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ آج ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ شدید عذاب میں مبتلا ہیں۔ کیا معیشت کی یہ تباہی اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا بجلی اور پانی کا بحران اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا بدامنی، ڈاکے، اغوا اور چوریاں اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا ٹارگٹ کلنگ اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا ظالم، عیاش اور بے دین حکمران اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا ہم پر مسلط کی گئی دہشت گردی کی نام نہاد جنگ اللہ کا عذاب نہیں؟ کیا اپنے ہی ملک پر اپنی ہی فوج کے آپریشن اللہ کا عذاب نہیں؟ جن ملکوں کے ساتھ ہم نے نام نہاد دہشت گردی ختم کرنے کے لئے اتحاد کر رکھا ہے ان کا آئے روز ہمارے ملک پر ڈرون حملے کرنا اللہ کا عذاب نہیں؟ پاکستان کی سرزمین پر دن دیہاڑے دو آدمیوں کو قتل کرنے والے امریکی غنڈے کو پکڑنے کے باوجود سزا نہ دے پانے کی بے بسی اللہ کا عذاب نہیں؟ ہمارے نام نہاد اتحادیوں کا بین الاقوامی قوانین اور ملکی خودمختاری کو روندتے ہوئے ایبٹ آباد آپریشن کرنا اللہ کا عذاب نہیں؟ مہران نیول بیس کراچی پر حملہ اور اس میں پاکستانی اہلکاروں کی ہلاکتیں اللہ کا عذاب نہیں؟ ''پہلے پاکستان'' کی مکروہ

❶ روزنامہ جنگ، 27 اکتوبر 2010ء

پالیسی اپنا کر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے باوجود اپنے ''اتحادیوں'' کے آئندہ عزائم کا خوف اللہ کا عذاب نہیں؟

جہاں تک حکمرانوں کا تعلق ہے وہ تو پہلے روز سے ہی ''بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست'' کے نشہ میں مدہوش ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس قیامت کی گھڑی میں وطن عزیز کا دیندار اور دانشور طبقہ مادی اسباب اور وسائل میں ہی نجات کی راہیں تلاش کر رہا ہے۔ مادی اسباب اور وسائل اختیار کرنے سے ہمیں قطعاً انکار نہیں لیکن مسبب الاسباب کو چھوڑ کر اسباب و وسائل تلاش کرنے کو ہم سراسر سعی لاحاصل اور بے کار سمجھتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر اس صورتحال سے نجات پا سکتے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر اس عذاب کو ٹال سکتے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر اس تباہ کن صورتحال کو بدلنے پر قادر ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ دنیا کی کوئی اور طاقت ہے جو ہماری مدد کر سکے؟ کوئی زندہ یا مردہ، پیر یا پیرانِ پیر؟ کوئی غوث یا قطب؟ کوئی امریکہ یا روس؟ کیا ہم سوچتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ظالم اور سرکش قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد بار بار یہ تنبیہ فرمائی ہے ﴿فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴾ ''کہ ہلاکت اور تباہی کے وقت وہ قومیں اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پا سکیں۔'' (سورہ نوح، آیت 25)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ہم سب کی جانیں ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ قادر اور قدیر صرف وہی ذات ہے جو رحمٰن اور رحیم بھی ہے، غفار اور ستار بھی ہے تو پھر ہم کیوں اس کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ اپنے گزشتہ ساٹھ سالہ گناہوں اور غلطیوں کا اعتراف کیوں نہیں کرتے؟ پاکستان بناتے وقت قرآن مجید کے اوامر ونواہی نافذ کرنے کے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کیوں نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی توہین اور تضحیک سے باز کیوں نہیں آتے؟ اس سے بغاوت اور سرکشی کا راستہ کیوں ترک نہیں کرتے؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کیوں نہیں کرتے؟

آیئے ہم میں سے ہر ایک جو بھی ہے جہاں بھی ہے اپنے رحیم وکریم رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائے اپنے گناہوں اور لغزشوں کی معافی طلب کرے اور اپنے گزشتہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں کی تلافی

کرنے کی کوشش کرے جس شخص کا دائرہ کار اپنے گھر تک محدود ہے وہ اپنے گھر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرے جس کا دائرہ کار اپنے گھر سے باہر گلے محلے تک ہے وہ گلی محلے میں اس کا اہتمام کرے جس کا دائرہ کار شہر یا تحصیل تک ہے وہ شہر یا تحصیل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا قانون نافذ کرے جس کا دائرہ کار ضلع یا کمشنری تک ہے وہ ضلع یا کمشنری میں قرآن مجید کے اوامر ونواہی پر عمل کرے جس کا دائرہ کار صوبہ یا پورا ملک ہے وہ صوبے یا ملک میں اسلام کے اوامر ونواہی نافذ کرے۔اسی طرح وطن عزیز کے سب سے اہم اور منظّم ادارے فوج میں بھی عسکری قیادت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس ادارہ میں بھی قرآن مجید کے اوامر ونواہی نافذ کرے۔

علماء کرام مساجد میں اپنے خطبات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت واضح کریں۔ اساتذہ کرام سکولوں اور کالجوں میں شاگردوں کو اس کی نصیحت کریں۔صحافی اور کالم نگار اخبارات اور جرائد میں عوام کی ذہن سازی کریں۔اس طرح ہر شخص اصلاح احوال کے لئے اپنی سی کوشش کرنے کا عزم کرے۔

بلاشبہ وطن عزیز کے حالات بہت ہی مایوس کن ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے ہم مایوس نہیں ہیں۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنی سی کوشش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرنی چاہئے الٰہ العالمین! ہم گزشتہ ساٹھ سال کے طویل عرصہ سے گناہوں کی دلدل میں لت پت ہیں تو اپنے فضل وکرم سے ہمارے درماندہ حال پر رحم فرما، بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والے وطن عزیز کی حفاظت فرما اور اسے کفار کی دسیسہ کاریوں اور سازشوں سے محفوظ فرما۔وطن عزیز کے اندر موجود ایمان فروشوں اور وطن فروشوں کے شر سے وطن عزیز کو محفوظ فرما۔اہل پاکستان کو اب ایسی ایماندار اور جاندار قیادت نصیب فرما جو پوری استقامت اور جرأت کے ساتھ وطن عزیز میں قرآن مجید کے اوامر ونواہی کو نافذ کرے اور وطن عزیز کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی اور فلاحی مملکت کے راستے پر گامزن کر سکے۔آمین!

♏......♏......♏......♏

قارئین کرام! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بعد ارادہ تھا کتاب الرقاق (تزکیہ نفس) مرتب کروں گا لیکن ملک کے اندر کئی دہائیوں سے مسلسل بڑھتی ہوئی خونریزی نے دل ودماغ کا سکون تلپٹ کر دیا

ہے۔ننگ دین،ننگ وطن مشرف کے دور میں جامعہ حفصہ کا دل خراش حادثہ فاجعہ پیش آیا جسے بھلانے کی کوشش کریں تب بھی بھولنے میں نہیں آتا۔سوتے جاگتے معصوم اور بے گناہ بچیوں کی چیخیں اور آہ وفغاں کا تصور آتے ہی دل ڈوبنے لگتا ہے کوئی ظلم سا ظلم کیا ہے ظالموں نے؟ اس کے بعد حال ہی میں خروٹ آباد کوئٹہ میں ایسا جگر پاش واقعہ پیش آیا جس نے دل ودماغ کی دنیا تہ وبالا کردی،چیچنیا کے پانچ بے گناہ غریب الوطن افراد کو بڑی بے دردی سے قتل کردیا گیا۔اس کے بعد کراچی میں ایک بے گناہ نوجوان کا اپنے ہی محافظوں کے ہاتھوں بڑی بے رحمی سے قتل ہوا۔اس کے بعد ایک صحافی کو بڑی سفا کی سے قتل کرنے کی خبر آئی اور کراچی میں تو شاید کوئی دن نہیں جاتا جب اتحادی حکمران بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کی ٹارگٹ کلنگ میں دس بارہ آدمیوں کی جانیں نہیں لے لیتے۔قبائلی علاقوں میں محبّ وطن اور غیرت مند قبائلیوں کی مسلسل خونریزی کا سلسلہ تھمنے میں نہیں آرہا جبکہ وطن عزیز کے دوسرے حصے بھی خونریزی سے محفوظ نہیں۔

یا الٰہ العالمین! کیا ہم کسی جنگل میں رہ رہے ہیں؟لیکن جنگل کے درندوں کا بھی کوئی قانون ہوتا ہے یہاں تو وہ بھی نہیں ہے۔بے گناہ،بے بس،بے وردی اور نہتے عوام کہاں جائیں؟کسی کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہے،آخرت کی پکڑ نام کی کوئی چیز نہیں؟اس اندھیر نگری میں تو اب محض زبان یا قلم کے ذریعے حجت پوری کرنے والی بات ہے کہ لوگوں کو آخرت کے حوالے سے اس خونریزی کی سنگینی کا احساس دلایا جائے شاید کسی پہلو سے کہیں کوئی اصلاح کی صورت نکل آئے،**وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز!** لہٰذا اگلی کتاب ان شاء اللہ کتاب الکبائر(کبیرہ گناہوں کا بیان)ہوگی۔

حسب سابق احادیث کی صحت کے معاملے میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر انحصار کیا گیا ہے۔کتاب کی تیاری میں معاونت فرمانے والے اہل علم حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔آمین!

اللہ کے فضل وکرم سے تفہیم السنہ کی ستائیسویں کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔کتاب میں خیر اور بھلائی کے تمام پہلو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے احسان کا نتیجہ ہیں اور اس کی خامیاں اور غلطیاں میرے

نفس کے شر اور شیطان کی طرف سے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں انتہائی عجز وانکسار سے درخواست ہے کہ وہ میرے گناہوں، غلطیوں اور لغزشوں کو اپنی رحمت اور مغفرت کے پردے میں ڈھانپ لیں، کتاب کو شرف قبولیت سے نوازیں اور اسے مؤلف، مؤلف کے والدین کریمین، اساتذہ کرام، تفہیم السنہ کے مترجمین، ناشرین، معاونین، قارئین اور تقسیم کنندگان سب کے لئے دنیا اور آخرت میں مغفرت اور رحمت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین!

رَبَّـنَـا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم ط
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ
الریاض، سعودی عرب
2 رجب 1432ھ، مطابق 4 جون 2011ء

اَلنِّیَّـــــــــةُ

نیت کے مسائل

مَسئلہ 1 اعمال کے اجر وثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْإِلَى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب ﷛ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ’’اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے دنیا ملے گی) یا جس نے عورت حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی (اسے عورت ہی ملے گی) پس مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی جس غرض کے لئے اس نے ہجرت کی۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 2 جس شخص کے سامنے برائی کا ارتکاب کیا گیا اور اس نے برائی سے سخت نفرت کی وہ گناہ سے بری الذمہ ہے۔ ان شاء اللہ!

عَنِ الْعُرُسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَ قَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَ مَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ[2] (حسن)

حضرت عرس بن عمیرہ کندی ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ’’جب کسی جگہ گناہ کیا

[1] مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث 1

[2] کتاب الملاحم ، باب الامر والنهی (3651/3)

جاتا ہے تو جس شخص نے اسے دیکھا اور (دل سے) برا جانا اور دوسری بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسے ہوتے دیکھا اور اس کو برا لگا۔اس کا معاملہ ایسا ہے جیسے اس نے وہ گناہ ہوتے نہیں دیکھا (لہٰذا وہ گناہ سے بری ہو گیا) اور جس نے وہ گناہ نہیں دیکھا، لیکن (سن کر) خوش ہوا اس کا معاملہ ایسا ہے جیسے وہ خود وہاں موجود تھا (لہٰذا وہ گنہگار ٹھہرا)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 3 اللہ کے ہاں وہی عمل قابل قبول ہے جو خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ ﷛ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ أَرَأَیْتَ رَجُلٌ غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ مَالَہٗ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لاَ شَیْءَ لَہٗ)) فَاَعَادَھَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لاَ شَیْءَ لَہٗ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلاَّ مَا کَانَ لَہٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ)) رَوَاہُ النَّسَائِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''ایک آدمی ثواب اور ناموری حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے، اس کے لئے کیا ہے؟'' رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے لئے کوئی ثواب نہیں۔'' اس نے یہی بات تین مرتبہ عرض کی۔ ہر بار آپ ﷺ نے اسے یہی فرمایا ''اس آدمی کے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ خالص اس کے لئے نہ کیا گیا ہو اور اس سے مقصود محض اس کی رضا طلبی نہ ہو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

[1] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2943

فَرْضِيَّةُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض ہے

مسئلہ 4 **امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔**

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ (110:3)

''تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے (میدانِ عمل میں) لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت 110)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِئَ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] **(صحیح)**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''تم میں سے جس نے برائی کو دیکھا اور اپنے ہاتھ سے روک دیا تو وہ (گناہ سے) بری ہو گیا اور جس میں ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں لیکن اس نے زبان سے روک دیا تو وہ بھی بری ہو گیا اور جس میں زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں لیکن دل سے برا جانا وہ بھی بری ہو گیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الايمان وشرائعه باب تفاضل اهل الايمان (4636/3)

مَسئلہ 5 رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات (اوامرونواہی) کو ساری دنیا میں پہنچانا امت مسلمہ کے ہر فرد (مرد وعورت) پر واجب ہے۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ○﴾(143:2)

''اوراسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہی دے۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 143)

مَسئلہ 6 مردوں کی طرح عورتیں بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی مکلّف ہیں۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ ﴾(71:9)

''مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت 71)

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○﴾(108:12)

''آپ کہیے میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف پوری سوجھ بوجھ کے ساتھ دعوت دیتا ہوں اور میرے پیروکار بھی دعوت دیتے ہیں اور نہ ہی میں مشرکوں میں سے ہوں۔'' (سورۃ یوسف، آیت نمبر 108)

مَسئلہ 7 لوگوں کو نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا فرض ہے خواہ کوئی عمل کرے یا نہ کرے۔

﴿ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى○﴾ (9:87)

''پس نصیحت کر خواہ نصیحت فائدہ دے۔(یا نہ دے)''(سورۃ الاعلیٰ، آیت نمبر9)

﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾(55:51)

''اور نصیحت کر پس یقیناً نصیحت اہل ایمان کو فائدہ دے گی۔''(سورۃ الذاریات آیت55)

مَسئلہ 8 چلتے چلتے راستے میں بھی موقع ملنے پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِذَا أَتَيْتُمْ إِلَى الْمَجَالِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا)) قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! اس کے بغیر تو ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں، ہم راستوں میں بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا تو پھر جب تم لوگ اپنی مجالس میں آؤ تو راستے کا حق ادا کرو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''راستے کا حق کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نگاہیں نیچی رکھنا، دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 9 حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے تمام حاضرین کو دین کے احکام (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) دوسروں تک پہنچانے کا حکم دیا۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَ أَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ أَوْ بِزِمَامِهٖ ثُمَّ قَالَ ((لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

[1] كتاب المظالم باب افنية الدور والجلوس فيهاعلى الصعدات

[2] كتاب العلم ، باب قول النبى ﷺ ((رب مبلغ اوعى من سامع))

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (منیٰ میں دس ذوالحجہ کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک آدمی اونٹ کی مہار تھامے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو یہاں حاضر ہے وہ غائب تک یہ احکام پہنچائے ممکن ہے جو شخص حاضر ہے وہ کسی ایسے آدمی تک یہ احکام پہنچائے جو پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 10 ہر حال میں حق بات کہنے (یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے) کے عہد پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی۔

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِیْ الْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ ، وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الْاَمْرَ أَھْلَہٗ وَأَنْ نَقُوْمَ أَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ أَیْنَمَا کُنَّا لاَ نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لاَئِمٍ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''ہم نے خوشی ناخوشی دونوں حالتوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کے عہد پر بیعت کی اور اس بات پر بھی بیعت کی کہ جو حکومت کرنے کا اہل ہوگا اس سے حکومت نہیں چھینیں گے اور جہاں کہیں بھی ہوں گے حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے اور اللہ کی رضا کے لئے ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 11 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا واجب ہے کسی کو اچھا لگے یا برا۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صلی اللہ علیہ وسلم بِخِصَالٍ مِنَ الْخَیْرِ أَوْصَانِیْ ((اَنْ لاَ أَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لاَئِمٍ وَأَوْصَانِیْ اَنْ أَقُوْلَ الْحَقَّ وَإِنْ کَانَ مُرًّا)). رَوَاہُ ابْنُ حَبَّانَ[2] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بھلائی کی باتیں بتائیں (ان میں سے یہ بھی تھی کہ) میں اللہ کے (دین کے معاملے میں) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور (ہمیشہ) حق بات کہوں خواہ ناگوار ہی ہو۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس

[2] (449/2) مطبوعہ موسسہ الرسالہ بیروت تحقیق شعبب الاناء وط

مَسئلہ 12 ظالم کو ظلم سے روکنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہئے خواہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر ظالم ہے تو اسے ظلم سے روکے تو یہ ظالم کی مدد ہوگی اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 13 جس مسلمان کو دین کا جتنا بھی مسئلہ معلوم ہو اس پر آگے پہنچانا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ♦ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ اٰيَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری طرف سے دین کی باتیں دوسروں تک پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 14 امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرضیت کے بارے میں بعض لوگوں کی غلط فہمی دور فرمائی۔

عَنْ قَيْسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[3] (صحیح)

حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا ''لوگو تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ج لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ط﴾

---

[1] كتاب البر والصلة باب نصر الاخ ظالما او مظلوما
[2] كتاب الانبياء ، باب ما ذكر عن بنى اسرائيل
[3] كتاب الملاحم، باب الامر والنهى (3644/3)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی فکر کرو جب تک تم خود راہ راست پر رہو گے تب تک کسی دوسرے کی گمراہی تمہارا کچھ نقصان نہیں کر سکتی (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 105) حالانکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب لوگ ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور ظلم سے اس کے ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرما دے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورۃ مائدہ کی آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بعد اگر کوئی شخص گمراہی پر قائم رہتا ہے تو اس کی گمراہی آمر (نیکی کا حکم دینے والا) اور ناہی (برائی سے روکنے والا) کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (طبری)

مَسئلہ 1.14 جنات نے قرآن مجید سننے کے بعد اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دی اور برائی سے روکا۔

﴿يَاقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○﴾

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو، اور اس پر ایمان لاؤ، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور دردناک عذاب سے تمہیں نجات دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا، تو وہ زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا، اور اللہ کے سوا اس کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا، وہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔
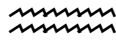
مَنِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْاَمْرُ وَالنَّهْیُ فَرْضُ عَیْنٍ ؟
نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کس پر فرض عین ہے؟

مَسئلہ 15 جب کسی جگہ پر نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا صرف ایک ہی فرد یا ایک ہی گروہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا فرد یا گروہ نہ ہو تو اس فرد یا گروہ پر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض عین ہے۔

مَسئلہ 16 گھر کے سرپرست (یعنی والد) پر گھر کے افراد کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض عین ہے۔ والد کی عدم موجودگی میں والدہ پر اپنی اولاد کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض عین ہے۔

مَسئلہ 17 ملک کے حکمران پر پورے ملک میں، صوبے کے حکمران پر صوبے میں اور تحصیل کے حکمران پر تحصیل میں وعلی ھذا القیاس......نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض عین ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ ﴾(6:66)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں جس پر بڑے ترش رو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں اللہ انہیں جو بھی حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔“ (سورہ التحریم، آیت 6)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ

وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! آگاہ رہو، تم سب کے سب حاکم ہو اور تم سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حکمران لوگوں پر حاکم ہے لہٰذا اس سے سارے لوگوں کے بارے میں جواب طلب کیا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے لہٰذا اس سے گھر کے تمام افراد کا حساب لیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے لہٰذا اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے لہٰذا غلام سے اپنے آقا کے مال کے بارے میں سوال کیا جائے گا، پھر سنو! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18 حکمرانوں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام قائم کرنا فرض عین ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝﴾ (41:22)

(اللہ ان کی مدد فرمائے گا) جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں، زکاۃ دیں، نیکی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں (یاد رکھو) تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔'' (سورہ الحج، آیت 44)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِى الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَ لَا تَاْخُذْكُمْ فِى اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی حدوں کو نافذ کرو، قریب

---

[1] كتاب الخراج والامارة والفئ باب ما يلزم الامام من حق الرعية (2541/2)

[2] كتاب الحدود ، باب اقامة الحدود (2058/2)

والوں پر بھی اور دور والوں پر بھی اور حدود نافذ کرنے کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا ڈر نہیں ہونا چاہئے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 19 علماء پر عوام الناس کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض عین ہے خصوصاً اس وقت جب کوئی دوسرا عالم موجود نہ ہو۔

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾ (104:3)

''اور تم میں سے ایک جماعت (مراد ہیں علماء کرام) ایسی ضرور ہونی چاہئے جو نیکی کی دعوت دے، بھلائی کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے، یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 104)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ ((أَلاَ لاَ يَمْنَعَنَّ رَجُلاً هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ)) قَالَ فَبَكٰى أَبُوْسَعِيْدٍ وَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا ''خبردار! کسی آدمی کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جب اسے (دین کی بات کا) علم ہو۔'' راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرکے رونے لگے اور کہنے لگے ''اللہ کی قسم! ہم بہت سی غلط باتیں دیکھتے رہتے ہیں اور (منع کرنے سے) ڈرتے رہتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الفتن باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر (3237/2)

مَنِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْاَمْرُ وَالنَّهْیُ فَرْضًا عَلَی الْکَفَایَةِ ؟[1]

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کس پر فرض کفایہ ہے؟

مسئلہ 20 امت کے علماء کرام پر عوام الناس کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا فرض کفایہ ہے۔

﴿ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَ یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ﴾(104:3)

”اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔“ (سورہ آل عمران، آیت 104)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ إِلَّا کَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَأَصْحَابٌ یَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْإِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

---

[1] یاد رہے جب معاشرے میں بعض افراد یا بعض جماعتیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والی موجود ہوں تو اس معاشرے کے تمام افراد گناہ سے بری ہو جاتے ہیں لیکن اگر سارے معاشرے میں کوئی بھی فرد یا جماعت اس حکم پر عمل کرنے کے لئے موجود نہ ہو تو سارا معاشرہ گنہگار ٹھہرتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اسے فرض کفایہ کہا جاتا ہے۔

[2] کتاب الایمان باب کون النهی عن المنکر من الایمان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنی امتوں میں نبی بھیجے ان کے لئے اپنی امت میں سے حواری اور ساتھی بھی ہوتے تھے جو نبی کے طریقے پر چلتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان (حواریوں) کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جو زبان سے ایسی ایسی باتیں نکالتے جن پر خود عمل نہ کرتے اور ایسے ایسے کام کرتے جن کا نبی نے حکم نہیں دیا تھا پس ایسے ناخلف لوگوں کے خلاف جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے، جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے (یعنی برا سمجھے) وہ بھی مومن ہے لیکن اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 21 کسی بھی شرعی عذر کے باعث امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

﴿ لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا ۚ ﴾(286:2)

''اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔'' (سورہ البقرہ، آیت 286)

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾(16:64)

''اللہ سے ڈرو جتنی تم میں استطاعت ہے۔'' (سورہ التغابن، آیت 16)

عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ فِيْمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع واطاعت پر بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین فرمائی کہ ساتھ یوں بھی کہو ''جتنی مجھ میں طاقت ہے۔'' اور اس بات پر بھی بیعت لی کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ ، قَالُوْا وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلاَءِ لِمَا لاَ يُطِيْقُهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

---

1. كتاب الايمان باب بيان ان الدين النصيحة
2. كتاب الفتن باب قوله تعالىٰ ﴿ يا ايها الذين آمنوا عليكم انفسكم ﴾ (3243/2)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو رسوا کرے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مومن اپنے آپ کو کیسے رسوا کرتا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدمی ایسی مصیبت میں پڑے جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❄❄❄

وَجُوْبُ الْحَرْكَةُ الْاِجْتَمَاعِيَّةُ لِلْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اجتماعی کوشش کرنا واجب ہے۔

مَسئلہ 22 صالح اور متقی لوگوں پر باہم مل کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا واجب ہے۔

﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾(104:3)

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف دعوت دے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 104)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☺☺☺

[1] ابواب الفتن ، باب فی لزوم الجماعة (1760/2)
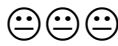
فَضْلُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی فضیلت

مَسئلہ 23 امت محمدیہ کی فضیلت کا سبب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فرض انجام دینا ہے۔

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ ﴾(110:3)

''تم ہی وہ بہترین امت ہو جسے انسانوں کی ہدایت واصلاح کے لئے میدان عمل میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب (بنی اسرائیل) ایمان لاتے تو یہ انہی کے لئے بہتر تھا ان میں سے کچھ ایماندار بھی ہیں لیکن اکثر فاسق ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 110)

مَسئلہ 24 امر بالمعروف ونہی عن المنکر انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ﴾(157:7)

''(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے

ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے، لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 157)

مَسئلہ 25 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا ایسے اعمال میں سے ہے جن پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

﴿ أَلتَّـآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَـامِدُوْنَ السَّـآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (112:9)

''توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے (دین کی خاطر) سفر کرنے والے، رکوع و سجود کرنے والے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدوں کی حفاظت کرنے والے۔ (اے نبی!) ایسے مومنوں کو (جنت کی) خوشخبری دے دو۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 112)

مَسئلہ 26 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

مَسئلہ 27 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نتائج کے اعتبار سے نماز اور زکاۃ سے بھی زیادہ اہم ہے۔

﴿ وَالْـمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْـمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○﴾ (71:9)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ ضرور رحمت نازل فرمائے گا بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ التوبہ، آیت 71)

مَسئلہ 28 امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے

والے ہیں۔

وضاحت : آیت مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 29 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے لوگ یقیناً نیک لوگ ہیں۔

﴿ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ آيٰتِ اللّٰهِ آنَاءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ○ ﴾(3:114-113)

''اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو سیدھی راہ پر قائم ہیں جو رات کے اوقات میں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اور سجدہ ریز ہوتے ہیں، اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتے ہیں، نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں یہی لوگ صالح ہیں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 113 تا 114)

مَسئله 30 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے کی بات تمام لوگوں کی باتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○﴾ (41:33)

''اور اس شخص کی بات سے اچھی بات کس کی ہوگی جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (سورہ حم السجدہ، آیت 33)

مَسئله 31 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرنے والے حکمرانوں کی اللہ تعالیٰ ضرور نصرت فرماتے ہیں۔

﴿ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهُ ط إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ أَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ أَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○﴾(22:41-40)

’’اللہ ان لوگوں کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس (کے دین) کی مدد کریں گے اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے (اللہ کے دین کی مدد کرنے والے لوگ) وہ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ (یاد رکھو) سارے کاموں کا انجام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔‘‘ (سورہ الحج، آیت نمبر 40 تا 41)

مسئلہ 32 **امر بالمعروف نہی عن المنکر پر عمل کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔**

﴿ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ﴾(114:11)

’’بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔‘‘ (سورہ ہود، آیت نمبر 114)

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ’’اللہ سے ڈر جہاں کہیں بھی تو ہو اور برائی کے بعد نیکی کر وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ‘‘۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 **جس بستی میں امر بالمعروف نہی عن المنکر پر عمل ہوتا رہے اللہ تعالیٰ اس بستی کے لوگوں کو ہلاک نہیں فرماتے۔**

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى وَأَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ○﴾(117:11)

’’اور تیرا رب بستیوں کو ظلم سے ہلاک نہیں فرماتا (لہٰذا جب تک) بستی کے لوگ اصلاح کی کوشش کرتے رہیں گے (وہ بستی ہلاک نہیں ہوگی)۔‘‘ (سورۃ ہود، آیت نمبر 117)

مسئلہ 34 **بنی اسرائیل میں سے سبت کا احترام نہ کرنے والوں کو روکنے والے ہی اللہ کے عذاب سے بچ سکے۔**

﴿ وَإِذْقَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا نِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْمُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيْداً قَالُوْا مَعْذِرَةً إِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِه أَنْجَيْنَاالَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ م بَئِيْسٍ بِمَاكَانُوْايَفْسُقُوْنَ ○﴾ (7:164-165)

---

[1] ابواب البر والصلة باب ما جاء فی معاشرة الناس (1618/2)

''اور جب ان میں سے ایک گروہ نے (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں سے) کہا تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے رب کے سامنے معذرت پیش کرنے کے لئے نیز یہ کہ شاید وہ نافرمانی سے باز آجائیں۔ پس جب وہ اس حکم کو بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا تھا جو برائی سے روکتے تھے اور جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں بدترین عذاب میں پکڑ لیا اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔(سورۃ الاعراف آیت 164-165)

مَسئلہ 35 ایک آدمی نے اپنی قوم کو ایمان لانے کی نصیحت کی، قوم نے اسے قتل کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔

﴿ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ز قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ○ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَمَالِيَ لَآ أَعْبُدُالَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا يُنْقِذُوْنَ ○ إِنِّيْٓ إِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ إِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ○قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ○﴾(36:20-26)

''ایک آدمی شہر کے دور دراز کونے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا ''اے میری قوم کے لوگو، رسولوں کی پیروی اختیار کرو، ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے اور ہدایت یافتہ ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ میں اس ذات کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے کیا میں اس کے علاوہ دوسروں کو اپنا معبود بنالوں؟ اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کسی کام آسکتی ہے نہ ہی وہ مجھے اللہ کی پکڑ سے بچا سکتے ہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ سنو، میں (اپنے اور) تمہارے رب پر ایمان لے آیا ہوں (اس پر قوم نے اسے قتل کر ڈالا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا، ''داخل ہو جا جنت میں'' اس نے کہا ''کاش! میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے رب نے کس وجہ سے میری مغفرت فرمائی اور مجھے عزت والوں میں شامل فرما دیا''۔ (سورہ یٰسین، آیت نمبر 20تا26)

مَسئلہ 36 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے

والے ہیں۔

﴿ وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○﴾(103:1-3)

''قسم ہے عصر کی، بے شک انسان خسارے میں ہے، سوائے ان کے جو ایمان لائے، نیک عمل کئے (ایک دوسرے کو) حق بات کی تاکید اور صبر کی تلقین کی۔'' (سورہ العصر، آیت نمبر 1تا3)

مَسئلہ 37 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال صدقہ کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ ، وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ ! قَالَ : ((أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهٖ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً ، وَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً ، وَ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَ كُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! زیادہ مال والے لوگ تو اجر وثواب میں آگے نکل گئے ہماری طرح وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں اور پھر اپنے ڈھیروں مال سے صدقہ بھی کرتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا ثواب حاصل کرنے کے لئے دوسرا سامان نہیں کیا؟ (سنو) ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنا) صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 38 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عمل قیامت کے روز آدمی کے لئے بشارت اور بھلائی لے کر آئے گا۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ

[1] كتاب الزكاة ، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف

إِنَّ الْـمَـعْـرُوْفَ وَالْـمُـنْـكَـرَ خَلِيْقَتَانِ ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ أَصْـحَـابَـهُ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ ، وَأَمَّا الْمُنْكَرُ ، فَيَقُوْلُ : إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ ، وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ إِلَّا لَزُوْمًا)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ ❶ (صحيح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے قیامت کے روز نیکی اور برائی (اپنے جسم کے ساتھ) پیدا کئے جائیں گے اور لوگوں کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے نیکی اپنے اصحاب کو خوشخبری دے گی اور بھلائی کا وعدہ کرے گی جبکہ برائی اپنے اصحاب سے کہے گی ''میں ابھی تمہاری خبر لیتی ہوں، میں ابھی تمہاری خبر لیتی ہوں اور وہ اس سے (بھاگنے کی خواہش کے باوجود) بھاگ نہیں سکیں گے اور وہ ان پر مسلط ہو کر رہے گی۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 39 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے ہی نجات پانے والے ہیں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰـهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ نِ اسْتَهَـمُـوْا عَـلٰـى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا ، وَ بَعْضُهُمْ أَسْـفَـلُـهَـا ، فَـكَـانَ الَّذِيْ أَسْفَلُهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ ، فَقَالُوْا : لَوْ أَنَّا خَـرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا ، وَ لَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا ، فَإِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَ مَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا ، وَ إِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا ، وَ نَجَوْا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حدود اللہ پر قائم رہنے والے اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ تقسیم کر لی، کچھ لوگوں نے اوپر کا حصہ لیا اور کچھ لوگوں نے نیچے کا حصہ لیا۔ نچلے حصے کے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں اوپر والے حصہ کے لوگوں پر سے گزرنا پڑا (اور ان کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے) کہنے لگے اگر ہم اپنے نچلے والے حصہ میں ایک سوراخ کر لیں (اور وہیں سے پانی لے

❶ مجمع الزوائد ، الجزء السابع ، رقم الحديث 12111، تحقيق عبدالله محمد الدرويش

❷ كتاب الشركة ، باب هل يقرع في القسمة و الاستفهام فيه؟

لیں) تو ہم اوپر والوں کو تکلیف نہیں دیں گے اب اگر اوپر والے انہیں چھوڑ دیں اور انہیں ایسا کرنے دیں جس کا انہوں نے ارادہ کیا ہے تو تمام جہاز والے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر انہیں ایسا کرنے سے روک دیں گے تو خود بھی بچیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انسان کو دنیا میں چھوٹے بڑے فتنوں سے بچانے کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ وَ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ جَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَ الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''آدمی کی بیوی میں، اس کے مال میں، اس کی جان میں، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ ہے جسے نماز، روزہ، صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی وجہ سے قتل ہونے والے کو قیامت کے روز سید الشہداء کا اعزاز حاصل ہوگا۔

عَنْ جابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ وَرَجُلٌ قَامَ إِلٰى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ)). رَوَاهُ الْحَاكِمُ[2] (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سید الشہداء ہیں اور وہ شخص بھی جو ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہوا اور اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور حکمران نے اسے قتل کر دیا۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 برائی کو روکنے والوں کو پہلے زمانے والوں کے برابر ثواب ملے گا۔

عُنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ مَن سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُوْلُ ((إِنَّ مِنْ

---

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب فى الفتنة التى تموج كموج البحر
[2] سلسله الاحاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 374

اُمَّتِیْ قَوْماً یُّعْطَوْنَ مِثْلَ اُجُوْرِ أَوَّلِهِمْ فَیُنْکِرُوْنَ الْمُنْکَرَ)) .رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحیح)

ابوعبدالرحمان بن خضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اس نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہونگے جنہیں پہلوں کے برابر ثواب دیا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو برائی کو روکیں گے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 43 ایک آدمی کو نیکی کی راہ پر لگا دینا یا برائی سے روک دینا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((وَاللّٰهِ لَأَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِهُدَاکَ رَجُلاً وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ)) .رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی قسم اگر تیری راہنمائی سے اللہ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ (یَا عَلِیُّ) ((فَوَاللّٰهِ لَأَنْ یَهْدِیَ اللّٰهُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ یَکُوْنَ لَکَ حُمُرُ النَّعَمِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[3]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(اے علی رضی اللہ عنہ) اللہ کی قسم اگر تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 44 امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارکباد دی ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِیْحَ لِلْخَیْرِ مَغَالِیْقَ لِلشَّرِّ وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِیْحَ لِلشَّرِّ مَغَالِیْقَ لِلْخَیْرِ فَطُوْبٰی لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِیْحَ

---

1. (4-62)، سلسله الاحادیث الصحیحة ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث 1700
2. کتاب العلم ، باب فضل نشر العلم (3109/2)
3. کتاب المناقب ، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الْخَيْرِ عَلٰى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيْحَ الشَّرِّ عَلٰى يَدَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں میں سے بعض لوگ نیکی کی چابیاں ہیں اور برائی کو روکنے والے ہیں اور بعض برائی کی چابیاں ہیں اور نیکی کو روکنے والے ہیں۔ مبارک ہو اس آدمی کو جس کے ہاتھ سے اللہ نے نیکی کے دروازے کھولے اور ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس کے ہاتھ سے شر کے دروازے کھولے گئے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45

لوگوں میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو دوسروں کو سب سے زیادہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ يَالَفُ وَيُؤْلَفُ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَالَفُ وَلَا يُؤْلَفُ وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❷ (جيد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن محبت کرتا بھی ہے اور کیا بھی جاتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو محبت کرے نہ محبت کیا جائے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 46

کسی حکمران کا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں سے کسی ایک حد کو نافذ کرنا چالیس راتوں کی بارش سے زیادہ افضل ہے۔

مسئلہ 47

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 230 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نیکی کا حکم دینے والے کو نیکی پر عمل کرنے والے تمام افراد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلَ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ كتاب المقدمة ، باب من كان مفتاحا للخير (194/1)

❷ سلسلة الاحاديث الصحيحة، للالبانى، الجزء الاول، رقم الحديث 426

❸ كتاب العلم ، باب من سن سنة حسنة او سيئة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا اس کے لئے ان سب لوگوں کے برابر اجر ہے جو اس نیکی پر عمل کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی دعوت دی اسے ان تمام لوگوں کے برابر گناہ ملے گا جو (اس کے کہنے پر) گناہ کریں گے اور ان لوگوں کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلَ أَجْرِ فَاعِلِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے کسی کو نیکی کی بات بتائی اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا نیکی پر عمل کرنے والے کو ملے گا۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الامارت ، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله

اَلْاِضْرَارُ فِیْ تَرْکِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے نہ روکنے کے نقصانات

مَسئلہ 48 جو قوم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا ترک کر دے اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے۔

﴿ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ م بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○ کَانُوْا لاَ یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ ط لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○ ﴾ (5:78-79)

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے نافرمانی کا راستہ اختیار کیا اور حد سے گزرنے لگے نیز انہوں نے ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکنا چھوڑ دیا تھا جو طرز عمل انہوں نے اختیار کیا وہ بہت ہی برا تھا۔'' (سورہ المائدہ، آیت 78 تا 79)

مَسئلہ 49 جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کا کام چھوڑ دیں تو اللہ ایسے ظالموں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

﴿ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ اُوْلُوْا بَقِیَّۃٍ یَّنْھَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلاً مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْھُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِیْہِ وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ○ وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُھْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَھْلُھَا مُصْلِحُوْنَ ○ ﴾ (11:116-117)

''پھر ان امتوں میں سے جو تم سے پہلے تھیں کچھ بچی کھچی بھلائی والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد برپا کرنے سے (لوگوں کو) روکتے مگر تھوڑے لوگ (ایسے نکلے) انہیں ہم نے ان میں سے

بچالیاورنہ ظالم لوگ انہیں نعمتوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں دیئے گئے تھے اور وہ تھے ہی مجرم اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کردے جب کہ وہاں کے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں۔'' (سورۃ ہود، آیت 116-117)

مَسئلہ 50 امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرنے والوں کا راستہ روکنا یا انہیں قتل کرنا آخرت میں عذاب الیم کا باعث بنے گا۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾(21:3)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا کفر کرتے ہیں نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں ایسے لوگوں کو (آخرت میں) عذاب الیم کی خوشخبری دے دو۔'' (سورۃ آل عمران، آیت 21)

مَسئلہ 51 اہل علم کا لوگوں کو برائی سے نہ روکنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔

﴿ لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝﴾(63:5)

''ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ کی باتیں کرنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے، بہت ہی برا (کام) ہے جو وہ کر رہے ہیں۔'' (سورہ المائدہ، آیت 63)

مَسئلہ 52 جب کسی بستی کے لوگ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ترک کردیں تو نیک اور برے تمام لوگ اللہ کی پکڑ میں آجاتے ہیں۔

﴿ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾(25:8)

''اور اس فتنے سے بچو جو صرف ان لوگوں تک محدود نہیں رہے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا اور جان رکھو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورہ الانفال، آیت 25)

مسئلہ 53 جس قوم میں لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طاقت رکھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کریں اس قوم پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی عذاب نازل فرما دیتے ہیں۔

عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلاَ يُغَيِّرُوْا إِلاَّ أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوْا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1] (حسن)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اگر ایک آدمی کسی قوم میں برے کام کرتا ہو اور دوسرے لوگ اسے روکنے کی قدرت رکھتے ہوں، لیکن نہ روکیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے عذاب نازل فرمائے گا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 54 جس قوم میں ظالموں کو ظلم کرنے سے روکنے والا کوئی نہ رہے وہ قوم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا رَجَعَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ قَالَ ((أَلاَ تُحَدِّثُوْنِيْ بِأَعَاجِيْبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ ؟)) قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوْزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِيْنِهِمْ تَحْمِلُ عَلٰى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلٰى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ ، إِلْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : سَوْفَ تَعْلَمُ يَا غُدَرُ ! إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِيَّ وَ جَمَعَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ ، وَ تَكَلَّمَتِ الْاَيْدِيْ وَ الْاَرْجُلُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِيْ وَ أَمْرُكَ ، عِنْدَهٗ غَدًا ، قَالَ : يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَدَقَتْ ، صَدَقَتْ كَيْفَ يُقَدِّسُ اللّٰهُ أُمَّةً لاَ يُؤْخَذُ لِضَعِيْفِهِمْ مِنْ شَدِيْدِهِمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سمندر کے رستہ ہجرت کرنے والے (یعنی مہاجرین حبشہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو آپ ﷺ نے (ایک روز ان سے) ارشاد فرمایا ”تم نے سرزمین

[1] كتاب الملاحم ، باب الامر والنهى (3646/3)

[2] ابواب الفتن ، باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر (3239/2)

حبشہ میں جو عجیب وغریب باتیں دیکھی ہیں وہ مجھے بتاؤ۔'' مہاجرین میں سے ایک نوجوان نے عرض کی ''ہاں یارسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں (میں ایک واقعہ سناتا ہوں) ایک روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے سے ایک بڑھیا اپنے سر پر پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے گزری اتنے میں ایک حبشی نوجوان آیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھیا کے کندھوں پر رکھے اور اسے دھکا دیا جس سے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑی اور اس کا گھڑا ٹوٹ گیا جب اٹھی تو نوجوان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی ''اے دھوکے باز! تمہیں (اس حرکت کا انجام) جلد ہی معلوم ہو جائے گا، جب اللہ تعالیٰ کرسی عدالت پر جلوہ افروز ہوں گے اگلے اور پچھلے سارے لوگ جمع ہوں گے اور لوگوں کے اعمال کی گواہی ان کے ہاتھ اور پاؤں دیں گے اس روز میرے اور تمہارے معاملے کا فیصلہ ہو جائے گا۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بڑھیا نے سچ کہا بالکل سچ کہا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کریں گے جس میں کمزوروں کا بدلہ طاقتوروں سے نہ لیا جائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 جو لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا چھوڑ دیں ان پر اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل فرما دیتا ہے پھر وہ دعائیں کریں تو دعائیں بھی قبول نہیں فرماتا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر عذاب نازل فرما دے پھر تم اس سے دعا کرو گے تو وہ تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں فرمائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوَ فَلاَ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (حسن)

[1] ابواب الفتن ، باب ماجاء في الامر بالمعروف و نهى عن المنكر (1762/2)

[2] ابواب الفتن ، باب ماجاء فى الامر بالمعروف و نهى عن المنكر (3235/2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''لوگو! نیکی کا حکم دو اور برائی سے (لوگوں کو) روکو اس سے پہلے کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ کی جائیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 56 جس قوم میں گنہگار اور ظالم طاقتور ہوں، نیک اور صالح کمزور ہوں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کر سکیں اس قوم پر اللہ تعالیٰ عذابِ عام نازل فرما دیتے ہیں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ ، بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَ أَمْنَعُ لاَ يُغَيِّرُوْنَ إِلاَّ عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] **(حسن)**

حضرت عبیداللہ بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں گناہ کئے جاتے ہوں اور گناہ کرنے والے نیک لوگوں سے زیادہ معزز ہوں کہ ان کی عزت کی وجہ سے نیک لوگ ان کو روک نہ سکیں تو اللہ ان سب پر عذابِ عام نازل فرما دیتا ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ظالموں اور گنہگاروں کے طاقتور ہونے اور نیک وصالح لوگوں کا کمزور ہونے کا اصل سبب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا ہے۔اس لئے ان پر عذاب نازل کیا جائے گا۔

مَسئلہ 57 جب لوگ ظالم کو ظلم کرنے سے روکنے کی کوشش ترک کر دیں گے تو سب لوگوں پر اللہ کا عذاب آئے گا۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[2] **(صحیح)**

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے فرمایا ''اے لوگو تم یہ آیت

---

[1] ابواب الفتن ، باب ماجاء فی الامر بالمعروف و نہی عن المنکر (1762/2)

[2] ابواب الفتن باب ماجاء فی نزول العذاب اذ لم یغیر المنکر (1761/2)

تلاوت کرتے ہو ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر اپنی جان کی ذمہ داری ہے جو شخص گمراہ ہے وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک تم سیدھے راستے پر قائم ہو۔'' (سورۃ المائدۃ 105) حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جب لوگ کسی کو ظلم کرتے دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل فرما دے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کسی شخص کی گمراہی کا وبال تب کسی دوسرے پر نہیں آئے گا جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کر چکے ہوں۔

مسئلہ 58 جن افراد پر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہو (مثلاً گھر کے سرپرست پر اپنے بیوی، بچوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے) اور وہ انہیں نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں تو اللہ ایسے لوگوں پر جنت حرام فرما دے گا۔

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَامِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''کوئی آدمی ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ رعیت دے اور اسے اس حال میں موت آئے کہ وہ اپنی رعیت کے حقوق میں خیانت کرنے والا ہو تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 59 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ أَنْ يَاْتِيَ ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً ، وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ أَمَانَاتُهُمْ ، فَاخْتَلَفُوْا ، وَ كَانُوْا هٰكَذَا ؟)) (وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ) قَالُوْا : كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! إِذَا كَانَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ ، وَ تَدَعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ

[1] كتاب الامارات من غش رعيته حرم الله عليه الجنة

عَلٰی خَاصَّتِکُمْ وَ تَذَرُوْنَ أَمْرَ عَوَامِّکُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھالئے جائیں گے اور صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے وعدہ اور امانت خلط ملط ہوجائیں گے (یعنی ان کی پرواہ نہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ جائیں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''اگر ایسا وقت ہم پر آ جائے تو ہم کیا کریں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

♦ ♦ ♦

---

[1] ابواب الفتن ، باب التثبت فی الفتنة (3196/2)

شَرُوطُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی شرائط

مَسئلہ 60 نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی پہلی شرط مسلمان ہونا ہے۔

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○﴾ (85:3)

''جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہوگا۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 85)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لاَ يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَ لاَ نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اس امت کا کوئی بھی آدمی خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن لے اور مجھ پر ایمان نہ لائے اور اس تعلیم کو نہ مانے جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں، تو وہ جہنمی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 61 نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی دوسری شرط عاقل بالغ اور ہوشمند ہونا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاَثَةٍ عَنِ

---

❶ كتاب الايمان ، باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ

النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّغِيرِ حَتّٰى يَكْبُرَ ، وَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی شرعی احکام کے پابند نہیں۔ 1 سویا ہوا، جاگنے تک 2 نابالغ، بالغ ہونے تک 3 دیوانہ، عقل صحیح ہونے تک۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 62 نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی تیسری شرط استطاعت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب میں تمہیں کسی بات سے منع کروں تو اس سے رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اسے چاہئے کہ وہ برائی کو ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☪ ☪ ☪

---

1. صحيح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1660
2. كتاب الاعتصام ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ
3. كتاب الايمان ، باب كون النهى عن المنكر من الايمان

آدَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے آداب

مَسئله 63 جاہل یا لاعلم آدمی کو نیکی کا حکم دیتے ہوئے یا برائی سے روکتے ہوئے حکمت اور مصلحت سے کام لینا چاہئے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ! فَرَمَانِيَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبِأَبِيْ هُوَ وَ أُمِّيْ مَارَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَ لَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَ لَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ، قَالَ : لَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں ہم لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا۔ میں نے کہا ''یرحمک اللہ!'' لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا ''کاش! مجھ پر میری ماں روچکی ہوتی۔'' (یعنی میں مر چکا ہوتا) تم کیوں مجھے گھورتے ہو؟'' یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو قربان جاؤں آپ ﷺ پر اور میرے ماں باپ، میں نے آپ ﷺ سے پہلے نہ آپ ﷺ کے بعد کوئی آپ ﷺ سے بہتر سکھانے والا دیکھا۔ قسم اللہ کی نہ آپ ﷺ نے مجھ کو جھڑکا، نہ مارا نہ گالی دی۔ یوں فرمایا ''نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب تحريم الكلام في الصلاة و نسخ ما كان من اباحته

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ)) فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ ((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لاَ تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَ الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلاَةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَآءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا ''ارے ارے یہ کیا کرتے ہو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کا پیشاب مت روکو،اسے چھوڑ دو۔'' لوگوں نے چھوڑ دیا (جب بدو پیشاب کر چکا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجدیں پیشاب اور نجاست کے لئے نہیں ہوتیں یہ تو اللہ کی یاد، نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔'' یا ایسا ہی کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس پر بہادے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 مرتبہ میں اپنے سے بڑے آدمی (مثلاً والدین، استاد، عالم یا شوہر وغیرہ) کو نیکی کی بات بتانے یا برائی سے روکنے میں ان کا ادب اور احترام ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْمًا۝﴾(23:17)

''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، انہیں جھڑک کر جواب نہ دو بلکہ ان کے ساتھ ادب سے بات کرو۔'' (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 23)

❶ صحیح مسلم ، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد

مَسئلہ 65 مرتبہ میں اپنے سے کم آدمی (مثلاً اولاد، شاگرد یا نوکر وغیرہ) کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہوئے پیار اور محبت سے کام لینا چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہمارے چھوٹے (بچوں) پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی رحمة الصبيان (2/1565)

مَرَاتِبُ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

برائی سے روکنے کے درجات

مَسئلہ 66 برائی کو روکنے کے تین درجے ہیں۔ ① ہاتھ سے روکنا، اگر ہاتھ سے روکنا ممکن نہ ہو تو ② زبان سے روکنا، اگر زبان سے روکنا ممکن نہ ہو تو ③ دل سے روکنا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 62 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

① نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ

ہاتھ سے برائی روکنا

مَسئلہ 67 استطاعت رکھنے والے اہل ایمان پر برائی کو طاقت سے روکنا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ حَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَ ثَلاَثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَ يَقُوْلُ ((جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ جب (مکہ میں) داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک میں پکڑی

[1] کتاب المغازی ، باب این رکز النبی لواية يوم الفتح

ہوئی چھڑی سے ایک ایک بت کو ٹھوکر مارتے اور فرماتے حق آ گیا اور باطل چلا گیا اور باطل سے نہ کچھ پہلے ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 68 رسول اکرم ﷺ نے یہودی مرد اور عورت کو زنا کے جرم میں سنگسار کروایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَأَةً زَنَيَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدُ[1] (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو زنا کے جرم میں سنگسار کروایا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 69 حرمت شراب کا حکم سنتے ہی صاحب خانہ نے شراب کے برتن توڑنے کا حکم دے دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ جَرَّاحٍ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ : اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ ﷛ : يَا اَنَسُ ﷛ ! قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا ، فَقُمْتُ اِلَى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بَاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت انس بن مالک ﷛ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن جراح ﷛، ابوطلحہ ﷛، اور ابی بن کعب ﷛ کو کچی پکی کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں ایک منادی آیا اور آواز دی شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابوطلحہ ﷛ کہنے لگے اے انس ﷛ اٹھ اور یہ شراب کا مٹکا توڑ دے۔ میں اٹھا اور پتھر کا ہتھوڑا اٹھایا اور مٹکے کے پیندے پر دے مارا حتی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 استطاعت نہ ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر برائی کو ہاتھ سے روکتا ہے تو اس کا اجر کثیر اللہ کے ذمہ ہے۔

---

[1] كتاب الحدود باب في رجم اليهوديين (3742/3)

[2] كتاب الاشربة باب تحريم الخمر و بيان انها تكون من عصير العنب

﴿ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ○ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ○﴾ (21:58-57)

''اور (ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اللہ کی قسم میں تمہاری عدم موجودگی میں ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا لہٰذا (موقع ملتے ہی) ابراہیم نے ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے بڑے بت کے تا کہ وہ تفتیش کے لیے اس کی طرف رجوع کریں۔'' (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 58-57)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْمٰى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ ، تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَقَعُ فِيْهِ ، فَيَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِيْ وَ يَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ . قَالَ : فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَ تَشْتِمُهُ ، فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِيْ بَطْنِهَا ، وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا ، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ ، فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ : ((أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلاً فَعَلَ مَا فَعَلَ ، لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ إِلاَّ قَامَ)) قال : فَقَامَ الْأَعْمٰى يَتَخَطَّى النَّاسَ ، وَ هُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتّٰى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَنَا صَاحِبُهَا ، كَانَتْ تَشْتِمُكَ وَ تَقَعُ فِيْكَ فَأَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِيْ ، وَأَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ ، وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ ، وَ كَانَتْ بِيْ رَفِيْقَةً ، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَ تَقَعُ فِيْكَ ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَلاَ اشْهَدُوْا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی لونڈی تھی جو نبی اکرم ﷺ کو گالیاں بکتی اور آپ ﷺ کی ہجو کرتی۔ صحابی اسے منع کرتا لیکن وہ باز نہ آتی، صحابی اسے ڈانٹتا لیکن وہ پھر بھی نہ رکتی۔ ایک رات لونڈی نے آپ ﷺ کی ہجو کی اور گالیاں بکنے لگی تو صحابی نے چھرا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا اور زور سے دبایا جس سے وہ ہلاک ہوگئی اور اس کی ٹانگوں کے درمیان بچہ گر گیا اور اس نے جگہ کو خون سے گندا کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا ''جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اسے اللہ کی قسم دے کر اور اپنے اس حق کے حوالہ سے جو میرا اس پر ہے، کہتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے۔'' وہ نابینا صحابی کھڑا ہو گیا۔ لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے

[1] كتاب الحدود ، باب الحكم فيمن سب النبي ﷺ

بڑھا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ آدمی کانپ رہا تھا، عرض کرنے لگا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں اس کا قاتل، وہ آپ ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور آپ ﷺ کی ہجو کرتی تھی، میں اسے منع کرتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن پھر بھی منع نہ ہوتی حالانکہ اس سے میرے موتیوں جیسے (خوبصورت) دو بیٹے بھی ہیں وہ میری (اچھی) رفیقہ تھی لیکن کل رات جب وہ آپ ﷺ کو گالیاں بکنے لگی اور آپ ﷺ کی ہجو کرنے لگی تو میں نے چھرا پکڑا اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا اور زور سے دبایا، حتی کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو، سنو! گواہ رہنا اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔'' (یعنی اس کا قصاص نہیں لیا جائے گا) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 71 **ہاتھ سے برائی کو روکنا ایمان کا پہلا درجہ ہے۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 67 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② نَهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ بِاللِّسَان
زبان سے برائی کو روکنا

مَسئلہ 72 **زبان (یا قلم) سے برائی کو روکنے کی استطاعت رکھنے والوں پر زبان (یا قلم) سے برائی روکنا واجب ہے۔**

﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ (55:51)

''اور نصیحت کر، بے شک نصیحت اہل ایمان کو فائدہ دے گی۔'' (سورۃ الذاریات، آیت نمبر 55)

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○﴾ (45:50)

''پس اس قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو میری تنبیہ سے ڈرتے ہیں۔'' (سورۃ ق، آیت نمبر 45)

﴿وَلَا تُجَادِلُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ○﴾ (46:29)

''اور نہ بحث کرو اہل کتاب سے مگر عمدہ طریقے سے۔'' (سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 46)

﴿أُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ أَحْسَنُ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ○﴾ (125:16)

''(اے محمد ﷺ) اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو تمہارا رب خوب جانتا ہے راہ راست سے بھٹکا ہوا کون ہے اور راہ راست پر کون ہے۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر 125)

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى وَ إِلٰى قَيْصَرَ وَ إِلَى النَّجَاشِيِّ وَ إِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور تمام بادشاہوں کے نام خط لکھے جن میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 73 زبان (یا قلم سے) برائی کو روکنا ایمان کا دوسرا درجہ ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 62 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

③ نَهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ بِالْقَلْبِ
دل سے برائی کو برا سمجھنا

مَسئله 74 جو شخص ہاتھ یا زبان سے برائی روکنے پر قادر نہ ہو اس پر کم از کم دل سے برائی کو برا جاننا واجب ہے۔

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ط وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○﴾ (68:6)

''اور جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر باتیں چھانٹ رہے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ حتی کہ وہ

[1] كتاب الجهاد والسير ، باب كتب النبى ﷺ الى ملوك الكفار

اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان تجھے (یہ حکم) بھلا دے تو یاد آتے ہی ایسے ظالموں کے پاس نہ بیٹھو (بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ)۔'' (سورۃ الانعام، آیت نمبر 68)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ ﷺ قَالَ ...... : فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَ أَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ أَصْلِهَا ، قَالَ : فَأَتَانِيْ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم نے مکہ والوں سے صلح (حدیبیہ) کر لی تو مسلمان اور کافر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آنے جانے لگے، میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے صاف کئے اور اس کے تنے کے پاس لیٹ گیا، اتنے میں مشرکین مکہ میں سے چار آدمی میرے پاس آئے اور (آپس میں) گفتگو کے دوران رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہنے لگے، مجھے سخت غصہ آیا اور میں (وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور) کسی دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 75 دل سے برائی کو ناپسند کرنے والا بھی برائی کے وبال سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ!

عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :((إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا وَ قَالَ : مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ[2] (حسن)

حضرت عرس بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے اس وقت جو شخص وہاں موجود ہو اور اس گناہ کو ناپسند کرے'' اور دوسری بار آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اسے ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کو برا لگا، اس کا معاملہ ایسا ہے جیسے اس نے وہ گناہ ہوتے نہیں دیکھا (اور سزا سے بچ گیا دوسری طرف) جو شخص وہاں موجود نہیں تھا لیکن اس گناہ سے راضی ہوا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے خود گناہ کو دیکھا (اور اس کا عذاب مول لے لیا۔)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الجهاد و السير ، باب غزوة ذى قرد و غيرها

[2] كتاب الملاحم ، باب الامر و النهى (3651/3)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ مَا مَنَعَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ ؟ فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ ! رَجَوْتُكَ وَ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے (مختلف) سوال کریں گے حتی کہ پوچھیں گے جب تو نے برائی دیکھی تو اسے کیوں نہ روکا؟ (آدمی کوئی جواب نہیں دے پائے گا) پھر اللہ تعالیٰ خود اسے جواب سکھلائیں گے اور وہ عرض کرے گا ''اے میرے رب! میں نے تیری رحمت کی امید رکھی اور لوگوں سے الگ رہا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 حکمرانوں کی برائیوں کو ہاتھ یا زبان سے بدلنے کی قدرت نہ ہو تو کم از کم ان کی برائیوں کو دل سے برا جاننے میں بھی نجات ہے۔ انشاء اللہ!

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((أَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تمہارے اوپر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جن کے بعض کام تمہیں اچھے لگیں گے بعض برے۔ جس نے ان کے برے کاموں کو (دل سے) برا جانا وہ گناہ سے بری الذمہ ہو گیا جس نے (زبان سے) برا کہا وہ بھی (اللہ کی پکڑ سے) بچ گیا لیکن جو ان کی برائی پر خوش ہوا اور ان کے پیچھے لگ گیا (وہ ہلاک ہوا)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 دل سے برائی کو برا جاننا ایمان کا تیسرا (یعنی کمزور ترین) درجہ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 62 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ابواب الفتن ، باب قوله تعالى يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم (3244/2)

[2] كتاب الاماره باب وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع.

صِفَاتُ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِىْ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے کی صفات

مَسئلہ 78 نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے کو درج ذیل سات صفات کا حامل ہونا چاہیے۔

① اَلصِّفَةُ الْاُوْلٰى…… الإِخْلاَصُ
پہلی صفت……اِخلاص

مَسئلہ 79 آمر اور ناہی کو خالص اللہ کی رضا کے لیے یہ کام کرنا چاہیے۔

﴿قُلْ إِنِّىٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝﴾(11:39)

''(اے محمد!) کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی بندگی کروں۔''

(سورۃ الزمر، آیت نمبر 11)

عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کی رضا کے لیے محبت کی، اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی، اللہ کی رضا کے لیے دیا اور اللہ کی رضا کے لیے روک لیا، اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 80 اللہ کے ہاں ظاہری اعمال کا نہیں، خلوص کا اجر وثواب ہے۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾(22:37)

---

[1] كتاب السنة ، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه(13/)

”اللہ کو قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“ (سورۃ الحج، آیت نمبر 37)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ لا یَنْظُرُ إِلٰی أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰی صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ یَنْظُرُ إِلٰی قُلُوْبِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 81 عمل کے بغیر محض خلوص کی بنیاد پر بھی اللہ کے ہاں اجر وثواب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَقَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ لَرِجَالًا مَّاسِرْتُمْ مَسِیْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب تم کوئی وادی طے کرتے ہو تو وہ ساتھ ہوتے ہیں (اپنی نیت کی وجہ سے) لیکن انہیں بیماری نے روک رکھا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 82 خالص اللہ کی رضا کے لیے دعوت کا کام کرنے والوں کے سارے دنیاوی رنج وغم اللہ تعالیٰ دور فرما دیتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ نَبِیَّكُمْ یَقُوْلُ ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِیْ أَحْوَالِ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ أَیِّ أَوْدِیَتِهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس آدمی نے اپنے تمام رنج وغم ایک رنج میں اکٹھے کر دیئے ہوں یعنی آخرت کا غم، اللہ اس کے سارے دنیاوی رنج وغم دور فرما دے گا اور جو شخص دنیا کے رنج وغم میں پریشان ہوتا رہے گا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی جونسی وادی میں ہلاک ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 83 جس نیک عمل میں کوئی دنیاوی مفاد شامل ہو اس کا سارا اجر ضائع ہو

❶ كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه
❷ كتاب الامارات، باب ثواب من حبسه من الغزو مرض
❸ كتاب السنة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به (207/1)

جاتا ہے خواہ وہ مفاد کتنا معمولی کیوں نہ ہو۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ أَجْرَ لَهُ)) فَأَعْظَمَ ذٰلِکَ النَّاسُ وَ قَالُوْا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَلَّکَ لَمْ تُفَهِّمْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ ((لاَ أَجْرَلَهُ)) فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ ((لاَ أَجْرَ لَهُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُد[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ساتھ دنیا کا مال بھی حاصل کرنا چاہتا ہے (اس کے لئے کتنا ثواب ہے؟)'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس کے لئے کوئی اجروثواب نہیں۔'' لوگوں نے اسے بہت بڑی بات سمجھا اور اس آدمی سے کہا ''رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ مسئلہ دریافت کرو شاید تم اپنی بات اچھی طرح واضح نہیں کر سکے۔'' اس آدمی نے پھر دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ساتھ دنیا کا مال بھی حاصل کرنا چاہتا ہے (اس کے لئے کتنا ثواب ہے؟)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے لئے کوئی اجروثواب نہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر اس آدمی سے کہا ''رسول اللہ ﷺ سے پھر مسئلہ دریافت کرو۔'' اس نے تیسری بار رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

② أَلصِّفَةُ الثَّانِیَةُ...... أَلْعِلْمُ

دوسری صفت......علم

مَسئله 84 آمر وناہی کو کتاب وسنت کے مسائل کا علم ہونا چاہئے۔

﴿إِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ۝﴾ (28:35)

''بے شک اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں اللہ یقیناً غالب بخشنے والا ہے۔'' (سورۃ فاطر، آیت نمبر 28)

① صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2943

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ جس سے بھلائی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 85 اللہ تعالیٰ علم والوں کے درجات بلند فرماتے ہیں۔

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○﴾ (58:11)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجات اللہ تعالیٰ بلند فرمائیں گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔" (سورۃ مجادلہ، آیت نمبر 11)

مَسئلہ 86 کتاب وسنت کا علم رکھنے والے، اللہ کے ہاں افضل ہیں۔

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ ○﴾ (39:9)

"(اے محمد) کہو، کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو بس عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔" (سورۃ زمر، آیت نمبر 9)

مَسئلہ 87 عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر ہے۔

مَسئلہ 88 علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ

---

❶ كتاب العلم ، باب من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين

❷ كتاب فضائل القرآن باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه،رقم الحديث 5027

كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1] (صحيح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوتے سنا ہے کہ ”عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چوہدویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر ہے، بے شک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی وراثت دینار اور درہم نہیں بلکہ علم ہوتا ہے لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے (انبیاء کی وراثت کا) پورا پورا حصہ حاصل کرلیا۔“ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 کتاب و سنت کا علم سیکھنے والوں کے قدموں میں فرشتے اپنے پر پھیلاتے ہیں۔

مسئلہ 90 کتاب وسنت کا علم سیکھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں۔

مسئلہ 91 کتاب وسنت کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین وآسمان کی ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ دَرْدَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم کی خاطر سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے فرشتے طالب علم سے خوش ہوکر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لئے زمین وآسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 92 علم کی نشر واشاعت ایسا صدقہ جاریہ ہے جس کے اجر وثواب کا حساب

---

1. كتاب العلم ، باب فی فضل العلم (3096/2)
2. كتاب السنة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم ،رقم الحديث (182/1)

لگانا ممکن نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ مجھ سے علم سنتے ہو اور آگے تم سے لوگ سنیں گے اور جو تم سے سنیں گے ان سے آگے سنا جائے گا (اور یہ سب اس کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گے)۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا علم پر عمل کرنے والے کے لیے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی چیز کم نہیں کی جائے گی۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

③ أَلصِّفَةُ الثَّالِثَةُ ...... أَلْحِكْمَةُ

تیسری صفت......حکمت

مَسئلہ 93 امر اور نہی پر عمل کرنے کے معاملے میں حکمت سے کام لینے کا حکم ہے۔

﴿اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾ (125:16)

''اے نبی، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ لوگوں سے بحث کرو اس طریقہ سے جو بہترین ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر 125)

مَسئلہ 94 حکمت قابل رشک صفت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ

---

❶ كتاب العلم ، باب فضل نشر العلم (3107/2)

❷ كتاب السنة ، باب ثواب معلم الناس الخير (196/1)

رَجُلٌ آتَـاهُ الـلّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے حق کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہو، دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت عطاء فرمائی ہو اور وہ اس سے لوگوں کو (نیکی کا) حکم دے اور لوگوں کو سکھائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 95 امر اور نہی کرتے وقت لوگوں کے حالات اور معاملات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَتَـخَـوَّلُـنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہفتہ بھر کے) دنوں میں وعظ و نصیحت کے لیے موقع کا لحاظ رکھتے۔ وعظ سے ہمارے اکتا جانے کو برا سمجھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 96 لوگوں کے اکتا جانے کے خدشہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہفتہ میں صرف ایک دن وعظ فرمایا کرتے۔

عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُـذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ : لَهُ رَجُـلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَحْمٰنِ ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ أَنِّـيْ أَكْـرَهُ أَنْ أُمِـلَّـكُـمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَـخَـوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَآمَةِ عَلَيْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا ''اے ابوعبدالرحمٰن! میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں روزانہ وعظ اس لیے نہیں کرتا کہ تمہیں اکتا نہ دوں بلکہ

❶ کتاب صلاۃ المسافرین ، باب قراء ۃ القرآن
❷ کتاب العلم، باب ما کان النبی یتخولهم بالموعظة
❸ کتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة

تمہارے حالات کو دیکھ کر وعظ کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے حالات کو دیکھ کر ہمیں نصیحت فرماتے ، آپ کو خدشہ تھا کہ ہم اکتا نہ جائیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 97 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے لوگوں کی ذہنی استعداد کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ أَتُحِبُّوْنَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کو وہی بات بتاؤ جوان کی سمجھ میں آنے والی ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آنے والی بات پر ممکن ہے لوگ یہ کہنے لگیں ''یہ بات تو اللہ اور اس کے رسول کی نہیں ہو سکتی'' اور یوں اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا جائے۔

مَسئلہ 98 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے مناسب وقت، مناسب موقع اور مناسب جگہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلاَثَ مِرَارٍ وَ لاَ تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَ لاَ اُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَ هُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَ هُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اَصْحَابَهٗ لاَ يَفْعَلُوْنَ اِلاَّ ذٰلِكَ الْاِجْتِنَابَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ''ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اس سے زیادہ چاہو تو دو بار اور اگر اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین بار لیکن (اس سے زیادہ مرتبہ وعظ کر کے) لوگوں کو قرآن سے اکتاؤ نہیں نہ ہی ایسا کرو کہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوں اور تم انہیں جا کر وعظ سنانے لگو۔ ان کی باتوں کا سلسلہ منقطع کر کے انہیں قرآن سے دور نہ کرو بلکہ خاموش رہو۔ جب وہ درخواست کریں تو انہیں وعظ سناؤ، جب تک وہ خواہش رکھیں۔ اور

---

❶ كتاب العلم ، باب من خص بالعلم قوما دون قوم ❷ كتاب الدعوات ، باب ما يكره من السجع

دیکھو! دعا میں ہم وزن اور پر تکلف الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرتے دیکھا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 99 خلاف حکمت طریقہ تبلیغ لوگوں میں قربت کے بجائے نفرت پیدا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ الاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لاَ أَكَادُ أُدْرِکُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَالْحَاجَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے تو نماز پڑھنا مشکل ہو گیا ہے، فلاں (امام صاحب) تو بڑی لمبی نماز پڑھاتے ہیں'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دوران وعظ نبی اکرم ﷺ کو اس دن سے زیادہ غصہ میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگو تم دوسروں کو (دین سے) نفرت دلا رہے ہو جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اسے چاہیے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے، نمازیوں میں مریض، کمزور اور حاجت مند ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 امر و نہی پر عمل کرنے میں حکمت کی چند مثالیں اسوہ حسنہ سے!

① عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : إِنَّ فَتًى شَابًّا أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِئْذَنْ لِیْ بِالزِّنٰى فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَزَجَرُوْهُ وَقَالُوْا : مَهْ مَهْ ، فَقَالَ ((اُدْنُهُ)) فَدَنَا مِنْهُ قَرِيْبًا ، قَالَ فَجَلَسَ ، قَالَ ((أَ تُحِبُّهُ لِأُمِّکَ؟)) قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ ! جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَکَ ، قَالَ ((وَلاَ النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ)) قَالَ ((أَ فَتُحِبُّهُ لِأَبْنَتِکَ؟)) قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَکَ . قَالَ ((وَلاَ النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِبَنَاتِهِمْ)) قَالَ ((أَ فَتُحِبُّهُ لِأُخْتِکَ؟)) قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ !جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَکَ ، قَالَ ((وَلاَ النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِاَخَوَاتِهِمْ)) قَالَ ((أَ فَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِکَ ؟)) قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ ! جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَکَ . قَالَ ((وَ لاَ النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِعَمَّاتِهِمْ)) قَالَ ((أَ فَتُحِبُّهُ لِخَالَتِکَ ؟)) قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ !

❶ کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظة والتعلیم اذا رای ما یکرہ

جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَاءَ کَ . قَالَ ((وَ لاَ النَّاسُ یُحِبُّوْنَهُ لِخَالاَتِهِمْ)) قَالَ : فَوَضَعَ یَدَهُ عَلَیْهِ ، وَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ ، وَ طَهِّرْ قَلْبَهُ ، وَ حَصِّنْ فَرْجَهُ)) قَالَ : فَلَمْ یَکُنْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْفَتَی یَلْتَفِتُ إِلٰی شَیْءٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔'' کچھ لوگ آگے بڑھے اور اسے ڈانٹنے لگے ''دور ہو جاؤ یہاں سے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اسے میرے قریب کرو۔'' نوجوان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کیا تو اپنی ماں کے لئے زنا پسند کرتا ہے؟'' نوجوان نے کہا ''اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرے، واللہ یہ تو میں پسند نہیں کرتا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو پھر لوگ بھی اپنی ماؤں سے زنا پسند نہیں کرتے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تو اپنی بیٹی کے لئے زنا پسند کرتا ہے؟'' نوجوان نے عرض کی ''اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرے، اللہ کی قسم یہ تو میں پسند نہیں کرتا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو پھر لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لئے زنا پسند نہیں کرتے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس نوجوان سے پوچھا ''کیا تو اپنی بہن کے لئے زنا پسند کرتا ہے؟'' نوجوان نے جواب دیا ''اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرے، اللہ کی قسم یہ تو میں پسند نہیں کرتا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر لوگ بھی اپنی بہنوں کے لئے زنا پسند نہیں کرتے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا ''کیا تو اپنی پھوپھی کے لئے زنا پسند کرتا ہے؟'' نوجوان نے جواب دیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے ، اللہ کی قسم یہ تو میں پسند نہیں کرتا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو پھر لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے لئے زنا کرنا پسند نہیں کرتے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان سے پوچھا ''کیا تو اپنی خالہ کے لئے زنا پسند کرتا ہے؟'' نوجوان نے عرض کی ''واللہ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے یہ تو میں پسند نہیں کرتا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تو پھر لوگ بھی اپنی خالاؤں کے ساتھ زنا پسند نہیں کرتے۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس نوجوان (کے سر پر) رکھا اور فرمایا ''یا اللہ اس کے گناہ معاف فرما، اس کا دل پاک کر دے، اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔'' راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ نوجوان کبھی زنا کی طرف مائل نہیں ہوا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

[1] 275/5 تحقیق شعیب الارناؤط

② عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ)) فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ ((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لاَ تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَ الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلاَةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَآءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا ''ارے ارے یہ کیا کرتے ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کا پیشاب مت روکو، اسے چھوڑ دو۔'' لوگوں نے چھوڑ دیا (جب وہ پیشاب کر چکا تو) آپ ﷺ نے فرمایا ''مسجدیں پیشاب اور نجاست کے لائق نہیں یہ تو اللہ کی یاد، نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔'' یا ایسا ہی کچھ آپ ﷺ نے فرمایا، پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس پر بہا دے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ فُلاَنًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ ((إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا يَقُوْلُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''فلاں شخص (رات کو اٹھ کر) تہجد کی نماز ادا کرتا ہے، جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو کچھ تو کہہ رہا ہے (یعنی تہجد کی نماز ادا کرتا ہے) وہ اسے چوری سے روک دے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 101 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا اپنے شوہر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بیٹے کی وفات پر خبر دینے کا حکیمانہ انداز!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 218 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد

❷ 447/2 تحقيق شعيب الارنؤوط ، الجزء الخامس عشر، رقم الحديث 9778

④ اَلصِّفَةُ الرَّابِعَةُ ...... حُسْنُ الْخُلُقِ

چوتھی صفت......اچھا اخلاق

مَسئلہ 102 آمر و ناہی کو بہترین اخلاق کا مالک ہونا چاہیے۔

﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ (68:4)

''اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔'' (سورۃ قلم، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 103 لوگوں میں سے سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک تم میں سے بہتر وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 104 اچھے اخلاق والے لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذْ جَاءَهُ أُنَاسٌ ، فَقَالُوْا : مَنْ أَحَبُّ عِبَادَ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى؟ قَالَ ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)). رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ[2] (حسن)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اس طرح خاموش جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا کچھ لوگ آئے اور عرض کی ''اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سے لوگ زیادہ محبوب ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھے اخلاق والے لوگ۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 105 اچھے اخلاق والوں کے لیے جنت میں خصوصی بالا خانے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ

---

[1] كتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ

[2] الترغيب والترهيب، لمحی الدين ديب ، كتاب الادب، باب الترغيب فی الخلق الحسن وفضله (3924/3)

بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر تک اور باہر سے اندر تک دیکھا جا سکتا ہے'' ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس آدمی کے لیے جو میٹھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، بکثرت روزے رکھے اور جب لوگ سو رہے ہوں تو رات کے وقت اٹھ کر نماز پڑھے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 106 قیامت کے روز اچھے اخلاق والے جنت میں رسول اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ ((اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے قیامت کے روز مجھے بہت محبوب اور میرے بہت قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور قیامت کے روز تم میں سے میرے نزدیک بہت قابل نفرت اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہوں گے جو بڑے باتونی بڑ مارنے والے اور منہ پھٹ اور متفیہقون ہیں'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! ثرثارون (بڑے باتونی بڑ مارنے والے) اور متشدقون (منہ پھٹ) تو ہمیں معلوم ہیں، متفیہقون کا کیا مطلب ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کا مطلب ہے تکبر کرنے والے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 107 اچھے اخلاق والے لوگ رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب

❶ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی قول المعروف (1616/2)

❷ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی معالی الاخلاق (1642/2)

ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ الْقَوْمُ : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”کیا میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگا اور سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھے گا؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات دو یا تین بار ارشاد فرمائی۔ تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 قیامت کے روز انسان کے اعمال میں سے سب سے زیادہ وزن اچھے اخلاق کا ہوگا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”(قیامت کے روز) میزان میں اچھے اخلاق سے بڑھ کر وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی، بے شک اچھے اخلاق والا (اپنی اس خوبی کی وجہ سے) کثرت سے روزے رکھنے والے اور کثرت سے نوافل ادا کرنے والے کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 جنت میں داخل ہونے والوں میں سے زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہوگی جو اچھے اخلاق کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

❶ 185/2، تحقیق شعیب الارنؤوط

❷ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی حسن الخلق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ ((تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ''لوگوں کی زیادہ تعداد کس عمل کی وجہ سے جنت میں جائے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے حضور تقوی اور اچھے اخلاق۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⑤ أَلصِّفَةُ الْخَامِسَةُ ...... أَلرِّفْقُ

پانچویں صفت......نرمی

مَسئله 110 نیکی کا حکم دینے والے یا برائی سے روکنے والے کو نرم مزاج اور نرم خو ہونا چاہیے۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لاَ نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص﴾ (159:3)

''(اے محمد) یہ اللہ کی طرف سے آپ پر رحمت ہے کہ تو لوگوں کے لیے نرم مزاج ہے اگر تم تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے گردو پیش سے دور بھاگ جاتے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 159)

مَسئله 111 اللہ تعالیٰ لوگوں سے نرمی فرماتا ہے اور سختی کرنا پسند نہیں فرماتا۔

﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴾ (185:2)

''اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 185)

مَسئله 112 نرمی گفتگو میں زینت پیدا کرتی ہے اور سختی گفتگو کو عیب دار بنا دیتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] ابواب البر والصلة ، باب ما جاء في حسن الخلق

[2] كتاب البر والصلة ، باب فضل الرفق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس کام میں نرمی برتی جائے نرمی اس میں زینت پیدا کر دیتی ہے اور جس کام سے نرمی نکال دی جائے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 113 نرم مزاج آدمی پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ حرام فرما دی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تم کو آگاہ نہ کروں اس آدمی سے جو حرام ہے آگ پر اور آگ اس پر حرام ہے؟ وہ شخص جو (لوگوں کے) قریب ہو (یعنی ہر دلعزیز ہو) نرم مزاج اور آسانی کرنے والا ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 114 اللہ تعالیٰ کو نرمی پسند ہے۔

مَسئلہ 115 جتنا نرمی سے کام لیا جائے اللہ تعالیٰ اتنے زیادہ مہربان ہوتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ ! إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لاَ يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہے اور نرمی پسند فرماتا ہے اور نرمی کے ذریعہ وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی کے ذریعہ یا کسی بھی دوسری چیز کے ذریعے عطا نہیں فرماتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 116 جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جھک جائے اور نرمی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

❶ ابواب صفة القيامة ، باب فضل كل قريب هين سهل 15(2022/2)

❷ كتاب البر والصلة ، باب فضل الرفق

❸ كتاب البر والصلة والادب، باب استحباب العفو والتواضع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور جو شخص دوسروں کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے عاجزی اور نرمی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں ''مَنْ تَواضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ'' (ابونعیم)......حسن......سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ، حدیث نمبر 2328

مسئلہ 117 جس شخص میں نرمی نہیں اس میں بھلائی نہیں۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ بھلائی سے محروم کیا گیا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 کسی دینی کام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجنے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نرمی کرنے کی نصیحت فرماتے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهٖ ، قَالَ ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا ، وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے کسی کو جب (لوگوں کی طرف) کسی کام سے بھیجتے تو انہیں نصیحت فرماتے ''لوگوں کو اچھی خبر دینا، نفرت نہ دلانا، آسانی کرنا سختی نہ کرنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 دو مستحب کاموں میں سے آسان اور ہلکے پر عمل کرنا اسوہ حسنہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ .

❸ كتاب الادب ، باب الرفق (2973/2)

❶ كتاب الجهاد ، باب الامر بالتيسير و ترك التنفير

رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسان کام کا انتخاب فرماتے بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوا گر اس میں گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے تمام لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⑥ أَلصِّفَةُ السَّادِسَةُ ...... أَلْعَفْوُ
چھٹی صفت......درگزر

مَسئلہ 120 آمرو ناہی کو نیکی کی بات کہتے ہوئے اور برائی سے روکتے ہوئے عفوو درگزر سے کام لینا چاہئے۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾ (134:3)

''اچھے اور برے حال میں خرچ کرنے والے، غصہ پی جانے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے، ایسے ہی نیک لوگ اللہ کو پسند ہیں۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 134)

مَسئلہ 121 جو دوسروں سے درگزر کرتے ہیں اللہ ان سے درگزر فرماتے ہیں۔

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ (22:24)

''دوسروں کو معاف کرنا چاہیے اور درگزر سے کام لینا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف فرمائے اللہ تو بڑا بخشنہار اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 22)

مَسئلہ 122 دوسروں سے درگزر کرنے والے کی عزت میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَاد اللّٰهُ

[1] كتاب الفضائل ، باب مباعدته صلی اللہ علیہ وسلم للاثام و اختياره من المباح اسهله و انتقامه لله تعالىٰ عند انتهاک حرماته

رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی، درگزر کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت میں اضافہ فرماتے ہیں اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 123 اللہ تعالیٰ خود بھی درگزر کرنا پسند فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَ رَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ : قُوْلِيْ ((أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو ''یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے ،لہٰذا مجھے معاف فرما۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 124 درگزر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ مصائب سے محفوظ رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو ان کا دوست بنا دیتے ہیں۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿ إِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ...... ﴾ أَلصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ ﴿ كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ إِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ﴾ ترجمہ: ''برائی کو نیکی کے ساتھ دفع کرو۔'' (سورۃ حم السجدۃ، آیت نمبر 34) کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''غصہ کے وقت صبر کرنے والوں اور برائی کے جواب میں درگزر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہر مصیبت سے بچا لیتے ہیں اور ان کے دشمن کو نرم کر کے ان کا گہرا دوست بنا دیتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. ابواب البر والصلة ، باب ما جاء في التواضع (1652/2)
2. مشكوة المصابيح ، للالباني ، رقم الحديث 2091
3. كتاب التفسير ، سورة حم السجدة

⑦ اَلصِّفَةُ السَّابِعَةُ ...... اَلصَّبْرُ

ساتویں صفت...... صبر

مَسئلہ 125 آمرو ناہی کو صبر سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿ يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ ﴾(17:31)

''(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا) اے بیٹا! نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک اور جو مصیبت آئے اس پر صبر کر یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے بڑا عزم چاہئے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 17)

مَسئلہ 126 اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○﴾(146:3)

''اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 146)

مَسئلہ 127 صبر دنیا اور آخرت میں کامیابی کی کلید ہے۔

﴿إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا لا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ○﴾(111:23)

''بے شک آج میں نے انہیں (یعنی ایمان والوں کو) صبر کے بدلہ میں جو انہوں نے کیا، یہ جزا دی ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔'' (سورۃ المومنون، آیت نمبر 111)

مَسئلہ 128 اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کی مدد فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○﴾(152:2)

''بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 152)

مَسئلہ 129 صبر کرنے والوں پر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایات اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

﴿ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ لا قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اُوْلٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○﴾(2:57-55)

''اور خوشخبری دے دو صبر کرنے والوں کو جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت والے ہیں۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 55 تا 57)

مسئلہ 130 لوگوں کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنے والا مسلمان اس مسلمان سے بہتر ہے جو صبر نہیں کرتا۔

عَنْ يَحْيٰى بْنِ وَثَّابٍ رضی اللہ عنہ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِىْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت یحییٰ بن وثاب رضی اللہ عنہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، میرا گمان ہے کہ شیخ نے یوں کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان دوسروں میں گھل مل کر رہے اور پھر لوگوں کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو دوسروں میں گھل مل کر نہ رہے اور نہ ہی ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 131 انسانی خوبیوں میں سے صبر سے زیادہ بہتر اور کوئی خوبی نہیں۔

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْا فَأَعْطَاهُمْ ، ثُمَّ قَالَ ((مَا يَكُوْنُ عِنْدِىْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِىَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض انصاریوں نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ سے کچھ مانگا آپ ﷺ نے انہیں دیا۔ انہوں نے پھر مانگا، آپ ﷺ نے پھر دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم لوگوں سے چھپا کر نہیں رکھتا لیکن (یادرکھو) جو شخص بے نیاز رہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو سوال نہ کرے اللہ اسے سوال کرنے سے بچا لیتا ہے اور جو صبر کی عادت بنا لے اللہ اسے صبر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے اور کسی کو دی گئی نعمتوں میں سے صبر سے زیادہ بہتر اور کثیر الفوائد کوئی دوسری نعمت

[1] ابواب صفة القيامة ، باب 20 (2035/2)

[2] ابواب البر والصلة ، باب الصبر (1647/2)

نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 132 بیماریوں ، تکلیفوں اور دکھوں پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ ﷛ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یقُوْلُ ((مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَ لاَ نَصَبٍ وَ لاَ سَقَمٍ وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمَّ یُهِمُّهُ إِلَّا کُفِّرَ بِهٖ مِنْ سَیِّاٰتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''نہیں پہنچتی مومن کو کوئی تکلیف یا بیماری یا رنج حتی کہ کوئی فکر جو اسے لاحق ہوتی ہے (اس پر صبر کرنے سے) اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَ مَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مومن مردوں اور عورتوں پر ان کی جان، اولاد اور مال میں ہمیشہ مصیبتیں آتی رہتی ہیں (پھر وہ صبر کرتے ہیں اور) اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملتے ہیں کہ ان کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

---

[1] کتاب البر والصلة ، باب ثواب المومن فیما یصیب من مرض

[2] ابواب الزهد، باب الصبر علی البلاء (1957/2)

أُمُوْرٌ يَجِبُ إِجْتِنَابُهَا لِلْاٰمِرِ وَالنَّاهِىْ

وہ امور جن سے آمر وناہی کو اجتناب کرنا چاہیے

مَسئلہ 133 نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے کو درج ذیل سات امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔

أَلْاَمْـرُ الْاَوَّلُ ...... أَلْكِـبْـرُ

پہلی بات......کبر

مَسئلہ 134 آمر وناہی کو تکبر نہیں کرنا چاہیے۔

﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝﴾ (23:16)

''بے شک وہ تکبر کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر 23)

مَسئلہ 135 تکبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈالیں گے۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ ((أَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ وَالْعَظَمَةُ إِزَارِىْ مَنْ نَازَعَنِىْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِىْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''تکبر میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 136 تکبر کرنے والا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔

---

[1] كتاب الزهد ، باب البراءة من الكبر (3365/2)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَ الْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلاءَ لا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین کپڑوں کو لٹکایا جاتا ہے تہبند، قمیص اور پگڑی۔ جس نے تکبر سے ان میں سے کسی ایک کپڑے کو لمبا لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 137 جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا وہ (ہمیشہ کے لیے) جہنم میں نہیں جائے گا (بلکہ اپنے گناہوں کی سزا پوری ہونے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا)۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 138 تکبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِيْ فِيْ بُرْدَيْهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک شخص اپنی دو پسندیدہ چادریں پہنے اتراتا ہوا جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک مسلسل زمین میں دھنستا چلا جارہا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الزينة ، باب اسبال الازار (4927/3)
❷ كتاب الزهد ، باب البراءة من الكبر والتواضع (3364/2)
❸ كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم التبختر فى المشى مع اعجابه بثيابه

أَلْأَمْرُ الثَّانِيُ ...... أَلرِّيَاءُ

دوسری بات......ریا

مسئلہ 139 آمر و ناہی کو ریا سے پاک ہونا چاہئے۔

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ ○ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○﴾ (107:7-4)

''پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں اور عام برتنے کی چیز نہیں دیتے۔'' (سورۃ الماعون، آیت نمبر 4 تا 7)

مسئلہ 140 لوگوں میں شہرت اور دکھاوے کے لیے دین کا علم سکھانے والے کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈال دیں گے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ :تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب السنة باب الانتفاع بالعلم والعمل به 202/1

مَسئله 141 لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اجر وثواب دکھائیں گے لیکن عطا نہیں فرمائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَاٰيأَ رَايَا اللّٰهُ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے لوگوں کو سنانے کے لیے نیکی کی اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو (اس کا عذاب اور ذلت) سنائے گا اور جو شخص دکھاوے کے لیے نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اسے نیک اعمال کا اجر وثواب دکھائے گا (لیکن عطا نہیں فرمائے گا)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رای اللہ بہ کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھاوا کرنے والے کے عیب اور گناہ لوگوں کو دکھائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئله 142 جس عمل میں اللہ کی رضا کے علاوہ کسی دوسرے کی رضا بھی مطلوب ہو اس کا اجر وثواب اللہ نہیں دیں گے۔

عَنْ أَبِيْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ ﷛ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ : مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (حسن)

حضرت ابوسعد بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں سب کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے اللہ کی رضا کے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں کسی دوسرے کی رضا کو بھی شریک کر لیا تو وہ غیر اللہ سے ہی اپنا ثواب طلب کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو شریکوں اور شرک سے بے نیاز ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 143 دکھاوے کے تمام نیک اعمال اللہ تعالیٰ قیامت کے روز غبار بنا کر اڑا

[1] کتاب الزهد، باب تحريم الرياء

[2] كتاب الزهد ، باب الرياء والسمعة (3388/2)

دیں گے خواہ پہاڑ برابر ہوں۔

عَنْ ثَوْبَانَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَاَعْلَمَنَّ اَقْوَاماً مِنْ اُمَّتِيْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِحَسَنَاتٍ اَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضَاءَ فَيَجْعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُوْرًا قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ اَنْ لاَ نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لاَ نَعْلَمُ قَالَ اَمَّا اِنَّهُمْ اِخْوَانُكُمْ مِنْ جِلْدَتِكُمْ وَ يَاخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَاخُذُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اَقْوَامٌ اِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ اِنْتَهَكُوْهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے بعض ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے روز آئیں گے تو ان کی نیکیاں تہامہ پہاڑ کے برابر ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں غبار بنا کر اڑا دے گا حضرت ثوبان نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں ان کی نشانیاں کھول کر بتائیں تا کہ ہم بھی شعوری طور پر کہیں ان میں شامل نہ ہو جائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو، وہ تمھارے ہی بھائی بند ہوں گے تمھاری قوم سے ہوں گے جس طرح تم راتوں میں عبادت کرتے ہو ایسے ہی وہ بھی راتوں میں عبادت کریں گے لیکن جب تنہائی میں ان کا واسطہ اللہ کی حرمتوں پڑے گا تو انہیں پامال کریں گے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

أَلْاَمْرُ الثَّالِثُ ...... أَلنِّفَاقُ

تیسری بات......نفاق

مَسئله 144 آمر وناہی کو نفاق سے پاک ہونا چاہیے۔

﴿أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○﴾ (44:2)

''تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ (اللہ کی نازل کردہ) کتاب پڑھتے ہو کیا عقل سے کام نہیں لو گے؟'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 44)

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ

❶ كتاب الزهد ، باب ذكر الذ نوب (3423/2)

بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لاَ يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلاَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ .رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور پھر صحیح سالم ہوجاتے'' (پھر دوبارہ کاٹے جاتے) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' جبریل علیہ السلام نے بتایا ''یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 145 آمر وناہی کو خود اپنی باتوں کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے۔

﴿وَمَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَآ أَنْهٰكُمْ عَنْهُ ط إِنْ اُرِيْدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ط وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ إِلَّا بِاللّٰهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ○﴾ (11:88)

''حضرت شعیب نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ جن برائیوں سے تمہیں روکتا ہوں خود ان کا ارتکاب کروں میں تو اصلاح کے سوا کچھ نہیں چاہتا جتنی بھی کرسکوں اور اس کی توفیق اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں مل سکتی اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' (سورۃ ہود، آیت نمبر 88)

مَسئلہ 146 قیامت کے روز اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرنے کی سخت پکڑ ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لاَ تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلُ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَ اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَ اَبْلاَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز بندے کے پاؤں اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے اپنی عمر کہاں کھپائی ؟ اپنے علم کے مطابق عمل کتنا کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا؟'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحيح الجامع الصغير للالبانی الجزء الاول ،رقم الحديث 128

❷ كتاب صفة القيامة والرقائق والورع رقم الحديث 2417

مَسئلہ 147 صحابی رسول ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں علم کے مطابق عمل نہ کرسکنے پر جواب دہی کا خوف!

عَنْ لُقْمَانَ يَعْنِي ابْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : إِنَّمَا أَخْشٰى مِنْ رَبِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَدْعُوْنِي عَلٰى رَءُوْسِ الْخَلاَئِقِ ، فَيَقُوْلُ لِيْ : يَا عُوَيْمِرُ ، فَأَقُوْلُ : لَبَّيْكَ رَبِّ ، فَيَقُوْلُ : مَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [1] (صحيح)

حضرت لقمان یعنی ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ”میں قیامت کے روز اپنے رب سے ڈرتا ہوں کہ مجھے ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”اے عویمر!“ میں عرض کروں گا ”اے میرے رب! حاضر ہوں۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 148 جس علم کے مطابق آدمی خود عمل نہ کرسکے ایسے علم سے پناہ مانگنی چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (1) ایسا علم جو نفع نہ دے (یعنی جس کے مطابق عمل نہ ہو) (2) ایسا دل جو خوف نہ کھائے (3) ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو (4) اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

أَلْأَمْرُ الرَّابِعُ ...... أَلْغَضَبُ

چوتھی بات......غصہ

مَسئلہ 149 آمر وناہی کو غصہ نہیں کرنا چاہیئے۔

---

[1] الترغيب والترهيب ، لمحى الدين ديب مستو ، كتاب العلم ، باب الترهيب من ان يعلم و لا يعمل بعلم (216/1)

[2] صحيح سنن ابن ماجة، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 3094

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ O﴾(134:3)

''وہ لوگ جو اچھے اور برے حالات میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جاتے ہیں اور درگزر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں سے محبت فرماتے ہیں۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 134)

مسئلہ 150 غصہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷛ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ للّٰهِ ﷺ ! أَوْصِنِيْ ، قَالَ ((لاَ تَغْضَبْ)) قَالَ : قَالَ الرَّجُلُ فَفَكَّرْتُ حِيْنَ ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (صحيح)

حضرت حمید بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے نصیحت فرمائیں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''غصہ نہ کر'' راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے کہا میرا خیال ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تو ساتھ یہ بھی فرمایا ''غصہ تمام برائیوں کو جمع کر دیتا ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 151 غصہ نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہتا ہے۔ انشاء اللہ!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ﷛ أَنَّهُ سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاذَا يُبَاعِدُنِيْ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ ((لاَ تَغْضَبْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''کون سا عمل مجھے اللہ تعالیٰ کے غصہ سے بچا سکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''غصہ نہ کر۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 152 بار بار درخواست کرنے پر رسول اکرم ﷺ نے صحابی کو یہی نصیحت فرمائی ''غصہ نہ کر۔''

عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ﷛ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بْنُ عَمٍّ لِيْ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا

❶ 373/5، تحقيق شعيب الارنؤوط (23171/38)

❷ 175/2، تحقيق شعيب الارنؤوط (6635/11)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْ لِیْ قَوْلًا وَأَقْلِلْ لَعَلِّیْ أَعْقِلُهُ ، قَالَ ((لاَ تَغْضَبْ)) قَالَ : فَعُدْتُ لَهُ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِکَ يَعُوْدُ إِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَغْضَبْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے چچازاد بھائی نے یہ بات بتائی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جو مختصر ہوتا کہ میں اچھی طرح سمجھ سکوں''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''غصہ نہ کر''میں نے کئی بار اپنی درخواست دوہرائی ہر بار رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہی جواب دیا''غصہ نہ کر۔''اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 153 غصہ پینے کا اجر وثواب اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ إِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''اللہ کے ہاں کسی دوسرے گھونٹ (یعنی عمل) کا اتنا بڑا اجر نہیں جتنا اس غصہ کے گھونٹ کا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لیے پی جاتا ہے۔''اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 154 کسی زیر دست سے بدلہ لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود غصہ پی جانے والے کو قیامت کے روز سب لوگوں کے سامنے اپنی پسند کی حور منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسِ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُ وْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِیْ أَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❸ (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا''جو شخص غصہ نکالنے کی قدرت رکھنے کے باوجود غصہ پی جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سارے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔''اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ 370/5، تحقیق شعیب الارنؤوط (23137/38) ❷ کتاب الزهد ، باب الحلم (3377/2)

❸ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی کظم الغیظ (1645/2)

مسئلہ 155 غصہ نہ کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ ، قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ''مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''غصہ نہ کر تیرے لئے جنت ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 156 غصہ کے وقت خاموش رہنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو دین سکھاؤ لیکن نرمی کرو، سختی نہ کرو اور جب غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ، جب غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 157 غصہ کے وقت بیٹھنا یا لیٹنا بھی غصہ کو ختم کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا ((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3] (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے اور اگر اس طرح غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو بہتر ورنہ اسے چاہئے کہ لیٹ جائے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

---

[1] الترغيب والترهيب، لمحي الدين ديب، كتاب الادب الترهيب من الغضب (4050/3) ، شیخ ناصر الدین البانی نے اسے صحیح لکھا ہے ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر (7251/6)

[2] 365/1، تحقيق شعيب الارناؤط ، الجزء الخامس، رقم الحديث 3448

[3] كتاب الادب، باب ما يقال عنه الغضب (4000/3)

مَسئلہ 158 غصہ دور کرنے کے لئے......أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ...... پڑھنا چاہئے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِيْ يَجِدُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالَ : الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِيْ مِنْ جُنُوْنٍ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو گالی گلوچ کرنے لگے۔ ایک آدمی کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے اگر یہ پڑھے تو اس کا سارا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ ہے ﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ (یعنی میں شیطان مردود سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں)'' آدمی کہنے لگا ''کیا آپ ﷺ سمجھتے ہیں مجھے جنون لاحق ہے؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جواب دینے والا یا تو منافق تھا یا جاہل جسے صرف یہی علم تھا کہ یہ کلمہ صرف جنون کا علاج ہے (ثوری)۔

أَلْاَمْرُ الْخَامِسُ ...... أَلتَّجَسُّسُ

پانچویں بات......تجسس

مَسئلہ 159 آمر وناہی کو کسی کے عیوب کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ﴾(12:49)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں نہ دوسروں کے معاملات کی ٹوہ لگاؤ اور نہ ہی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی غیبت کرے۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 12)

---

[1] كتاب البر والصلة والاداب ، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَ لاَ تَحَسَّسُوْا وَلاَ تَجَسَّسُوْا وَلاَ تَنَافَسُوْا وَلاَ تَحَاسَدُوْا وَلاَ تَبَاغَضُوْا وَ لاَ تَدَابَرُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ ! إِخْوَانًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بدگمانی سے بچو یہ بہت بڑا جھوٹ ہے کسی کی باتوں پر کان نہ لگاؤ، جاسوسی نہ کرو، دوسرں پر (دنیا کے معاملہ میں) رشک نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، غیبت نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 دوسروں کے عیوب کی ٹوہ لگانے والا مزید بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ)) أَوْ ((كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحيح)

حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اگر تو لوگوں کے عیوب کے درپے ہو جائے گا تو انہیں بگاڑ دے گا یا انہیں بگاڑ کے قریب کر دے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 جو شخص کسی دوسرے کے عیوب ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیوب ڈھانپیں گے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں ستر پوشی فرمائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب البر والصلة ، باب تحريم الظن والتجسس

[2] كتاب الادب ، باب النهی فی التجسس (4088/3)

[3] ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی ستر علی المسلمين (1151/2)

مَسئلہ 162 جو شخص دوسرے کے عیوب کی ٹوہ لگائے گا اللہ اسے گھر بیٹھے ذلیل و رسوا کرے گا۔

عَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یَدْخُلِ الْإِیْمَانُ قَلْبَہٗ لاَ تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلاَ تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِہِمْ فَإِنَّہٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِہِمْ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ فِیْ بَیْتِہٖ)). رَوَاہُ أَبُوْ دَاوٗدَ [1] (صحیح)

حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو لیکن دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو نہ ہی ان کے عیوب کے پیچھے پڑو اس لیے کہ جو شخص دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اللہ اس کے عیب کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کے عیب کے درپے ہو گیا اللہ اس کو رسوا کر کے چھوڑے گا۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

أَلْاَمْرُ السَّادِسُ ...... أَلْغُلُوُّ

چھٹی بات......انتہا پسندی

مَسئلہ 163 آمرو ناہی کو انتہا پسند یا شدت پسند نہیں ہونا چاہیے۔

﴿یَا أَہْلَ الْکِتَابِ لاَ تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلاَ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰہِ إِلَّا الْحَقَّ ط﴾ (171:4)

''اے اہل کتاب دین میں غلو اختیار نہ کرو اور اللہ کی طرف حق کے علاوہ کوئی دوسری بات منسوب نہ کرو۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 171)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((وَإِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ فَإِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَلْغُلُوُّ فِی الدِّیْنِ)). رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دین میں غلو اختیار کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے ہی ہلاک کیا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((ہَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَہَا ثَلاَثًا)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

---

[1] کتاب الادب، باب فی الغیبة (4083/3)
[2] کتاب المناسک، باب التقاط الحصی (2863/2)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہلاک ہوئے شدت پسندی اختیار کرنے والے'' آپ نے یہ الفاظ تین بار ارشاد فرمائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 164 اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ط إِنَّ أَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴾(19:31)

''اور اپنی چال میں میانہ روی رکھ، آواز پست رکھ بے شک سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 19)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یٰٓأَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالْقَصْدِ)) ثَلاَثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے لوگو! میانہ روی اختیار کرنا تم پر واجب ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین بار ارشاد فرمائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 لوگوں کو جائز آسانی اور سہولت کا راستہ دینا چاہئے۔

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ ((بَشِّرُوْا وَ لاَ تُنَفِّرُوْا وَ یَسِّرُوْا وَ لاَ تُعَسِّرُوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی مہم پر بھیجتے تو یہ نصیحت فرماتے ''لوگوں کو خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا اور آسانی پیدا کرنا، دشواری میں نہ ڈالنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دو جائز کاموں میں سے آسان کام منتخب کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ أَمْرَیْنِ أَحَدُهُمَا

---

❶ کتاب العلم، باب هلک المتنطعون ❷ کتاب الزهد، باب المعاومة علی العمل (3419/2)

❸ کتاب الجهاد والسیر، باب الامر بالتیسیر

أَيْسَرُ مِنَ الْآخِرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسان کام کا انتخاب فرماتے بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوا گر اس میں گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے تمام لوگوں کی نسبت اس سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

أَلْأَمْرُ السَّابِعُ ...... أَلْبَغْيُ

ساتویں بات......قانون شکنی

مَسئلہ 167 آمر وناہی کو قانون شکنی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

﴿ فَذَكِّرْ قف إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○﴾(88:21-22)

''(اے محمد) آپ نصیحت کریں، آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں، ان پر داروغہ نہیں۔(کہ انہیں زبردستی احکام منوائیں)''(سورہ الغاشیہ، آیت نمبر 21-22)

﴿ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَ مَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ قف فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ○﴾(50:45)

''جو باتیں یہ بناتے ہیں ہم انہیں خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والا بنا کر نہیں بھیجے گئے پس اس قرآن کے ساتھ نصیحت کرا سے جو میرے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے۔''(سورہ ق، آیت 45)

﴿ فَإِنْ أَعْرَضُوْا فَمَآ أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ط إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ ط ﴾(42:48)

''پس اگر وہ منہ موڑ لیں (یعنی ایمان نہ لائیں تو آپ فکر مند نہ ہوں) ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔آپ پر پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں۔''(سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 48)

مَسئلہ 168 بے بسی کے حالات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اپنی جان بچانے کے لئے کفار کی مرضی کے ناروا کلمات ادا

[1] کتاب الفضائل ، باب مباعدته ﷺ للاثام و اختیاره من المباح اسهله و انتقامه لله تعالیٰ عند انتهاک حرماته

کرنے کی اجازت دے دی، لیکن قانون شکنی کی اجازت نہیں دی۔

عَنْ أَبِیْ عُبَیْدَ ۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ عَنْ أَبِیْهِ ﷺ قَالَ أَخَذَ الْمُشْرِکُوْنَ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ ﷺ فَلَمْ یَتْرُکُوْهُ حَتّٰی سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ ذَکَرَ آلِهَتَهُمْ بِخَیْرٍ ثُمَّ تَرَکُوْهُ فَلَمَّا أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا وَرَآءَکَ ؟)) قَالَ : شَرٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا تَرَکْتُ حَتّٰی نِلْتُ مِنْکَ وَ ذَکَرْتُ آلِهَتَهُمْ بِخَیْرٍ قَالَ ((کَیْفَ تَجِدُ قَلْبَکَ ؟)) قَالَ : مُطْمَئِنًّا بِالْإِیْمَانِ قَالَ ((إِنْ عَادُوْا فَعُدْ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❶

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مشرکوں نے پکڑ لیا اور اس وقت تک نہ چھوڑا (یعنی سزا دیتے رہے) جب تک انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی نہ دی اور ان کے معبودوں کا بھلائی سے تذکرہ نہ کیا۔ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کیا ہوا؟'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''بہت برا ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا گیا جب تک میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا کلمات نہ کہے اور ان کے معبودوں کی تعریف نہیں کی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''اپنے دل کی کیا کیفیت محسوس کرتے ہو؟'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''ایمان پر پوری طرح مطمئن ہے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر یہ مشرک دوبارہ ایسا کریں تو تُو بھی ایسا ہی کرنا۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 169 جب تک حکمران نظام صلاۃ قائم کرتے رہیں تب تک قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَتَکُوْنُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْکِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِیءَ وَ مَنْ أَنْکَرَ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَ تَابَعَ)) ، قَالُوْا: أَفَلاَ نُقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ ((لاَ ، مَا صَلَّوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عنقریب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں گے جن کے اچھے کام بھی تم دیکھو گے اور برے کام بھی دیکھو گے، جس نے برے کام کو پہچان لیا (اور

---

❶ کتاب المرتد ، باب المکرہ علی الردۃ

❷ کتاب الامارت ، باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع

اسے ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے روکنے کی کوشش کی) وہ بری ہو گیا اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا، لیکن جو ان کی برائی پر راضی ہوا اور ان کے پیچھے چلا (وہ ہلاک ہوا)۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''کیا ہم ایسے حکمرانوں سے لڑائی نہ کریں (حکومت چھیننے کے لئے)؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 170 سربراہ مملکت کو بھی قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ ﷺ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلاَعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ ﷺ هُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا؟)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لاَ تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا ''ان لعان کرنے والوں میں ہی وہ عورت بھی تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو رجم کرا دیتا۔'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے ''نہیں وہ ایک اور عورت تھی علانیہ بدکار۔'' (جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مدینہ منورہ میں ایک عورت بدکاری کی وجہ سے بدنام تھی، لیکن اسے سزا دینے کے لئے اسلامی قانون کے مطابق چار گواہ نہیں تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج بالا الفاظ ارشاد فرمائے۔

مَسئلہ 171 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائلی سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قانون ہاتھ میں لینے سے روک دیا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِيْ رَجُلاً لَمْ أَمَسَّهُ حَتّٰى اٰتِيَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ !)) قَالَ كَلاَّ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِسْمَعُوْا إِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَ أَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھوں تو اسے کچھ نہ کہوں (یعنی قتل نہ کروں) جب تک چار گواہ نہ لے

[1] کتاب اللعان [2] کتاب اللعان

آ وَں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں، کچھ نہ کہو۔'' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو فوراً ہی اس کا تلوار سے کام تمام کردوں گا۔'' آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے) فرمایا ''ذرا سنو! تمہارے صاحب کیا کہتے ہیں؟ (ٹھیک ہے) وہ بڑے غیرت مند ہیں، لیکن میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں (یعنی حرام کام سے نفرت کرنے والا ہوں) اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو غیر محرم کے ساتھ ناجائز حالت میں دیکھ لے تب بھی اسے اپنی بیوی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں، البتہ قانون کے مطابق طلاق دینے کی اجازت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِذَا رَأَيْتُ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ إِمْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو غیر محرم مرد کے ساتھ دیکھے تو اسے قتل کردے یا کیا کرے؟'' اللہ تعالیٰ نے اس پر قرآن مجید میں لعان کا حکم نازل فرمایا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو غیر محرم کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھ لے اور گواہ موجود نہ ہوں تو اس مرد کو عدالت میں پہلے خود چار بار یوں کہنا چاہئے ''میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں یہ عورت زانیہ ہے۔'' اور پانچویں بار یوں کہنا چاہئے ''میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔'' عورت زنا کا اقرار نہ کرے تو اسے اپنے براءت کے لئے یوں کہنا پڑے گا ''میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ مرد جھوٹا ہے۔'' پانچویں بار یوں کہے ''اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔'' اس کے بعد دونوں میاں بیوی میں عدالت علیحدگی کروا دے گی۔ اسے شرعی اصطلاح میں ''لعان'' کہتے ہیں۔

❄❄❄

[1] کتاب الطلاق ، باب التلاعن عن المسجد

أَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاُسْوَةُ الْاَنْبِيَاءِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں
انبیاء کرام علیہم السلام کا اسوہ حسنہ

مَسئلہ 173 نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔

﴿فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾(7: 156-157)

''میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو (شرک اور گناہ سے) بچیں گے اور ہماری آیات پر ایمان لائیں گے۔ (آج ان صفات کے حامل) وہ لوگ ہیں جو اس پیغمبر نبی اُمی کی پیروی کرتے ہیں جس کی صفات ان کی اپنی کتابوں تورات اور انجیل میں لکھی ہوئی ہیں، وہ نبی اُمی ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے اور وہ زنجیریں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں، اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 157)

مَسئلہ 174 بعثت انبیاء کا اصل مقصد ہے ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ۔

﴿ رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ م بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞﴾ (165:4)

''اللہ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا جو (نیک اعمال پر) خوشخبری دینے والے اور (برے اعمال پر) ڈرنے والے تھے تاکہ لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ النساء آیت 165)

مَسئلہ 175 تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی امت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دیا۔

① حضرت نوح علیہ السلام:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّاتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۞ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَأَطِيْعُوْنِ ۞ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ط إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ م لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞﴾ (1-4:71)

''بے شک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائے اس سے پہلے کہ اسے عذاب الیم آلے۔ نوح نے کہا اے میری قوم میں تمہارے لیے کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اللہ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہارے عذاب کا مقرر وقت ٹال دے گا البتہ موت کا مقررہ وقت ٹالا نہیں جا سکتا۔ کاش تم جان لو۔'' (سورۃ نوح، آیت نمبر 1 تا 4)

② حضرت ہود علیہ السلام:

﴿وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا ط قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۞ يٰقَوْمِ لَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ط إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ط أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○﴾ (11:50-52)

''اور قوم عاد کی طرف، ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو بھیجا، ہود (علیہ السلام) نے کہا اے میری قوم، اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں، تم نے (دوسرے الٰہ بنا کر) محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں۔ اے میری قوم میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو اس ذات کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے؟ اور اے میری قوم اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو وہ تم پر مسلسل بارش نازل فرمائے گا، تمہاری قوت میں اور بھی اضافہ فرما دے گا اور مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 51 تا 52)

③ حضرت صالح علیہ السلام:

﴿وَإِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ ۖ إِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○﴾ (11:61)

''اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں، وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں آباد کیا، اس سے معافی مانگو، اس کے حضور توبہ کرو یقیناً میرا رب قریب ہے، دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔'' (سورۃ ہود، آیت نمبر 61)

④ حضرت ابراہیم علیہ السلام:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا إِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ ○ قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَآئَنَا لَهَا عَابِدِيْنَ ○ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالُوْا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○﴾ (21:51-58)

''اور اس سے (یعنی موسیٰ علیہ السلام) سے پہلے ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کی نیکی عطا کی اور ہم اس (یعنی ابراہیم) سے پوری طرح آگاہ تھے (کہ وہ اس نیکی کا اہل ہے) اور جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیاں کیسی ہیں جن کی عبادت پر تم ریجھے ہوئے ہو، انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ان کی بندگی کرتے پایا ہے، ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا تم بھی تمہارے آباؤ اجداد بھی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔ انہوں نے پوچھا کیا تو واقعی دل کی بات کہہ رہا ہے یا محض مذاق کر رہا ہے؟ ابراہیم (علیہ السلام) نے جواب دیا ہاں تمہارا رب تو وہی ہے جو زمین اور آسمانوں کا رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہی دیتا ہوں۔ اچھا اللہ کی قسم! میں تمہارے ان بتوں کا کچھ علاج کروں گا جب تم یہاں سے کہیں جاؤ گے۔ (چنانچہ موقع ملتے ہی) ابراہیم (علیہ السلام) نے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے سوائے بڑے بت کے تا کہ وہ (حقیقت حال جاننے کے لیے) اس کی طرف رجوع کریں۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 51 تا 58)

⑤ حضرت لوط علیہ السلام:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝﴾ (7:81-80)

''اور لوط (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہیں کیا؟ بے شک تم اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کی بجائے مردوں کے پاس آتے ہو؟ تم تو بالکل ہی حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 80 تا 81)

⑥ حضرت شعیب علیہ السلام:

﴿وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۚ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (7:86-85)

''اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف راہنمائی آ گئی ہے

لہٰذا پیمانے اور وزن پورے رکھو، لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم واقعی مومن ہو اور ہر راستے پر (راہزن بن کر) نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرو اور جو ایمان لانا چاہے اسے اللہ کی راہ سے روک دو اور اس راستے کو ٹیڑھا کرنے لگو، یاد رکھو جب تم تھوڑے تھے اللہ نے تم کو زیادہ کیا اور غور کرو کہ فساد برپا کرنے والوں کا (اس سے پہلے) کیا انجام ہوا؟''
(سورہ الاعراف، آیت نمبر 85 تا 86)

⑦ حضرت یوسف علیہ السلام:

﴿يَاصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَآ أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ؕ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّآ إِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○﴾ (12:40-39)

''اے زنداں کے ساتھیو، (سوچو) کیا بہت سے متفرق رب اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ اللہ کے علاوہ جن کی تم بندگی کرتے ہو وہ تو (خود ساختہ) نام ہیں جو تم نے یا تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں حالانکہ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ بے شک حکومت اللہ کے علاوہ کسی کے لائق نہیں اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (سورۃ یوسف، آیت نمبر 39 تا 40)

⑧ حضرت موسیٰ علیہ السلام:

﴿وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ إِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ حَقِيْقٌ عَلٰٓى أَنْ لَّآ أَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ ○﴾ (7:105-104)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں اس بات پر پکا ہوں کہ اللہ کا نام لے کر سچ کے علاوہ کوئی اور بات نہ کروں، میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں لہٰذا تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 104 تا 105)

⑨ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝﴾ (64:43)

''بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی لہٰذا اسی کی عبادت کرو، بے شک یہی تمہارا سیدھا راستہ ہے۔'' (سورۃ الزخرف، آیت نمبر 64)

⑩ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ أَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾ (102:4-1)

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔'' (سورہ اخلاص، آیت 1 تا 4)

۝ ۝ ۝

اَلنَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ﷺ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے نبی کریم ﷺ

مسئلہ 176 رسول اکرم ﷺ نے تمام امت کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ : أَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ : رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ یُّسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّیْ أَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَأَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ نَّسْجُدَ لَکَ قَالَ ((أَ رَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ أَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ)) قَالَ : قُلْتُ لاَ ، قَالَ ((فَلاَ تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمُرُ أَحَدًا أَنْ یَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ یُّسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ[1]

حضرت قیس بن سعد ؓ کہتے ہیں میں حیرہ (یمن کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے آگے سجدہ کرتے دیکھا میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ ﷺ سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا بتاؤ اگر تمہارا گزر میری قبر پر ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کی ''نہیں!'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے مقرر کیا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابوداؤد، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1873

مَسئله 177 اپنے غلام کو کوڑے مارنے والے صحابی کو رسول اکرم ﷺ نے سختی سے روکا۔

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ اْلاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : کُنْتُ أَضْرِبُ غُلاَمًا لِیْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِیْ ((إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ !)) فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنٰی مِنِّیْ إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ یَقُوْلُ ((اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ ! إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ !)) قَالَ : فَأَلْقَیْتُ السَّوْطَ مِنْ یَدِیْ ، فَقَالَ ((إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ ! أَنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی هٰذَا الْغُلاَمِ)) قَالَ : فَقُلْتُ لاَ أَضْرِبُ مَمْلُوْکًا بَعْدَهُ أَبَدًا وَ رِوَایَةً قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ .)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنی ''ابومسعود، خبردار!۔'' لیکن غصہ کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہ سکا۔ جب آواز قریب آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ رسول اکرم ﷺ تھے جو فرما رہے تھے ''ابومسعود! یاد رکھ، ابومسعود! یاد رکھ۔'' میں نے (یہ سُن کر) اپنا کوڑا نیچے پھینک دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ابومسعود! یاد رکھ جتنی تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اللہ اس سے کہیں زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔'' میں نے عرض کی ''آج کے بعد میں کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔'' دوسری روایت میں ہے کہ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! میں اسے اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا چمٹ جاتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 178 رسول اکرم ﷺ کی تعریف میں غلو کرنے والے کو آپ ﷺ نے فوراً روک دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَرَاجَعَهُ فِیْ بَعْضِ الْکَلاَمِ فَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَ جَعَلْتَنِیْ مَعَ اللّٰهِ عَدْلاً (وَفِیْ لَفْظٍ نِدًّا) لاَ بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ[2]

---

[1] کتاب الایمان ، باب صحبة الممالیک

[2] سلسله احادیث الصحیحه،للالبانی ، (1-139)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کرتے ہوئے کہا ''جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا ہے۔'' (ایک روایت میں ہمسر کے الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' (ایسا نہ کہو) بلکہ یوں کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے۔'' اسے بخاری نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 179 سونے کی انگوٹھی پہن کر آنے والے صحابی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی اتارنے کا حکم دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهِ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ إِنْتَفِعْ بِهِ ،قَالَ : لَا وَاللّٰهِ ! لَا اٰخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی اور ارشاد فرمایا'' تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور پھر اسے ہاتھ میں لے لیتا ہے'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا'' اپنی انگوٹھی اٹھا لو (اسے بیچ کر) فائدہ حاصل کرو'' اس آدمی نے کہا ''اللہ کی قسم! جس انگوٹھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غصہ سے) پھینکا ہے میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 180 حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو'' کالی کا بیٹا'' کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو سخت الفاظ میں منع فرمایا۔

عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيْتُ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ بِالرَّبْذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ إِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ

[1] كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال

فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ربذہ (مدینہ منورہ سے تین میل دور دیہات) میں ملا اور دیکھا تو ابوذر رضی اللہ عنہ اور ان کا غلام ایک جیسا قیمتی جوڑا پہنے ہوئے ہیں میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ابوذر نے بتایا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی اس کی ماں کو برا کہا (تو اس نے میری شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی) نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تو نے اس کی ماں کو گالی دی ہے؟ بے شک تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کی خو بو باقی ہے۔ (یاد رکھو) یہ خادم تمہارے بھائی ہیں اللہ نے انہیں تمہارا زیردست بنایا ہے پس جس کسی کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے وہی کچھ کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے اور ان سے وہ کام نہ لو جسے وہ نہ کر سکیں اور اگر ایسا کام لینا ضروری ہو تو پھر خود ان کی مدد کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 گیلا اناج خریدار سے چھپانے والے تاجر کو رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ ((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)) فَقَالَ : أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اناج کے ایک ڈھیر پر گذر ہوا آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو ہاتھ گیلا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اناج کے مالک سے دریافت فرمایا ''یہ کیا؟'' اناج کا مالک کہنے لگا ''یا رسول اللہ ﷺ! بارش سے گیلا ہو گیا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم نے گیلا اناج اوپر کیوں نہیں کیا تا کہ لوگ (خریدنے سے پہلے) اسے دیکھ لیں جس نے کسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے

---

❶ كتاب الايمان ، باب المعاصي من امر الجاهلية

❷ كتاب الايمان ، باب قول النبي ﷺ من غش فليس منا

انہیں سونے کی صلیب گلے سے اتارنے کا حکم دیا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ إِطْرَحْ عنك هَذَا لْوَثْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا۔ میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے عدی! یہ بت گلے سے اتار کر پھینک دو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 رسول اکرم ﷺ نے خطوط کے ذریعہ بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض انجام دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا...... ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ دِحْيَةُ ﷺ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرىٰ فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ...... ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو دے کر بصری کے حاکم کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہرقل کو بھیج دیا۔ ہرقل نے وہ خط پڑھا اس میں لکھا تھا ''بسم اللہ الرحمان الرحیم محمد ﷺ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام ہے۔ سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد، میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام قبول کرے گا تو بچ جائے گا اور اللہ تجھے دہرا اجر دے گا، اگر اسلام قبول نہیں کرے گا تو تیری رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔ اے اہل کتاب آ ؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور

❶ ابواب تفسير القرآن ، باب ومن سورة التوبه (2471/3)

❷ با ب كيف كان بدء الوحى

تمہارے درمیان یکساں اہمیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کے سوا ہم کسی دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں پس اگر (اہل کتاب) نہ مانیں تو (اے مسلمانو) تم ان سے کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو (ایک اللہ کے) فرماں بردار ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 184 **رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کے اوامر ونواہی پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے تھے۔**

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ! أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : أَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرْآنَ ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَتْ : فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی ''اے ام المومنین (عائشہ رضی اللہ عنہا)! مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں تو بتائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟'' میں نے عرض کی ''کیوں نہیں'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''نبی اکرم ﷺ کا اخلاق وہی تھا جس کا قرآن مجید نے حکم دیا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

♦ ♦ ♦

[1] كتاب صلاة المسافرين باب صلاة الليل وعدد ركعات للنبى فى الليل

آثَارُ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل

مَسئلہ 185 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت سے قبل تیمارداری کے لئے آنے والے نوجوان کو اپنا ازار اونچا کرنے کا حکم دیا۔

عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ...... وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ : أَبْشِرْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَکَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدَمٍ فِی الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِّيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ ، قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِکَ كَفَافٌ لَا عَلَیَّ وَ لَا لِیْ فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْاَرْضَ ، قَالَ رُدُّوْا عَلَیَّ الْغُلَامَ ، قَالَ : يَا ابْنَ أَخِیْ إِرْفَعْ ثَوْبَکَ فَإِنَّهُ أَنْقٰى لِثَوْبِکَ وَ أَتْقٰى لِرَبِّکَ ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ ایک آدمی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زخمی حالت میں تیمارداری کے لئے) آیا اور کہنے لگا ''اے امیر المؤمنین! خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی نعمت سے نوازا اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ بہت سے لوگوں سے پہلے اسلام لائے پھر آپ امیر المؤمنین بنے اور عدل سے کام لیا پھر شہادت نصیب ہوئی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ساری باتوں کے جواب میں) کہا کہ حکومت کے معاملے میری خواہش ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤں (یعنی نہ جزا ہو نہ سزا) پھر جب وہ نوجوان واپس پلٹا تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا) اس کا ازار زمین پر گھسٹ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اس لڑکے کو میرے پاس واپس لاؤ۔'' (وہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے

[1] کتاب المناقب ، باب قصة البيعة و الاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فرمایا) میرے بھتیجے ! اپنا ازار اونچا کر تیرا کپڑا بھی صاف رہے گا اور اپنے رب کے حضور تقویٰ کا درجہ بھی پائے گا ۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

مَسئله 186 **حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ملازموں کو بروقت تنخواہ ادا نہ کرنے پر اپنے خزانچی کو حکم دیا کہ وہ ملازموں کی تنخواہ ادا کرے ۔**

عَنْ خَيْثَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذْ جَآءَ هُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ ، فَقَالَ : أَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا خزانچی آیا ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا ’’کیا تم نے غلاموں کو خرچ ادا کر دیا ہے ؟‘‘ خزانچی نے جواب دیا ’’نہیں !‘‘ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ’’ان کا خرچ ادا کرو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ’’آدمی کی (ہلاکت کے لئے) اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسے وہ خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک لے ۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مَسئله 187 **حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں تصویر والا پردہ دیکھا تو ناراض ہوئے اور دعوت کھائے بغیر واپس آ گئے ۔**

دَعَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَبَا أَيُّوْبَ فَرَاٰى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَآءُ فقال : مَنْ كُنْتُ أَخْشٰى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشٰى عَلَيْكَ وَاللّٰهِ لاَ أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ . ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت پر بلایا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ’’عورتوں نے ہمیں (یہ پردہ لگانے پر) مجبور کر دیا ‘‘ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ’’مجھے خدشہ تھا شاید یہ

---

[1] کتاب الزکاۃ ، باب فضل النفقة علی العیال و المملوک

[2] کتاب النکاح ، باب هل یرجع اذا رای منکر فی الدعوة

کوئی دوسرا شخص ایسا کام کرے گا لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا'' اور (یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر) واپس پلٹ گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 188 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جسم گوندنے اور گندوانے والی عورتوں پر چہرے سے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر اور دانت کشادہ کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى ، مَالِيْ لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ ؟ وَ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے گوندنے اور گندوانے والی عورتوں پر، چہرے سے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت کشادہ کرنے یا کروانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے پھر کیا وجہ ہے جن عورتوں پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے ان پر میں لعنت نہ کروں۔ (رسول اللہ ﷺ کی لعنت اللہ کی لعنت ہونے کی دلیل) قرآن مجید کی یہ آیت ہے ''رسول جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر 7) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 189 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو شرکیہ دم اور تعویذ کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ))قَالَتْ : قُلْتَ لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلاَنِ نِ الْيَهُوْدِيِّ يَرْقِيْنِيْ فَإِذَا رَقَانِيْ سَكَنَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) يَقُوْلُ ((أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحيح)

[1] كتاب اللباس ، باب المتفلجات للحسن

[2] صحيح سنن ابی داؤد ،للالبانی ،الجزء الثانی ، رقم الحديث 3288

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم ٹونے اور تعویذ شرک ہیں۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا ''عبداللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ میں شدید درد تھا۔فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آنا جانا ہے، اس نے مجھے دم کیا اور مجھے آرام آ گیا۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھا جو اپنے ہاتھ سے تیری آنکھ کو اذیت پہنچا رہا تھا، جب اس (یہودی) نے دم کیا تو شیطان باز آ گیا۔زینب! تجھے دم کرنے کے لئے وہ کلمات کافی تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے ''اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 190 **حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بیوی اپنے شوہر کی بیماری میں رونے اور چلانے لگیں تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔**

عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ : وَجِعَ أَبُوْ مُوْسٰی وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَیْهِ وَ رَأْسُهٗ فِیْ حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهٖ فَصَاحَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَلَمْ یَسْتَطِعْ أَنْ یَّرُدَّ عَلَیْهَا شَیْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَ الْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو شدید درد ہوا جس سے وہ بے ہوش ہو گئے ان کا سر ان کے گھر والوں میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا اہل خانہ کی ایک خاتون نے چلانا شروع کر دیا۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (غشی کی وجہ سے) اسے روک نہ سکے۔جب ہوش آیا تو فرمانے لگے ''جس بات سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں میں بھی اس سے بیزار ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانے والی، بال نوچنے والی اور کپڑے پھاڑنے والی (عورت سے) اظہار بیزاری فرمایا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 191 **حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ و نصیحت**

---

[1] کتاب الایمان ، باب تحریم ضرب الخدود و شق الجیوب

فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ أَنِّیْ أَکْرَهُ أَنْ أُمِلَّکُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے۔ایک آدمی نے ان سے کہا ''اے ابوعبدالرحمٰن ! (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) میری خواہش ہے کہ تم ہمیں روزانہ وعظ ونصیحت کرو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''روزانہ وعظ ونصیحت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ تم وعظ سنتے سنتے اکتا جاؤ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 192 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لڑکوں کو ریشمی لباس پہننے سے روکتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا نَنْزِعُهٗ عَنِ الْغِلْمَانِ وَ نَتْرُکُهٗ عَلَی الْجَوَارِیْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ لڑکوں سے ریشم کا لباس اتروا لیتے اور لڑکیوں کو پہننے دیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 193 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خوشبو لگا کر مسجد میں آنے والی عورت کو سخت الفاظ میں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقِیَتْهُ إِمْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِیْحُ الطِّیْبِ یَنْفَخُ وَ لِذَیْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ : یَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ: وَ لَهٗ وَ تَطَیَّبْتِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ امْرَأَةٍ تَطَیَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ❸ (صحیح)

---

❶ کتاب العلم ، باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة

❷ کتاب اللباس ، باب فی الحریر للنساء (3424/2)

❸ کتاب الترجل ، باب ماجاء فی المرأة تتطیب للخروج (3517/2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک عورت ملی جس سے خوشبو آ رہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے اڑ رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے جبار کی لونڈی! کیا تو مسجد سے آ رہی ہے؟'' اس نے کہا ''ہاں!'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا ''کیا تو نے خوشبو لگا رکھی ہے؟'' عورت نے کہا ''ہاں!'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا ''بے شک میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے گھر جا کر غسل نہ کرے جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے۔ (اور پھر آ کر نماز ادا کرے) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنے کے لئے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالاً يُّعَلِّمُوْنَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَّبْلُغُوْا الْمَكَانَ فَقَالُوْا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا قَالَ : وَ أَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا ، خَالَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی ''ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو کتاب وسنت کی تعلیم دیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ستر آدمی ان کے ساتھ بھیج دیئے۔ انہیں ''قراء'' کہا جاتا تھا ان میں میرے خالو حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے وہ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور رات کے وقت قرآن مجید کا علم سیکھتے سکھاتے۔ دن کے وقت پانی لاتے اور مسجد میں (وضو وغیرہ کے لئے) رکھ دیتے اس کے علاوہ یہ لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور انہیں بیچ کر اہل صفہ اور دیگر فقراء کے لئے کھانا خریدتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قراء کو ان کے ساتھ بھیج دیا لیکن انہوں نے راستے میں ان پر حملہ کر دیا اور ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے ہی ان کو قتل کر ڈالا (قتل ہونے سے

[1] کتاب الامارات، باب ثبوت الجنة للشهيد

پہلے) قراء نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ''یا اللہ! ہمارے نبی کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم تیرے پاس اس حال میں پہنچ چکے ہیں کہ ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خالو حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس پیچھے سے آیا اور (ان کی گردن میں) نیزہ مارا جو پار ہو گیا۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا ''رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

آثَارُ الصَّحَابِيَاتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ
فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں
صحابیات رضی اللہ عنہن کا طرز عمل

مَسئله 195 فرعون کی بیوی نے اپنے شوہر کو موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔

﴿وَقَالَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ط لَا تَقْتُلُوْهُ ق عَسٰى أَنْ يَّنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ○﴾ (9:28)

''فرعون کی بیوی نے کہا یہ (بچہ) تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں اور انہیں (بچے کو قتل نہ کرنے کے انجام کا) شعور نہ تھا۔''
(سورۃ القصص، آیت نمبر 9)

مَسئله 196 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پازیب استعمال کرنے والی بچی کو پازیب استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوْا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک لڑکی آئی جس نے آواز دینے والے گھنگرو پاؤں

[1] كتاب العلم ، باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة

میں پہنے ہوئے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اس کی والدہ سے) کہا اس کے گھنگرو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لایا کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

عَنْ أَنَس رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ أَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ، أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا إِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِيْ أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِيْ وَمَا أَسْئَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا ''واللہ! آپ جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جا سکتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لیے یہ جائز نہیں کہ تیرے ساتھ نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جائے (تو میں تیار ہوں اور) تیرا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہوگا اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مہر طلب نہیں کروں گی۔'' چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور یہی اسلام لانا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر ٹھہرا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198 عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے اپنے بھانجے کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے پر آمادہ کیا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَتْ خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَنَا بِعَقْرَبٍ فَاخَذُوْا عَمَّتِيْ وَ نَاسًا قَالَ : فَلَمَّا أَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَصَفُّوْا لَهُ)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! نَأَى الْوَافِدُ وَانْقَطَعَ الْوَلَدُ وَ أَنَا عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ مَابِيْ مِنْ خِدْمَةٍ فَمُنَّ عَلَيَّ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، قَالَ ((مَنْ وَافِدُكِ؟)) قَالَتْ : عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ، قَالَ ((الَّذِيْ فَرَّ مِنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ)) قَالَتْ : فَمُنَّ عَلَيَّ ، قَالَتْ : فَلَمَّا رَجَعَ ، وَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِهِ نَرٰى أَنَّهُ عَلِيٌّ قَالَ : سَلِيْهِ حِمْلاَنًا ، قَالَ : فَسَأَلَتْهُ حِمْلاَنًا ، فَأَمَرَلَهَا ، قَالَ فَأَتَتْنِيْ فَقَالَتْ

---

❶ كتاب النكاح، باب التزويج على الاسلام (3133/2)

لَقَدْ فَعَلْتَ فَعْلَةً مَا كَانَ أَبُوْكَ يَفْعَلُهَا قَالَتْ إِئْتِهِ رَاغِبًا أَوْ رَاهِبًا فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَأَصَابَ مِنْهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَأَصَابَ مِنْهُ قَالَ فَأَتَيْتُهُ .... فَقَالَ لَهُ ((يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ! مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُّقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَهَلْ مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ ؟ مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُّقَالَ أَللّٰهُ أَكْبَرُ؟ فَهَلْ شَيْءٌ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟)) قَالَ : فَأَسْلَمْتُ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ إِسْتَبْشَرَ وَقَالَ إِنَّ الْمَغْضُوْبَ عَلَيْهِمُ الْيَهُوْدُ وَإِنَّ الضَّآلِّيْنَ النَّصَارٰى. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لشکر آیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد آئے اور میں اس وقت عقرب (جگہ کا نام) میں ٹھہرا ہوا تھا، لشکر نے میری پھوپھی اور بعض دوسرے لوگوں کو گرفتار کیا اور لے گئے۔ جب قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے گئے تو ان کو صف میں کھڑا کیا گیا، میری پھوپھی نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری خبر گیری کرنے والا چلا گیا اور اولاد ہلاک ہوگئی میں بہت بوڑھی خاتون ہوں جس کا اب کوئی خدمت گار نہیں اس لئے مجھ پر احسان فرمایئے (اور آزاد کر دیجئے) اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تیری خبر گیری کرنے والا کون ہے؟'' خاتون نے جواب دیا ''عدی بن حاتم'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہی جو اللہ اور اس کے رسول سے بھاگتا پھرتا ہے۔'' خاتون نے پھر عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر احسان فرمایئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کرنے کا حکم دے دیا اور تشریف لے گئے) جب واپس پلٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود شخص جو ہمارے خیال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، نے میری پھوپھی سے کہا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری اور زادراہ بھی طلب کرو۔'' میری پھوپھی نے سواری اور زادِراہ بھی طلب کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بھی مہیا کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر وہ میرے پاس آئیں اور کہا ''تو نے میرے ساتھ (برا) سلوک کیا ہے کہ تیرے باپ نے میرے ساتھ ایسا سلوک کبھی نہیں کیا تھا۔'' پھر کہنے لگیں ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دو خواہ برضا و رغبت خواہ ڈرتے ڈرتے۔ دیکھو، فلاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے یہ فائدہ ہوا، فلاں حاضر ہوا اسے فلاں فائدہ ہوا'' عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ تجھے لا الہ الا اللہ کہنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور الٰہ ہے؟ تجھے اللہ اکبر کہنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا اللہ عزوجل سے بڑی کوئی اور ہستی ہے؟'' عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''میں اسلام لے آیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو وہ خوشی سے

[1] 379/4

دمک رہا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا وہ یہود ہیں اور جو گمراہ ہوئے وہ نصاریٰ ہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 199 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمان کو نامکمل وضو کرتے دیکھا تو انہیں مکمل وضو کرنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں (ان کے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے (اس روز) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔ حضرت عبدالرحمان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے وضو کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''عبدالرحمان اچھی طرح وضو کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کی سزا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 200 دوران سعی صلیب والی چادر اوڑھنے والی خاتون کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر اتارنے کا حکم دیا۔

عَنْ دِقْرَةَ ▢ قَالَتْ : كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُ إِمْرَأَةً عَلَيْهَا خَمِيْصَةٌ فِيْهَا صُلُبٌ ، فَقَالَ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْزِعِيْ هٰذَا مِنْ ثَوْبِكِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَاٰهُ فِيْ ثَوْبٍ قَضَبَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[2] (حسن)

حضرت دقرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض دوسری خواتین کے ساتھ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک خاتون کو دیکھا جس کی چادر پر صلیب کے نشان بنے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے حکم دیا اپنے کپڑوں میں سے اسے اتار دو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کپڑے پر صلیب کا نشان دیکھتے تو اسے پھاڑ دیتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الطهارة ، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما

[2] 225/6 تحقيق شعيب الارناؤط ، الجزء الثالث والاربعون ، رقم الحديث 25881

مَسئلہ 201 ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عبدالرحمان بن عوف کو زمین کے جھگڑے میں پڑنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ إِجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے درمیان اور بعض لوگوں کے درمیان (زمین کا) جھگڑا تھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''اے ابوسلمہ (عبد اللہ بن عبدالرحمان بن عوف کی کنیت) زمین کے جھگڑے سے بچو، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے 'جس نے کسی کی بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کیا اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 202 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی بہن حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ أَنْ لَّا يَنْكِحَ فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ تَزَوَّجْ فَإِنْ وُلِدَلَكَ وَلَدٌ فَعَاشَ مِنْ بَعْدِكَ دَعَالَكَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ[2]

حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا تو (ان کی بہن) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا کہ ''نکاح کر، اگر تیرے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ تمہارے بعد زندہ رہا تو تیرے لیے دعا کرے گا۔'' اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 203 ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بلا اجازت باغ سے پھل کھانے والوں کو تنبیہ کی۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الاَصَمِّ قَالَ : تَلَقَّيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُقْبِلَةٌ مِنْ مَكَّةَ أَنَا

---

[1] كتاب المظالم ، باب اثم من ظلم شيئا من الارض

[2] مسند الامام الشافعي ، كتاب النكاح ، باب في الترغيب في التزوج

وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا وَقَدْ كُنَّا وَقَعْنَا فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَأَصَبْنَا مِنْهُ فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ فَأَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ أُخْتِهَا تَلُوْمُهُ وَتَعْذِلُهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِيْ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ثُمَّ قَالَتْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ سَاقَكَ حَتّٰى جَعَلَكَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ ! مَيْمُوْنَةُ وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلٰى غَارِبِكَ أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَتْقَانَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَوْصَلِنَا لِلرَّحِمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (صحيح)

حضرت یزید بن اصم (ام المومنین حضرت میمونہ کے بھانجے) کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ سے واپس (مدینہ) آ رہی تھیں میں اور ان کا بھانجا طلحہ بن عبید اللہ دونوں انہیں راستے میں ملے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر مل چکی تھی کہ ہم دونوں نے مدینہ کے ایک باغ میں (بلا اجازت) داخل ہو کر کچھ کھایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (پہلے تو) اپنے بھانجے کی طرف متوجہ ہوئیں اور اسے خوب ملامت کی اور ڈانٹا، پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے بڑے مؤثر انداز میں نصیحت فرمائی پھر فرمانے لگیں ''کیا تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے نبی کے اہل بیت میں شامل فرما دیا ہے واللہ! میمونہ کی وفات کے بعد اب تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں رہا، وہ تو ہم سب میں سے زیادہ تقویٰ والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی والی خاتون تھیں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 204 **حضرت حبیب بن ابو محمد رحمہ اللہ کی بیوی نے اپنے شوہر کو نیند سے بیدار ہو کر عبادت کرنے کی ترغیب دلائی۔**

قَالَ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَتْ إِمْرَأَةُ حَبِيْبٍ أَبِيْ مُحَمَّدٍ وَإِنْتَبَهَتْ لَيْلَةً وَهُوَ نَائِمٌ فَأَنْبَهَتْهُ فِي السَّحَرَةِ وَقَالَتْ لَهُ قُمْ يَا رَجُلُ! فَقَدْ ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَاءَ النَّهَارُ وَبَيْنَ يَدَيْكَ طَرِيْقٌ بَعِيْدٌ وَزَادٌ قَلِيْلٌ وَقَوَافِلُ الصَّالِحِيْنَ قَدْ سَارَتْ وَنَحْنُ قَدْ بَقِيْنَا. ذَكَرَهُ فِيْ صِفَةِ الصَّفْوَةِ❷

حضرت حسین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں مجھے ہمارے بعض دوستوں نے بتایا کہ حبیب بن ابو محمد کی بیوی ایک رات بیدار ہوئیں اور ان کے شوہر سو رہے تھے ان کی بیوی نے انہیں سحری کے وقت یہ کہتے ہوئے جگایا ''جناب! اٹھیں رات گذر چکی دن آ گیا آپ کا سفر بڑا طویل اور زاد سفر بڑا قلیل ہے، نیک لوگوں کے

❶ کتاب المعرفہ الصحابہ ، 32/4، تحقیق ابو عبد اللہ عبد السلام بن محمد عمر غلوش

❷ 298/4، باب ومن الطبقہ السابقہ من اہل البصرۃ ، رقم 595

قافلے روانہ ہو چکے اور ہم پیچھے رہ گئے۔'' امام ابن جوزی نے صفۃ الصفوۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مَسئلہ 205 دوران نماز شوہر کا وضوٹوٹنے پر بیوی نے شوہر کو دوبارہ وضو کرنے کی تاکید کی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَتْ سَلْمَى مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوِ امْرَأَةُ أَبِيْ رَافِعٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَبِيْ رَافِعٍ قَدْ ضَرَبَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ رَافِعٍ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟ قَالَ تُؤْذِيْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَ آذَيْتِيْهِ يَا سَلْمَى؟ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا آذَيْتُهُ بِشَيْءٍ وَلٰكِنَّهُ أَحْدَثَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَحَدِهِمُ الرِّيْحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَضَرَبَنِيْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ وَيَقُوْلُ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّهَا لَمْ تَأْمُرْكَ إِلَّا بِخَيْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [1] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ اپنے شوہر ابو رافع رضی اللہ عنہ کے مارنے کی شکایت کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''اے ابو رافع رضی اللہ عنہ! تیرا اور تیری بیوی کا کیا جھگڑا ہے؟'' حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے اذیت پہنچاتی ہے'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے سلمیٰ اسے کیوں اذیت دیتی ہو؟'' حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''میں نے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی، دوران نماز ان کا وضو ٹوٹ گیا تو میں نے انہیں کہا اے ابو رافع! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب ان میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے، اس پر یہ کھڑے ہو گئے اور مجھے مارنا شروع کر دیا'' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا ''اے ابو رافع رضی اللہ عنہ! اس نے تو تجھے اچھی بات کا ہی حکم دیا تھا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 206 حضرت معاذہ عدویہ نے اپنی رضاعی بیٹی کو حرام کھانے سے بچنے کی تاکید کی۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرْضَعَتْ

[1] 272/6 تحقیق شعیب الارناؤط

أُمَّ الاَسْوَدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَتْ : اُمُّ الْاَسْوَدِ ، قَالَتْ لِیْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِیَةُ لَا تُفْسِدِیْ رَضَاعِی بِأَكْلِ الْحَرَامِ فَإِنِّیْ جَهَدْتُّ حِیْنَ أَرْضَعْتُكِ حَتّٰی أَكَلْتُ الْحَلَالَ فَاجْتَهِدِیْ أَنْ لَا تَأْكُلِیْ إِلَّا حَلَالًا لَعَلَّكِ أَنْ تُوَفَّقِیْ لِخِدْمَةِ سَیِّدِكِ وَالرِّضَا بِقَضَائِهِ. ذَكَرَهُ فِیْ صِفَةُ الصَّفْوَةِ[1]

حضرت ابوعبدالرحمان سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ معاذہ عدویہ رحمہ اللہ نے ام اسود کو دودھ پلایا ام اسود علیہا السلام کہتی ہیں کہ معاذہ عدویہ رحمہ اللہ نے مجھے کہا ''میرے دودھ کو حرام مال سے خراب نہ کرنا، تجھے دودھ پلانے کے عرصہ میں میں نے بڑی محنت سے حلال کمایا لہٰذا پوری کوشش کرنا رزق حلال کے علاوہ اور کوئی چیز نہ کھاؤ امید ہے کہ اس طرح تمہیں اپنے مالک کی بندگی اور اس کے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق میسر آئے گی۔'' اسے ابن جوزی نے صفۃ الصفوۃ میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ 207 سوالی کو کچھ نہ دینے پر بزرگ خاتون نے گھر والوں کو اسے کچھ نہ کچھ ضرور دینے کی نصیحت کی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذِ الاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ سَائِلًا وَقَفَ عَلَی بَابِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ جَدَّتُهُ حَوَّاءُ أَطْعِمُوْهُ تَمْرًا قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا قَالَتْ فَاسْقُوْهُ سَوِیْقًا قَالُوْا أَلْعَجَبُ لَكِ نَسْتَطِیْعُ أَنْ نُطْعِمَهُ مَا لَیْسَ عِنْدَنَا ، قَالَتْ : إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ((لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ[2] (حسن)

حضرت عمرو بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سوالی ان کے دروازے پر آیا تو ان کی دادی نے کہا ''اسے ایک کھجور دو'' گھر والوں نے کہا ''کھجوریں تو ہمارے پاس نہیں ہیں'' دادی نے کہا ''تو پھر اسے ستو پلا دو'' گھر والوں نے کہا ''عجیب بات ہے ہم سوالی کو ایسی چیز کیسے دے سکتے ہیں جو ہمارے پاس ہے ہی نہیں'' دادی نے کہا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوالی کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاؤ خواہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو؟'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 208 حضرت ام حکیم بنت حارث رضی اللہ عنہا کے خلوص اور ہمدردی نے اپنے شوہر کی عاقبت سنوار دی۔

---

[1] 298/4، باب من الطبقه السابقه من اهل البصرة ، رقم 591

[2] 435/6تحقيق شعيب الارنؤوط

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ هَرَبَ عِكْرَمَةُ بْنُ اَبِىْ جَهْلٍ وَ كَانَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَّامٍ اِمْرَأَةً عَاقِلَةً اَسْلَمَتْ ثُمَّ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَمَانَ لِزَوْجِهَا فَاَمَرَهَا بُرْدَهُ فَخَرَجَتْ فِىْ طَلْبِهٖ وَ قَالَتْ لَهٗ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ اَوْصَلِ النَّاسِ وَ اَبَرَّ النَّاسِ وَ خَيْرِ النَّاسِ وَ قَدْ اِسْتَأْمَنْتُ لَكَ فَاَمَّنَكَ فَرَجَعَ مَعَهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فتح مکہ کے روز عکرمہ بن ابوجہل فرار ہوگیا اس کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام ذہین خاتون تھی (حاضر خدمت ہوکر) مسلمان ہوگئیں اور اپنے شوہر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان طلب کی۔ پھر وہ اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور اسے کہا ''میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے، سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ بھلے آدمی کے پاس سے آرہی ہوں میں نے ان سے تیرے لئے امان طلب کی اور انہوں نے تجھے امان دے دی ہے''، لہٰذا عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب معرفة الصحابة ذكر مناقب عكرمة بن ابى جهل

أَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِيْ الْاَهْلِ وَالْاَوْلَادِ

اپنے اہل وعیال کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مَسئلہ 209 اپنے اہل وعیال میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا ہر آدمی پر فرض عین ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝﴾(6:66)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس کے اوپر بے رحم اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہی کرتے ہیں جو حکم دیئے جاتے ہیں۔'' (سورۃ التحریم، آیت نمبر 6)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَ هُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَ هُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ[1] (صحيح)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 465

مَسئلہ 210 نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کافروں کا ساتھ دینے سے منع فرمایا۔

﴿وَنَادٰی نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِیْنَ ○﴾

(42:11)

''نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا جب وہ الگ کھڑا تھا اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی پر سوار ہو جاؤ اور کافروں کا ساتھ نہ دو۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 42)

مَسئلہ 211 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو توحید کا حکم دیا اور شرک سے روکا۔

﴿إِذْ قَالَ لِأَبِیْهِ یٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا ○ یٰٓأَبَتِ إِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْ أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ○ یٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ط إِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ○ یٰٓأَبَتِ إِنِّیْ أَخَافُ أَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ○﴾ (19:42-45)

''جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے کہا ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں، نہ دیکھتی ہیں اور نہ ہی آپ کے کسی کام آ سکتی ہیں۔ ابا جان میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا لہٰذا آپ میری بات مانیں، میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ ابا جان آپ شیطان کی پیروی نہ کریں اس لیے کہ شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ ابا جان مجھے خدشہ ہے کہیں آپ کو رحمان کی طرف سے عذاب نہ آ لے اور آپ شیطان کے ساتھی بن کر نہ رہ جائیں۔'' (سورۃ مریم، آیت نمبر 42 تا 45)

مَسئلہ 212 ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال کو توحید پر کاربند رہنے کا حکم دیا۔

﴿وَوَصّٰی بِهَآ إِبْرَاهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ط یٰبَنِیَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ لا إِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ م بَعْدِیْ ط قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِیْمَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا ج وَّنَحْنُ لَهٗ

مُّسْلِمُوْنَ○﴾(2:133-132)

''اور ابراہیم (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو تاکید کی کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے تمہارے لیے یہی دین (یعنی اسلام) پسند کیا ہے لہٰذا مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب (علیہ السلام) کی موت کا وقت آیا اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم اسی ایک الٰہ کی عبادت کریں گے جو آپ کا اِلٰہ بھی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کا بھی اِلٰہ ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔'' (سورۃ بقرۃ، آیت نمبر 132 تا 133)

مَسئلہ 213 حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

﴿ یٰبُنَیَّ أَقِمِ الصَّلَاۃَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا أَصَابَکَ ط إِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ○﴾(31:17)

''اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک اور (ایسا کرتے ہوئے) اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کر، بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔'' (سورۃ لقمان، آیت نمبر 17)

مَسئلہ 214 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کو دنیا پر دین کو ترجیح دینے کی ترغیب دلائی۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا شَکَتْ مَا تَلْقٰی مِنْ أَثَرِ الرَّحٰی فَأَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْہُ فَوَجَدَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَأَخْبَرَتْہَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخْبَرَتْہُ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمَجِیْءِ فَاطِمَۃَ فَجَاءَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَیْنَا وَ قَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَہَبْتُ لِأَقُوْمَ ، فَقَالَ ((عَلٰی مَکَانِکُمَا)) فَقَعَدَ بَیْنَنَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ وَ قَالَ ((أَلاَ أُعَلِّمُکُمَا خَیْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِیْ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا تُکَبِّرَانِ أَرْبَعًا وَ ثَلٰثِیْنَ وَ تُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِیْنَ وَ تَحْمَدَا ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِیْنَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ.)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

[1] کتاب فضائل اصحاب النبیا ،باب مناقب علی ابن ابی طالب القرشی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوگئی، ہاتھ پر نشان پڑ گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ۔اسی زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی آئے ہوئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (ایک قیدی بطور خادم مانگنے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر نہ ملے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں ۔جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا (اوران کی تکلیف کا) ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے ۔ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے، میں نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں ، اپنی جگہ لیٹی رہو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے ۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تم کو غلام طلب کرنے سے ایک بہتر بات نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو 34 بار اللہ اکبر، 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ کہنا تمہارے لئے ایک خادم سے کہیں بہتر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 215 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے منہ سے زکاۃ کی کھجور نکلوا دی۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((كَخْ كَخْ)) لِیَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ ((أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَاكُلُ الصَّدَقَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے زکاۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تھو تھو کرو'' تا کہ کھجور کو منہ سے باہر نکال پھینکیں پھر فرمایا ''تجھے معلوم نہیں ہم زکاۃ نہیں کھاتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 216 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے کو خلاف سنت عمل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ أَنْ

❶ كتاب الزكاة ، باب ما يذكر فى الصدقة النبى

یُصَلِّیْنَ فِی الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ ابْنٌ لَهُ إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَغَضِبَ غَضْبًا شَدِیْدًا وَ قَالَ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَقُوْلُ إِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا ''ہم تو روکیں گے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا ''میں تیرے سامنے حدیث رسول ﷺ بیان کررہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 217 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے جسم پر ریشمی قمیص دیکھی تو اسے پھاڑ ڈالا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ عَلَیْهِ قَمِیْصٌ مِنْ حَرِیْرٍ قَالَ رضی اللہ عنہ مَنْ کَسَاکَ هٰذَا؟ قَالَ اُمِّیْ قَالَ رضی اللہ عنہ فَشَقَّهُ قَالَ قُلْ لِاُمِّکَ تَکْسُوْکَ غَیْرَ هٰذَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [2] (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا بیٹا ریشمی قمیص پہنے ہوئے آیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا ''یہ قمیص تمہیں کس نے پہنائی ہے؟'' بیٹے نے کہا ''میری ماں نے'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص پھاڑ دی اور فرمایا ''اپنی ماں سے جا کر کہو اس کے علاوہ کوئی دوسری قمیص پہنائے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 218 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بیٹے کی وفات پر اپنے شوہر کو صبر کی تلقین کی۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَاتَ بْنٌ لِأَبِیْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ ، فَقَالَتْ : لِأَهْلِهَا لاَ تُحَدِّثُوْا أَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰی أَکُوْنَ أَنَا اُحَدِّثُهُ ، قَالَ : فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ إِلَیْهِ عَشَآءً فَأَکَلَ وَ شَرِبَ ، قَالَ : ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا کَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِکَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَ أَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ یَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَیْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوْا عَارِیَتَهُمْ أَهْلَ بَیْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِیَتِهِمْ فَلَهُمْ أَنْ یَمْنَعُوْهُمْ ، قَالَ : لاَ ! قَالَتْ : فَاحْتَسِبِ ابْنَکَ ، قَالَ : فَغَضِبَ ، فَقَالَ :

[1] کتاب المقدمة ، باب تعظیم حدیث رسول الله و التغلیظ علی من عارضه رقم 16
[2] مجمع الزوائد، کتاب اللباس، باب لبس الصغیر الحریر (255/5)

تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ : فَحَمَلَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے گھر کے افراد سے کہا کہ ''ابوطلحہ (جو گھر سے باہر تھے) کو نہ بتانا جب تک میں خود نہ بتاؤں۔'' جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں شام کا کھانا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھا پی لیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خوب سیر بھی ہوئے اور صحبت بھی کر لی (یعنی مکمل طور پر پُرسکون ہو گئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''ابوطلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز ادھار کسی کو دیں اور پھر اپنی چیز واپس مانگ لیں تو کیا ادھار لینے والے انکار کر سکتے ہیں؟'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''نہیں!'' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا ''تو پھر میں تمہیں تمہارے بیٹے کی وفات کی خبر دیتی ہوں۔'' یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے میرے بیٹے کی (وفات کی) خبر کیوں نہ دی حالانکہ میں نے صحبت بھی کی اور اب مجھے بتا رہی ہو؟'' پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات سے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تمہیں برکت دے، گزشتہ رات ام سلیم حاملہ ہو گئیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے (عبداللہ) کو کم عمری کے باوجود تشہد میں غلط طریقہ سے بیٹھنے پر روکا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رحمہ اللہ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ : إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

❶ كتاب الفضائل ، باب فضائل ام سليم رضى الله عنها

❷ كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فى التشهد

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تشہد میں آلتی پالتی مار کر بیٹھے دیکھا تو میں بھی تشہد میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا، اس وقت میں نوعمر تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور بتایا کہ ''نماز میں (تشہد کے وقت) دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھنا سنت ہے۔'' میں نے کہا ''آپ تو تشہد میں آلتی پالتی مار کر بیٹھے تھے۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے ''میرے پاؤں (تکلیف کی وجہ سے) بوجھ نہیں سہار سکتے تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 220 **حضرت ام حکیم بنت حارث رضی اللہ عنہا کے خلوص اور ہمدردی نے اپنے شوہر کی عاقبت سنوار دی۔**

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 208 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 221 **حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ غلام کو مار کر فرار ہو گئے، واپس آئے تو والد نے بیٹے سے غلام کو بدلہ دلوایا۔**

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ فَدَعَاهُ وَ دَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ إِمْتَثِلْ مِنْه فَعَفٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے غلام کو مارا اور بھاگ گیا پھر ظہر سے تھوڑا پہلے واپس پلٹا اور (مسجد میں) اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی (نماز کے بعد) میرے باپ نے مجھے بھی بلایا اور غلام کو بھی پھر غلام سے کہا ''اس سے بدلہ لے لو۔'' لیکن غلام نے مجھے معاف کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 222 **اولاد کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والی بیوی کا گھر میں موجود ہونا باعث سعادت ہے۔**

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ

[1] كتاب الايمان ، باب صحبه المماليک و کفارة من لطم عبده

مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 223 نیکی کی بات بتانے والی اور برائی سے روکنے والی بیوی کی ہر مومن کو دعا کرنی چاہیئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ ❷ ، قَالُوْا : فَأَيُّ الْمَالِ يَتَّخِذُ ؟ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : فَأَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَأَوْضَعَ عَلٰى بَعِيْرِهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ أَنَا فِيْ أَثَرِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ ؟ فَقَالَ ((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِيْنُ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَمْرِ الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❸ (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سونا چاندی جمع کرنے کی سزا کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں کہا ''پھر ہم کون سا مال جمع کریں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں ابھی تمہیں پوچھ کر بتاتا ہوں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جالیا اور میں (یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کونسا مال جمع کریں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور مومن بیوی جو آخرت کے کاموں میں تمہاری مدد کرے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 224 ایک دوسرے کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھانے والے میاں بیوی پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ أَيْقَظَ إِمْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ رَشَّ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ إِمْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى رَشَّتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ ❹(صحيح)

❶ كتاب النكاح ، باب خير متاع الدنيا المراة الصالحة
❷ والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها .... (34:9)
❸ كتاب النكاح ، باب فضل النساء(1504/1)
❹ سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1099

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اس مرد پر اللہ رحم فرمائے جو رات کو اٹھے اور نوافل ادا کرے اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نوافل ادا کرے اور اگر بیوی اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔ اللہ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کے وقت اٹھے اور نفل پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور وہ بھی نفل پڑھے اور اگر شوہر اٹھنے میں سستی کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک کر اسے جگائے۔‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☺☺☺

أَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِيْ الْعَشِيْرَةِ

اپنے خاندان والوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مَسئله 225 اپنے کنبہ اور قبیلہ والوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب ہے۔

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝﴾ (214:26)

''اور ڈراؤ اپنے قریبی کنبہ والوں کو۔'' (سورۃ الشعراء، آیت نمبر 214)

مَسئله 226 رسول اکرم ﷺ نے اپنے تمام کنبے قبیلے کو بلا کر شرک سے منع کیا اور توحید کی دعوت دی۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذه الاية ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (214:26) قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ فَاجْتَمَعَ ثَلاَثُوْنَ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا قَالَ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ ((مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِيْنِيْ وَمَوَاعِيْدِيْ وَيَكُوْنَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَيَكُوْنُ خَلِيْفَتِيْ فِيْ أَهْلِيْ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ : لَمْ يُسَمِّهٖ شَرِيْكٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُوْمُ بِهٰذَا؟ قَالَ ﷺ ثُمَّ قَالَ الْاٰخر قَالَ: فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهٖ ، فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ : أَنَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1]

حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ جب (سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 214) ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ ''اور ڈراؤ اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔'' نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا۔ تیس آدمی جمع ہوئے، انہوں نے کھایا پیا (فراغت کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا

[1] 883/2، مطبوعه موسسة الرسالة، بيروت، اطبعة الثانية

''میرے دین کو قبول کرنے اور وعدوں پر یقین کرنے کی ضمانت پر کون میرے ساتھ جنت میں جائے گا اور میرے اہل میں میرے بعد جانشین بنے گا؟'' ایک آدمی نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! آپ تو (نیکی اور خیر کے) سمندر ہیں آپ ﷺ کے مقام پر کون کھڑا ہوسکتا ہے؟'' پھر ایک اور آدمی نے بات کی۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے وہی بات اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کی۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''میں آپ ﷺ کی پیش کش قبول کرتا ہوں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ قَالَ ((یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ أَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَکُمْ لاَ أُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لاَ أُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لاَ أُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت اتری (وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ) اے محمد ﷺ! اپنے رشتہ داروں کو (قیامت سے) ڈراؤ تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا ''اے قریش کے لوگو! یا ایسا ہی جملہ کہا، اپنی جانیں بچاؤ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے عبد مناف کے بیٹو! (قیامت کے روز) میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا، اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا اور اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! (دنیا میں) میرے مال سے جو چاہو مانگ لو (لیکن قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکوں گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 227 رسول اکرم ﷺ اپنے چچا ابو طالب کو زندگی کے آخری سانس تک ایمان لانے کا حکم دیتے رہے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ أَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا

[1] کتاب التفسیر ، باب قوله : و انذر عشیرتک الاقربین

طَالِبٍ الوَفَاةُ جَاءَ هُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنِ هشامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِیْ أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِیْ طَالِبٍ ((يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُلَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ)) فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَمَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَّقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْکَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﴾ اَلْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے وہاں ابوجہل بن ہشام، عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا ''اے میرے چچا کلمہ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو، میں اللہ کے ہاں تمہاری گواہی دوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ کہنے لگے ''ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟'' رسول اللہ ﷺ اپنے چچا کے سامنے مسلسل یہ کلمہ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب نے آخری بات جو کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور اس نے لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھا، اللہ کی قسم، میں تیرے لیے مغفرت کی دعا اس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) منع نہیں کر دیا جاتا۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (ممانعت کی) آیت ''یہ نبی کے لائق نہیں کہ'' نازل فرما دی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 228 رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بعض نیکی کی باتیں سکھلائیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((يَا غُلَامُ

---

[1] كتاب الجنائز، باب اذا قال المشرک عند الموت لا اله الا الله

إِنِّـیْ أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْکَ إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَ إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی أَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ وَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی أَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جُفَّتِ الصُّحُفُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے لڑکے! میں تجھے چند کلمے سکھاتا ہوں (جو یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ (دین و دنیا کے فتنوں میں) تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد کر، تو تُو اسے اپنے ساتھ پائے گا جب سوال کرنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کر، جب مدد مانگنا ہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اچھی طرح جان لے کہ اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم (تقدیر لکھنے والے) اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے، جن میں تقدیر لکھی گئی ہے، خشک ہو چکے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 229 حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے کو برائی سے روکا اور باز نہ آنے پر قطع تعلق کی دھمکی دی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ کَانَ جَالِسًا إِلٰی جَنْبِهِ ابْنُ أَخٍ لَهُ فَخَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْـهَا فَـقَالَ ((إِنَّهَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا وَ لَا تَنْکِیْ عَدُوًّا وَ إِنَّهَا تَکْسِرُ السِّـنَّ وَ تَـفْـقَأُ الْعَیْنَ)) قَالَ : فَعَادَ ابْنُ أَخِیْهِ فَخَذَفَ ، فَقَالَ : أُحَدِّثُکَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْهَا ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ لَا أُکَلِّمُکَ أَبَدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بھتیجا پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث

❷ صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث17

ارشاد مبارک ہے کہ ایسا کرنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، البتہ اس سے (کسی کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنی شروع کر دیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے تجھے بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہی کام کر رہا ہے، لہٰذا میں تجھ سے اب کبھی بات نہیں کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

⟶⟶⟶
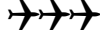
أَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِيْ تَعَامُلِ الْاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ

امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور مسلمان حکمران

مَسئلہ 230 حکمرانوں پر اپنی رعایا میں بلا امتیاز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا فرض عین ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (حسن)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’قریب (یعنی اعزہ و اقارب) اور بعید (یعنی غیر رشتہ دار) میں حدود اللہ قائم کرو اور اللہ کے احکام نافذ کرنے میں تمہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ کی قائم کردہ حدوں میں سے کسی ایک حد کو قائم کرنا اللہ کی زمین پر چالیس رات کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 231 رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو ان کے مدرسہ میں جا کر اسلام کی دعوت پہنچائی۔

---

[1] كتاب الحدود، باب اقامة الحدود (2058/2)

[2] كتاب الحدود، باب اقامة الحدود (2056/2)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْطَلِقُوْا إِلَى يَهُوْدَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ ! أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا)) فَقَالُوْا : قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ فَقَالَ ((ذٰلِكَ أُرِيْدُ)) ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ، فَقَالُوْا : قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ ((إِعْلَمُوْا أَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا إِنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''چلو یہود کی طرف'' ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور ان کے مدرسہ میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''یہودیو مسلمان ہو جاؤ (دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے) بچ جاؤ گے۔'' یہودیوں نے جواب دیا ''ابوالقاسم ﷺ! تم نے پیغام پہنچا دیا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں بھی یہی چاہتا تھا (کہ تم پیغام پہنچنے کا اقرار کرلو)'' آپ ﷺ نے دوبارہ وہی بات ارشاد فرمائی تو یہودیوں نے پھر کہا ''ابوالقاسم ﷺ! آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر اسلام کی دعوت دی اور فرمایا ''آگاہ رہو، یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے اور میں تمہیں یہاں سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں (ایمان نہ لانے کی صورت میں) لہٰذا جس کو اپنا مال پیارا ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اگر نہیں تو یاد رکھو یہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 232 رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شرابی پر حد نافذ فرمائی۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْبَعِيْنَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کو چالیس کوڑے مارے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے پورے کئے اور یہ سب

---

1. کتاب الاکراہ، باب فی بیع المکرہ
2. کتاب الحدود ، باب الحد فی الخمر

سنت ہے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 233 امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لشکر اسامہ کو ہر قیمت پر روانہ فرمانے کا حکم دیا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا بُوْيِعَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَ جَمَعَ الْاَنْصَارَ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ اِفْتَرَقُوْا فِيْهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ إِنَّ هٰؤُلاءِ جُلُّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْعَرَبُ عَلٰى مَا تَرٰى قَدْ اِنْتَقَصَتْ بِكَ وَ لَيْسَ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تُفَرِّقَ عَنْكَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَقَالَ : وَ الَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ بَكْرٍ بِيَدِهِ لَوْظَنَنْتُ أَنَّ السِّبَاعَ تَخْطِفُنِيْ لَأَنْفَذْتُ بَعْثَ أُسَامَةَ كَمَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْقُرٰى غَيْرِيْ لَأَنْفَذْتُهُ . أَوْرَدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ[1]

حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت مکمل ہوگئی تو انہوں نے (لشکر اسامہ کا) متنازعہ مسئلہ حل کرنے کے لئے انصار کو جمع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ لشکر اسامہ میں جانے والے (مدینہ کے) مسلمانوں کی بڑی تعداد ہے اور عرب موجودہ صورت حال میں جس طرح آپ کو کمزور سمجھ رہے ہیں، وہ آپ کے سامنے ہے، اس صورت حال میں آپ کو لشکر اُسامہ روانہ نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابوبکر کی جان ہے، اگر مجھے یقین ہو کہ مجھے جنگل کے درندے اچک لیں گے تب بھی میں لشکر اُسامہ کو روانہ کروں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روانہ کرنے کا حکم دے رکھا ہے اگر ان بستیوں میں میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے تب بھی میں لشکر اسامہ کو ضرور روانہ کروں گا۔'' امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں اسے بیان کیا ہے۔

مَسئلہ 234 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے زکاۃ دینے سے انکار کیا تو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں زکاۃ ادا کرنے پر مجبور کیا۔

---

[1] الجزء السادس ، رقم الصفحه 696، طبع دار المعرفة بيروت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ کَانَ أَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : کَیْفَ نُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَ حِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ)) فَقَالَ : وَاللّٰهِ ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکَاةِ فَإِنَّ الزَّکَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِنَاقًا کَانَ یُؤَدُّوْنَهَا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا ، قَالَ : عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ فوت ہوگئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو عربوں میں سے بعض لوگ کافر ہوگئے ،بعض مرتد ہوگئے ،بعض مسیلمہ کذاب کے تابع ہوگئے اور بعض نے زکاۃ ادا کرنے سے انکار کردیا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''آپ ان لوگوں کے خلاف جہاد کیسے کریں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے ، جس نے کلمہ کا اقرار کرلیا اس کی جان اور مال مجھ سے محفوظ ہوگیا الا یہ کہ وہ کسی اور وجہ سے قتل کیا جائے (مثلاً قصاص میں) کلمہ پڑھنے کے بعد ان کا حساب لینا اللہ کے ذمہ ہے۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اللہ کی قسم! جو شخص نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا میں اس کے خلاف ضرور جہاد کروں گا اس لیے کہ زکاۃ ادا کرنا مال کا حق ہے، اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو نبی اکرم ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''میں سمجھ گیا کہ اس معاملہ میں اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے اور یہی حق ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 235 امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کو محرم عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ بَجَالَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .... قَالَ : کُنْتُ کَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَیْنَ کُلِّ ذِیْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمُجُوْسِ وَ لَمْ

[1] کتاب الزکاة ، باب وجوب الزکاة

يَكُنْ عُمَرُ ﷛ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمُجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت بجالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ''میں احنف کے چچا جز بن معاویہ کا منشی تھا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ان کی وفات سے ایک سال قبل ملا، جس میں لکھا تھا کہ جس مجوسی نے اپنی محرم عورت سے نکاح کیا ہوا نہیں الگ کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا کرتے تھے، (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جزیہ لینا شروع کر دیا۔)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 236 امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کرنے سے سختی سے روکا۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷛ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷛ اَلنَّاسَ فِيْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ﷛ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ :عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ ﷛ إِئْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، قَالَ : فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ ﷛ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اپنی بات پر گواہ لاؤ۔'' چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق کی ۔ (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق فیصلہ فرما دیا۔) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 237 امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اونچی آواز میں گفتگو کرنے والوں کو پست آواز میں بات کرنے کا حکم دیا۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷛ قَالَ : كُنْتُ قَآئِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷛ فَقَالَ : إِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتُمَا

---

[1] كتاب الجزية ، باب الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب

[2] كتاب القسامة والمحاربين والقصاد والديات، باب دية الجنين

أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا ، قَالَا : مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ ، قَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا تھا اتنے میں ایک شخص نے مجھ پر کنکر پھینکا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا ''جا ان دونوں کو بلا کر لا'' میں ان کو بلا لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''تم کون ہو؟'' یا یوں فرمایا ''کہاں سے آئے ہو؟'' انہوں نے کہا ''ہم طائف سے آئے ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں شور وغل مچا رہے ہو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 238 **امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوران عدت بیوہ کو اپنے شوہر کے گھر میں قیام کرنے کا حکم دیا۔**

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ هِيَ أُخْتُ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِيْ فَإِنِّيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَ لَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ أَوْ أَمَرَ بِيْ فَدُعِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِيْ قَالَتْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَ قَضٰى بِهِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ❷

حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور پوچھا ''کیا وہ بنی خدرہ میں اپنے گھر جا سکتی ہیں؟ کیونکہ میرے خاوند کے چند غلام بھاگ گئے تھے وہ انہیں ڈھونڈنے نکلے جب

❶ كتاب الصلاة ، باب رفع الصوت في المسجد، رقم الحديث 470

❷ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ،الجزء الثانی ،رقم الحديث 2016

طرفِ قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) پہنچے تو وہاں غلاموں کو پایا اور غلاموں نے میرے خاوند کو مار ڈالا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کیا میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں کیونکہ میرا خاوند میرے لئے کوئی مکان یا خرچ وغیرہ چھوڑ کر نہیں مرا؟'' حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''چلی جاؤ۔'' حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں وہاں سے نکلی ابھی مسجد یا حجرہ میں ہی تھی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو بلانے کا حکم دیا اور مجھے بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم نے کیا کہا تھا؟'' میں نے ساری بات دوبارہ بیان کی جو میں نے اپنے شوہر کے متعلق کہی تھی۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتی کہ عدت پوری ہو جائے۔'' چنانچہ میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن پورے کئے۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے میرے پاس پیغام بھیجا اور مسئلہ دریافت کیا تو میں نے انہیں یہی بتایا اور انہوں نے اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 239 امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو الہیاج اسدی رضی اللہ عنہ کو تصویریں مٹانے اور اونچی قبروں کو ہموار کرنے کا حکم دیا۔

عَنْ أَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ لِیْ عَلِیٌّ ﷺ أَلَا أَبْعَثُکَ عَلَى مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوالہیاج اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا وہ یہ کہ ہر تصویر کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو زمین کے برابر ہموار کر دو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 240 سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ خواتین کو جوڑا لگانے سے منع فرمایا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ : قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ ، قَالَ : مَاكُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ، إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِی الْوَاصِلَةَ فِی الشَّعَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

[1] كتاب الجنائز ، باب الامر بقسوية القبور

[2] كتاب اللباس ، باب وصل فی الشعر

حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آخری بار جب مدینہ تشریف لائے تو (جمعہ کا) خطبہ دیا اور (مصنوعی) بالوں کا ایک جوڑا نکالا اور فرمایا ''میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کام یہودیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا لگانے والی عورت کو دھوکے باز فرمایا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 241 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَیُوْشِكَنَّ أَنْ یَنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان عیسی بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ معاف کر دیں گے اور مال میں اس قدر کثرت ہو گی کہ کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❄❄❄

[1] کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ عِنْدَ الْحُكَّامِ

حکمرانوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مَسئله 242 مسلمان حکمرانوں کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) قُلْنَا لِمَنْ؟ قَال ﷺ ((لِلّٰهِ وَلِكِتٰبِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دین خیر خواہی کا نام ہے'' ہم نے عرض کی ''خیر خواہی کس کے ساتھ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے ساتھ، اس کی کتاب کے ساتھ، اس کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے حکمرانوں کے ساتھ اور تمام مسلمانوں کے ساتھ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیر خواہی سے مراد اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی اطاعت کرنا ہے، کتاب کے ساتھ خیر خواہی سے مراد بھی ایمان لانا ہے، رسول اللہ کے ساتھ خیر خواہی سے بھی مراد رسول اللہ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کی اطاعت کرنا ہے اس خیر خواہی میں درحقیقت انسان کی اپنی خیر خواہی ہے جبکہ مسلمانوں کے حکمرانوں اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی سے مراد انہیں نیکی کی بات کہنا اور برائی سے روکنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مَسئله 243 ظالم حکمران کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا افضل جہاد ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِيِّ الْاَحْمَسِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ﷺ ((كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2] **(صحيح)**

---

[1] كتاب الايمان ، باب بيان ان الدين نصيحة

[2] كتاب البيعت، باب فضل من تكلم بالحق عند امام جائر (3925/3)

حضرت ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ''کون سا جہاد افضل ہے؟'' اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھوڑے پر سوار ہونے کے لیے) اپنا پاؤں مبارک رکاب پر رکھ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 244 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عراق کے حاکم کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے روکا۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِیْ حَآجَّ إِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَبِّہٖٓ أَنْ آتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ ۘ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیِ وَیُمِیْتُ ۙ قَالَ أَنَا أُحْیِ وَأُمِیْتُ ؕ قَالَ إِبْرَاهِیْمُ فَإِنَّ اللّٰهَ یَأْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○﴾ (258:2)

''کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے ابراہیم (علیہ السلام) سے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا اس بنا پر کہ اللہ نے اسے حکومت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اس سے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے جواب دیا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اللہ تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو مغرب سے نکال لا۔ اس پر کافر ہکا بکا رہ گیا اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 258)

مَسئلہ 245 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اللہ رب العالمین پر ایمان لانے کی دعوت دی۔

﴿فَأْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ إِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○﴾ (16:26)

''پس تم دونوں (موسیٰ اور ہارون) فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم دونوں رب العالمین کے رسول ہیں، (لہٰذا ہم پر ایمان لاؤ)۔'' (سورہ الشعراء، آیت نمبر 16)

مَسئلہ 246 حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہما نے مروان کے بیٹے کو خلاف سنت عمل کرتے دیکھا تو سخت الفاظ میں اسے روکا۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ ﷛ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمار بن رویبہ ﷛ نے حاکم وقت مروان کے بیٹے بشر کو (دوران خطبہ جمعہ) منبر پر دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو فرمایا ''اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا۔'' اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 247 حضرت کعب بن عجرہ ﷛ نے عبدالرحمان بن ام الحکم کو خلاف سنت بیٹھ کر خطبہ جمعہ دیتے دیکھا تو اسے بلا تامل سخت سست کہا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷛ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: أُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت کعب بن عجرہ ﷛ مسجد میں داخل ہوئے اور ام الحکم کا بیٹا عبدالرحمٰن بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت کعب ﷛ نے فرمایا ''اس خبیث کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے (جو خلاف سنت ہے) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ''اے محمد ﷺ! جب لوگوں نے خرید و فروخت یا کھیل کود کو دیکھا، تو اس طرف دوڑ نکلے اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 248 حق مہر کی مقدار مقرر کرنے پر امیر المومنین حضرت عمر فاروق ﷛ کو ایک خاتون نے روک دیا۔

وَعَنْ مَسْرُوْقٍ ﷛ قَالَ رَكِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷛ مِنْبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ! مَا إِكْثَارُكُمْ فِيْ صَدَاقِ النِّسَاءِ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ ، وَإِنَّمَا الصَّدُقَاتُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ الْإِكْثَارُ فِيْ ذٰلِكَ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ مَكْرُمَةً لَمْ تَسْبِقُوْهُمْ إِلَيْهَا فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا زَادَ رَجُلٌ عَلٰى أَرْبَعَمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ

❶ كتاب الجمعة ، باب تخفيف الصلاة و الخطبة

❷ كتاب الجمعة ، باب فى قوله تعالى "و اذا رأو تجارة او لهو ن انفضوا اليها و تركوك قائما"

نَـزَلَ فَـأَعْتَرَضَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! نَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يَزِيْدُوْا النِّسَاءَ فِـيْ صَـدُقَـاتِهِـمْ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْـقُرْآنِ؟ فَقَالَ فَأَنَّى ذٰلِكَ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ ﴿ وَاٰتَيْتُمْ إِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُوْنَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِيْنًا ﴾ فَقَالَ : أَللّٰهُمَّ غَفْرًا ! كُلُّ النَّاسِ أَفْقَهُ مِنْ عُـمَـرَ ، قَـالَ : ثُـمَّ رَجَـعَ فَرَكِبَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَزِيْدُوْهَا الـنِّسَـاءَ فِـيْ صَـدُقَـاتِهِـنَّ عَـلَى أَرْبَعِمِائَةَ دِرْهَمٍ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ مَا أَحَبَّ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلٰى فِي الْكَبِيْرِ [1]

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ''لوگو! تم نے عورتوں کے مہروں میں اضافہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد میں عورت کے مہر چار سو درہم یا اس سے بھی کم ہوا کرتے تھے۔ اگر زیادہ مہر ادا کرنا، اللہ کے نزدیک تقویٰ یا عزت کی بات ہوتی تو تم لوگ ان پر (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر) سبقت نہ کر پاتے، لہٰذا آئندہ میں کسی کے بارے میں یہ نہ سنوں کہ اس نے چار سو درہم سے زیادہ مہر دیا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے۔ قریش کی ایک عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا راستہ روک لیا اور کہنے لگی ''اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ نے عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع فرما دیا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ہاں'' عورت نے عرض کی ''کیا آپ نے قرآن مجید کی وہ آیت نہیں سنی جو اللہ عزوجل نے نازل فرمائی ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''وہ کونسی؟'' عورت نے عرض کی ''آپ نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا 'اور اگر تم اپنی بیوی کو ڈھیروں مال دیا ہو (مہر میں، تو طلاق دیتے ہوئے) اس میں سے کچھ واپس نہ لو، کیا تم بہتان باندھ کر یا صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 20) یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''یا اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، سارے لوگ عمر سے زیادہ دین کو سمجھتے ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوبارہ منبر پر چڑھے اور فرمایا ''لوگو، میں نے تمہیں عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع کیا تھا (جو درست نہیں تھا لہٰذا) جو شخص اپنے مال میں سے جتنا مہر عورت کو دینا چاہے، دے لے۔'' اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

[1] مجمع الزوائد خ کتاب النکاح ، باب الصداق (7502/4)

مَسئلہ 249 ایک آدمی نے مروان بن حکم کو عید کا خطبہ نماز سے قبل دینے سے روکا۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : یَا مَرْوَانُ! خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ یُخْرَجُ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، وَلَمْ یَکُنْ یُبْدَأُ بِهَا، فَقَالَ أَبُوْسَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ: مَا هٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ یُغَیِّرَهُ بِیَدِهٖ فَلْیُغَیِّرْ بِیَدِهٖ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِکَ أَضْعَفُ الْإِیْمَانِ.)) رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَة[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر (باہر میدان میں) نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا ''اے مروان! تو نے سنت رسول ﷺ کی مخالفت کی ہے، تو نے عید کے روز منبر باہر نکلوایا حالانکہ یہ باہر نہیں نکالا جاتا اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیا حالانکہ خطبہ پہلے نہیں دیا جاتا۔'' (اس آدمی کی نصیحت پر حدیث کے راوی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ''اس شخص نے وہ بات پوری کر دی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے وہ اسے ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ ہو تو اسے دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 250 صحابی رسول رضی اللہ عنہ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے گورنر عبید اللہ بن زیاد کو رعایا پر ظلم کرنے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرنے سے روکا۔

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ، فَقَالَ : یٰبُنَیَّ ! أَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُوْلُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِیَّاکَ أَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ : لَهُ إِجْلِسْ ، فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ : وَهَلْ کَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا کَانَتْ نُخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

[1] کتاب الفتن ، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر (3242/2)

حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بدترین چرواہا ظالم حاکم ہے لہٰذا تو ان میں سے نہ ہونا۔'' عبیداللہ بن زیاد نے (اس نصیحت پر حقارت سے جواب دیا) بیٹھ تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کم تر درجہ کا ہے۔ حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے کہا ''کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بھی کوئی کم تر درجہ کے لوگ تھے؟ کم تر تو وہ ہیں جو بعد میں آئے یا پھر ان کے علاوہ دوسرے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نُخَالَۃ کا ترجمہ بھوسہ ہے جس سے مراد ادنیٰ چیز ہے۔

❄❄❄

❶ کتاب الامارت ، باب فضیلة الامام العادل و عقوبة الجائز

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ عِنْدَ الْكُفَّارِ

کفار کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مَسئلہ 251 تمام انبیاء کرام نے اپنے اپنے زمانے کے کفار و مشرکین کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا۔

﴿ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ○﴾ (25:21)

”ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ان کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں اور تم لوگ میری ہی پیروی کرو۔“ (سورۃ الانبیاء، آیت 25)

مَسئلہ 252 کفار کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمانوں پر واجب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مشرکین کے خلاف اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 253 رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 227 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 254 رسول اکرم ﷺ نے غیر مسلم سربراہان مملکت کو خطوط کے ذریعہ ایمان

[1] کتاب الجهاد، باب كراهية ترک الغرور (2186/2)

لانے کی دعوت دی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 72 اور 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 255 رسول اکرم ﷺ نے اپنے یہودی خادم کو اسلام کی دعوت دی۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاسِهِ فَقَالَ لَهُ ((أَسْلِمْ)) فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ : أَطِعْ أَبَاالْقَاسِمِ ﷺ ، فَأَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ ((أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا ''اسلام قبول کرلو'' اس لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ باپ نے بیٹے سے کہا ''بیٹا ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو'' چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے ہوئے فرمارہے تھے ''اللہ کا شکر ہے جس نے اس لڑکے کو آگ سے بچالیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 256 رسول اکرم ﷺ حج کے موقع پر ایک ایک خیمہ میں جا کر کفار و مشرکین کو اسلام کی دعوت دیتے۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّوْلِی ﷺ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَنًى فِیْ مَنَازِلِهِمْ قَبْلَ أَنْ يُّهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا)) قَالَ : وَرَاءَهٗ رَجُلٌ يَقُوْلُ : يٰأَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ هٰذَا يَامُرُكُمْ أَنْ تَتْرُكُوْا دِيْنَ آبَائِكُمْ فَسَالتُ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قِيْلَ : أَبُوْ لَهَبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ **(صحيح)**

حضرت ربیعہ بن عباد دولی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ ہجرت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں لوگوں کے خیموں میں دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''لوگو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو'' ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے پیچھے ایک

---

❶ كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبى فمات هل يصلى عليه؟

❷ كتاب الايمان ، باب الدعوة الى الاسلام قبل القتال (15/1) تحقيق عبد السلام بن محمد بن عمر علوش

آدمی تھا جو کہہ رہا تھا لوگو، یہ شخص تمہیں تمہارے آبائی دین کو چھوڑنے کا حکم دے رہا ہے (لہٰذا اس کی بات نہ مانو) میں نے پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ ابولہب ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 257 رسول اکرم ﷺ نے ایک مشرک کو جہاد میں شرکت سے پہلے ایمان لانے کا حکم دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَأَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) قَالَ : لاَ ، قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ : ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةً قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ : ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ)) قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((فَانْطَلِقْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام) پہنچے تو ایک شخص آپ ﷺ سے ملا جس کی بہادری اور جرأت کا بڑا شہرہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ شخص آپ ﷺ سے ملا تو اس نے عرض کیا ''میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ کے ساتھ چلوں اور جو کچھ ملے اس میں سے حصہ پاؤں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔'' اور آپ ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔ جب مقام شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر حاضر ہوا اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا کہ ''لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔'' وہ شخص پھر لوٹ گیا اس کے بعد وہ پھر مقام بیداء میں آپ ﷺ سے ملا، آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا ''کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟'' اس بار اس نے کہا ''میں ایمان رکھتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تو پھر چلو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کسی کافر یا مشرک سے حلیفانہ معاہدہ ہو تو اس سے مدد لینا جائز ہے۔

[1] كتاب الجهاد والسير باب كراهة الاستعانة فى الغزو بكافر الا لحاجة

مَسئلہ 258 رسول اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے تمام کفار و مشرکین کو کوہِ صفا پر بلا کر اسلام کی دعوت دی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ ((يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلاً لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَآءَ أَبُوْلَهَبٍ وَ قُرَيْشٌ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَ كُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوْا : نَعَمْ ! مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، قَالَ ((فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ)) فَقَالَ أَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَ لِهٰذَا جَمَعْتَنَا ، فَنَزَلَتْ ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَ مَا كَسَبَ ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب (سورہ الشعراء کی آیت 124) ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ یعنی ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارنے لگے ''اے بنوفہر! اے بنوعدی!'' اسی طرح قریش کے سارے لوگوں کو بلایا حتی کہ وہ سارے اکٹھے ہو گئے اور جو خود نہ آ سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے۔ ابولہب بھی آیا اور دیگر قریش بھی آئے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر میں تم سے کہوں کہ ایک بہت بڑا لشکر تمہارے اوپر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟'' لوگوں نے کہا ''ہاں! ہم نے آپ ﷺ کو ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے۔'' تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''سخت عذاب آنے سے پہلے میں تمہیں (کفر اور شرک سے) ڈرانے والا ہوں۔'' ابولہب نے کہا ''تو ہلاک ہو، کیا تو نے اس مقصد کے لئے ہمیں اکٹھا کیا تھا؟'' تب یہ سورہ نازل ہوئی ﴿تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور خود بھی ہلاک ہو اس کا مال اور اس کی دوڑ دھوپ اس کے کسی کام نہ آئی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب التفسیر، باب و انذر عشیرتک الاقربین
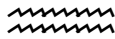
عَقُوْبَةُ لِمَنْ يَأْمُرُ وَيَنْهٰى وَيَنْسٰى نَفْسَهٗ

دوسروں کو نیکی کا حکم دینے، برائی سے روکنے لیکن خود عمل نہ کرنے کی سزا

مَسئلہ 259 دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درس دینے اور خود اس پر عمل نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم میں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيَ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ نَّارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ[1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''معراج کی رات میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا ''یہ آپ (ﷺ) کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے، لیکن خود نیکی پر عمل کرنا بھول جاتے تھے، وہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے کیا یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 260 دوسروں کو معروف کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے لیکن خود عمل نہ کرنے والا جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرے گا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي

[1] 249/1، مطبوعة موسسة الرسالة، بيروت، تحقيق شعيب الارناؤوط

الرَّحی فَیَجْتَمِعُ إِلَیْهِ أَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ أَیْ فَلانُ مَا شَأْنُکَ أَ لَیْسَ کُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْکَرِ؟ فَیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ آمُرُکُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِیْهِ وَأَنْهٰکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَآتِیْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر آگ میں نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں چکی کے گدھے کی طرح انتڑیوں کو لئے ہوئے گھومے گا۔ جہنمی اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور پوچھیں گے ارے صاحب! یہ کیا؟ کیا تم وہی نہیں جو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے؟ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، میں تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کرتا تھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 261 دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درس دینے والے کی مثال اس چراغ جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے لیکن اپنا آپ آگ میں جلاتا ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِیِّ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَثَلُ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهُ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهُ)). رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ [2] (حسن)

صحابی رسول حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو آدمی لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے لیکن اپنا آپ آگ میں جلاتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 262 کتاب و سنت کے علم پر اترانے والے اور اس پر عمل نہ کرنے والے آگ کا ایندھن ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((یَظْهَرُ الْإِسْلَامُ حَتّٰی تَخْتَلِفَ

---

[1] کتاب بدء الخلق ، باب صفة النار وانها مخلوقة

[2] لترغیب والترهیب، لمحی الدین الایب، الجزء الثالث، رقم الحدیث3433

التُّجَّارُ فِي الْبَحْرِ وَ حَتّٰى تَخُوضَ الْخَيْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ يَظْهَرَ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُوْنَ مَنْ أَقْرَءُ مِنَّا ؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا ؟ مَنْ أَفْقَهُ مِنَّا ؟ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ هَلْ فِيْ أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ ؟)) وَ قَالُوْا : أَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ ((أُولٰئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ أُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ ❶ (حسن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) اسلام اس قدر پھیل جائے گا کہ تاجر لوگوں کی سمندر میں آمدورفت عام ہو جائے گی، اسلامی سپاہ جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر سمندر عبور کریں گی پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے ہم سے زیادہ پڑھنے والا کون ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ ہم سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا ''کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ لوگ تمہیں میں سے یعنی اسی امت سے ہوں گے اور آگ کا ایندھن ہوں گے۔'' اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

❄❄❄

❶ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب مستو ، كتاب العلم ، باب الترهيب من الدعوى في العلم والقران (230/1)

مِنْ عِلَامَةِ الْمُنَافِقِيْنَ أَنَّهُمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا منافقین کی علامت ہے

مَسئله 263 نیکی سے روکنا اور برائی کا حکم دینا منافقوں کا کام ہے۔

﴿اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۝﴾ (9:67)

”منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں اور (انفاق فی سبیل اللہ کے وقت) اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر لیتے ہیں، انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا (یعنی اپنی رحمت سے محروم کر دیا) بے شک منافق لوگ ہی فاسق ہیں۔“ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 67)

مَسئله 264 برائی کا حکم دینے والوں اور نیکی سے روکنے والوں کا اللہ دشمن ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ الَّذِيْ تَزْعُمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلْاِ شْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ ثُمَّ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ ثُمَّ الْاَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهِيُ عَنِ الْمَعْرُوْفِ. رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى❶ (صحیح)

قبیلہ خثعم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی ”کیا آپ ﷺ نے دعویٰ کیا ہے کہ

❶ 12/229-230، رقم الحدیث 6839، مطبوعة دار الثقافة العربیه ، دمشق

آپ اللہ کے رسول ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل ایسا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کو سخت دشمنی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! اس کے بعد؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قطع رحمی'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! اس کے بعد؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔''
اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

تفہیم السنة

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعا کے مسائل
8. زکوٰۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید
23. فضائل رحمۃ للعالمین ﷺ
24. حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ
25. مساجد کا بیان
26. لباس کا بیان
27. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان
28. کبیرہ گناہوں کا بیان [زیر طبع]